الکوحل سے متعلق شرعی احکام

مؤلف

مفتی سید عارف علی شاہ الحسینی

ناشر:

SANHA HALAL ASSOCIATES PAKISTAN

مؤلف

مفتی سید عارف علی شاہ الحسینی

ناشر:

SANHA HALAL ASSOCIATES PAKISTAN

کتاب کا نام: الکحل سے متعلق شرعی احکام

مؤلف کا نام: مفتی سید عارف علی شاہ الحسینی
PhD ریسرچ اسکالر کراچی یونیورسٹی

رکن: شریعہ ریسرچ ڈیپارٹمنٹ، حلال سرٹیفکیشن مینیجر
SANHA HALAL ASSOCIATES PAKISTAN

رکن: حلال فوڈز اسٹینڈرڈائزیشن ٹیکنیکل کمیٹیز
نیشنل اسٹینڈرڈائزیشن کمیٹی برائے حلال NSC HALAAL
پاکستان اسٹینڈرڈ اینڈ کوالٹی کنٹرول اتھارٹی (PSQCA)
وزارتِ سائنس و ٹیکنالوجی حکومتِ پاکستان

پہلا ایڈیشن: جمادی الثانی، 1439ھ / مارچ، 2018
ناشر: SANHA HALAL ASSOCIATES PAKISTAN
برائے رابطہ: 0092-03009061823, 0341365655
ای میل: info@sanha.org.pk

Table of Contents

فہرست عنوانات

عرضِ مؤلف 9

اظہارِ تشکر: 10

انتساب 12

مولانا محمد سعید نولکھی دامت برکاتہم کے نام 12

تقدیم 13

الکحل سے متعلق شرعی احکام 15

قرآن، سنت اور فقہ اسلامی کی روشنی میں 15

حصہ اول 16

نشہ، اسکار، (Intoxication) کی تعریف 16

نشہ آور اشیاء (Intoxicants) کی تعریف 16

نشہ آور اشیاء (Intoxicants) سے متعلق شرعی احکام 16

نشہ آور اشیاء (Intoxicants) کی قسمیں اور ان کے شرعی احکام سے متعلق مختلف فقہی آراء 17

پہلی قسم: خشک نشہ آور اشیاء (Solid Intoxicants): 17

خشک نشہ آور اشیاء (Solid Intoxicants) کے شرعی احکام: 17

دوسری قسم:　　مائع یعنی بہنے والی نشہ آور اشیاء: 18

بہنے والی نشہ آور اشیاء (Liquid Intoxicants) کے شرعی احکام: 18

پہلی رائے: بہنے والی نشہ آور اشیاء (Liquid Intoxicants) کے شرعی احکام سے متعلق جمہور فقہاء کرام کا موقف: 19

دوسری رائے: بہنے والی نشہ آور اشیاء (Liquid Intoxicants) کے شرعی احکام سے متعلق احناف فقہاء کرام کا موقف: 19

پہلی قسم: خمر (شراب): 19

یعنی وہ شراب جس کو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان کیا ہے: 19

خمر (شراب) کی تعریف:(Definition) 20

خمر (شراب) کے شرعی احکام: 20

خمر (شراب) کے اجزاء ترکیبی: 20

فقہ اسلامی میں خمر (شراب) کے مختلف استعمالات کی مثالیں: 21

فائدہ: الکحل سے خالی وائن (Alcohol Free Wine) کا شرعی حکم: 25

دوسری قسم: "خمر" کے علاوہ انگور اور کھجور سے بننے والی تین خاص شرابیں: 25

(الف) الطلاء: 26

فائدہ: 26

سوال: 26

جواب: 27

فائدہ: 28

(ب) نقیع التمر: 28

(ج) "نقیع الزبیب: 28

خمر (شراب) کے علاوہ انگور اور کھجور سے بننے والی تین خاص شرابوں کے شرعی احکام: . 29

تیسری قسم: انگور اور کھجور سے بننے والی شرابوں کے علاوہ دیگر مائع یعنی بہنے والی نشہ آور اشیاء(Liquid Intoxicants): 29

انگور اور کھجور سے بننے والی شرابوں کے علاوہ دیگر مائع (بہنے والی) نشہ آور اشیاء(Liquid Intoxicants) کے شرعی احکام: 29

تیسری رائے: علامہ ابنِ تیمیہؒ کا موقف: 31

چوتھی رائے: علامہ داؤد ظاہریؒ اور چند دیگر حضرات کا موقف: 32

حصہ دوم 33

الکحل سے متعلق شرعی احکام 33

ایتھائل الکحل یا ایتھانول(Ethyl Alcohol/Ethanol) الکحل کی تعریف: 33

شرعی نقطہ نظر سے الکحل کے حصول کے ذرائع اور اس کی مختلف اقسام(Types & Sources of Alcohol) 34

پہلی قسم: قدرتی ذرائع سے حاصل ہونے والا ایتھائل الکحل: 34

دوسری قسم: مصنوعی ذرائع سے حاصل شدہ الکحل: 35

الکحل (Alcohol) سے متعلق شرعی احکام 35

1۔ مضر الکحل سے متعلق شرعی احکام: 35

2۔ نشہ آور الکحل سے متعلق شرعی احکام: 36

نشہ آور الکحل کے شرعی احکام سے متعلق مختلف فقہی آراء 36

پہلی رائے: نشہ آور الکحل کے شرعی احکام سے متعلق جمہور فقہاء کرام کا موقف: 37

دوسری رائے: نشہ آور الکحل کے شرعی احکام سے متعلق احناف فقہاء کرام کا موقف: . 37

پہلی قسم: انگور اور کھجور سے کشید کیے گئے الکحل کا شرعی حکم: 37

دوسری قسم: انگور اور کھجور کے علاوہ دیگر اشیاء سے بنا الکحل کا شرعی حکم: 37

الکحل (Alcohol) کے شرعی احکام سے متعلق راجح قول: 38

الکحل (Alcohol) سے متعلق مختلف حلال معیارات کا خلاصہ: 39

فائدہ: ہمارے نزدیک احناف کی رائے راجح ہے: 42

فائدہ: سرکہ بننے کے بعد اس میں الکحل کی مقدار کتنے فیصد باقی رہتی ہے؟ 42

انڈسٹری وائز الکحل (Alcohol) کے استعمال کا شرعی حکم 42

فوڈ انڈسٹری میں الکحل کے استعمال کا شرعی حکم 43

کھانے پینے کی مصنوعات میں استعمال ہونے والے کیمیکل اور فلیور انڈسٹری میں الکحل کے استعمال کا شرعی حکم (Food Grade Chemicals & Flavors) 43

مشروبات کی انڈسٹری میں الکحل کے استعمال کا شرعی حکم 44

فارما انڈسٹری میں الکحل کے استعمال کا شرعی حکم 44

سنگھار اور ذاتی استعمال کی صنعت (Cosmetics & Personal care Products Industry) میں الکحل کے استعمال کا شرعی حکم 45

صفائی ستھرائی کا سامان (Cleaning Products)، رنگ وروغن (Paints Varnishes) اور (Air Freshener) وغیرہ کی صنعت میں الکحل کے استعمال کا شرعی حکم 45

ضمیمہ 46

پکی شراب کا بیان 46

فقہ اسلامی اور جدید سائنس کی روشنی میں 46

پکی شراب کے بارے جدید سائنس کے ماہرین کی آراء: 46

چینی (Sugar) کی وہ کون سی مقدار ہے، جس میں خمیر (Yeast) کام نہیں کرسکتا: . 47

پہلی رائے: 47

دوسری رائے: 48

تیسری رائے: 48

انگور کے رس (Juice) میں شوگر کی فیصدی مقدار اور تخمیر (Alcoholic fermentation) کا امکان:........ 48
فقہ اسلامی کی روشنی میں پکنے کے بعد بننے والی شرابوں کا جائزہ: 49
انگور سے بننے والی پکی شراب (طلاء) کا بیان: 50
"طلاء" کا لغوی مفہوم:........ 50
"طلاء" کی اصطلاحی تعریف:........ 51
پہلی تعریف: 51
دوسری تعریف: 54
دونوں تعریفوں میں وجہ فرق:........ 61
طلاء کی راجح تعریف: 61
سوال: طلاء کی وجہ تسمیہ کیا ہے اور اس کے شرعی حکم کی وجہ کیا ہے؟........ 61
خلاصہ بحث: 62
مراجع و مصادر 65
(References)........ 65

عرضِ مؤلف

کسی چیز کا نشہ آور ہونا حلال و حرام کا ایک بہت بڑا شرعی معیار ہے، جس پر تفسیر، حدیث اور فقہ اسلامی میں تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔ جس کا کچھ خلاصہ اس کتاب میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اس موضوع پر مستقل کتاب لکھنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عصرِ حاضر میں حلال انڈسٹری کے لیے وضع کردہ معیارات و قوانین میں عام نشہ آور اشیاء پر بالعموم اور الکوحل کے کے مسئلے پر بالخصوص کافی توجہ دی گئی ہے۔

چوں کہ الکوحل کے مسئلے میں جمہور اور احناف فقہاء کرام کے مابین دونوں طرف شرعی دلائل پر مبنی بعض مسائل کی تشریح میں رائے کا اختلاف ہے، جس کا اثر مختلف ممالک کے حلال کے معیارات میں بھی نظر آتا ہے اور جس کی وجہ سے حلال انڈسٹری سے وابستہ حضرات کو بسا اوقات یہ مسئلہ خصوصاً فقہ حنفی کا موقف سمجھنے میں دقت یا غلط فہمی پیش آتی ہے۔

نیز کچھ عالمی اداروں نے اس مسئلے میں اعتدال سے ہٹ کر افراط و تفریط پر مبنی رائے اختیار کی۔ اس وجہ سے اس مسئلے پر جنوری 2017 میں SANHA پاکستان کے شعبہ شرعی تحقیق کی میٹنگ میں اس مسئلے پر تفصیلی تحقیق کا فیصلہ ہوا جس کی ذمہ داری بندہ ناچیز کو سونپی گئی۔

چناں چہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قرآن، سنت اور فقہ مقارن (Combind Islamic Fiqh)، حلال انڈسٹری کے معیارات، متعلقہ موضوع پر ماہرینِ سائنس اور اور حلال انڈسٹری سے وابستہ حضرات کی آراء کی روشنی میں پیشِ نظر مجموعہ تیار ہوا۔

کتاب دو حصوں اور ایک ضمیمہ پر مشتمل ہے، پہلے حصے میں نشہ آور اشیاء، دوسری حصے میں الکحل سے متعلق شرعی احکام، جبکہ ضمیمہ میں فقہ اسلامی اور جدید سائنس کی روشنی میں پکی شراب کے حوالے سے تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

نوٹ: اس کتاب کا ابتدائی خاکہ اردو میں تیار ہوا تھا جو ایک مضمون کی شکل میں نومبر 2017 میں SANHA پاکستان کی ویب سائٹ پر آن لائن شائع بھی ہوا، اس کے ساتھ ساتھ کتاب کا انگریزی ترجمہ بھی مکمل ہوا جو بعض عالمی اداروں کی خواہش پر کتابی صورت میں نومبر 2017 میں شائع ہوا۔ بعد میں کتاب پر مزید نظر ثانی ہوئی اور اضافہ وترامیم کے بعد پیشِ نظر مجموعہ تیار ہوا، لہٰذا اب الکحل یا نشہ آور اشیاء سے متعلق شرعی احکام کے بارے میں بندہ کی رائے وہ ہے جو کتاب کے اس ایڈیشن میں درج ہے۔

اظہارِ تشکر:

بندہ IFANCA پاکستان کے سربراہ اور پاکستان اسٹینڈرڈ اینڈ کوالٹی کنٹرول اتھارٹی (PSQCA) وزارتِ سائنس وٹیکنالوجی حکومتِ پاکستان کے ماتحت قائم نیشنل حلال اسٹینڈرڈائزیشن کمیٹی (NSC-Halaal) کے چیئرمین ریٹائرڈ پروفیسر محترم جناب ڈاکٹر جاوید عزیز اعوان صاحب اور وائس چیئرمین محترم جناب مفتی یوسف عبدالرزاق خان صاحب، (CEO SANHA PAKSITAN) کا تہہ دل سے شکرگزار ہے جنہوں نے اپنا قیمتی وقت عنایت فرماکر اس مضمون کی تیاری کے دوران فنی وشرعی حوالے سے راہنمائی فرمائی۔

اس کے ساتھ ساتھ بندہ SANHA پاکستان کے شرعی مشیر مفتی شعیب عالم صاحب زید مجدہم اور شعبہ شرعی تحقیق کے اراکین مفتی محمد احسن ظفر صاحب اور مفتی

محمد ابراہیم صاحب کا تہہ دل سے مشکور ہے جنہوں نے کتاب کے مسودے پر نظرِ ثانی فرمائی اور کتاب کی تیاری کے ہر مرحلہ پر راہنمائی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو دین ودنیا کی خیر وبرکت سے نوازے جنہوں نے کتاب کی تیاری میں کسی بھی مرحلے پر تعاون فرمایا۔

دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے بندہ کے والدین، اساتذہ کرام اور ادارے کے ساتھیوں کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین

سید عارف علی شاہ الحسینی

06 جمادی الثانی، 1439، بدھ، 21 فروری، 2018

انتساب

عالمی سطح پر حلال انڈسٹری کی بے لوث خدمت کرنے والی عظیم شخصیت

ساؤتھ افریقن نیشنل حلال اتھارٹی کے مؤسس خاص وسربراہ،

پاکستان کے معروف دینی ادارے

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوریؒ ٹاؤن کراچی کے فاضل

مولانا محمد سعید نولکھی دامت برکاتہم کے نام

جن کی تربیت کی برکت سے بندہ کو شعبہ حلال کی نسبت اور خدمت کا موقع ملا۔
اللہ رب العزت ان کو دنیاوآخرت کی کامیابیاں وبھلائیاں عطا فرمائے۔

آمین

تقدیم

یہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے کہ اسلام اللہ تعالیٰ کا آخری دین ہے جو قیامت تک کے لئے ہے لہذا اللہ کی یہ سنت ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں سے محض اپنے کرم سے ایسے افراد یا جماعت کا انتخاب فرمالیتے ہیں جو زمانے کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے دین کی روح کو بر قرار رکھتے ہوئے اس کی تشریح کرتے ہیں اور عوام کی رہنمائی کرتے ہیں۔

تقریبا ڈیڑھ سال قبل رمضان المبارک کی ایک رات حضرت مولانا یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی ایک تحریر ان کی کتاب بصائر وعبر میں نظر سے گزری، جس میں حضرت نے ایک خواہش کا اظہار فرمایا ہے کہ علماء کی ایک کمیٹی ہونی چاہئے جو جدید مسائل پر تحقیق کرے اور شریعت کی روشنی میں امت کی رہنمائی کرے۔ یہ پڑھ کر ایک عجیب سی کیفیت میرے دل میں پیدا ہوئی جس کے نتیجہ میں یہ فیصلہ کیا کہ اگر اللہ تعالی نے توفیق دی تو اپنے بزرگوں کی اس خواہش کو انشاء اللہ میں بھی اپنی استطاعت کے مطابق پورا کرنے کی کوشش کروں گا۔ یکم اگست 2016 کو "سنحا" پاکستان کے تمام مفتیان کو جمع کرکے اپنے ارادے کا اظہار کیا اور سب کی رائے سے مستقل ایک شعبہ شرعی تحقیق کے نام سے قائم کردیا گیا جو الحمدللہ گزشتہ ڈیڑھ سال سے کام کررہا ہے۔ اس وقت الحمد للہ کم وبیش پندرہ تحقیقی مقالے تیار ہوچکے ہیں جو ان شاء اللہ عنقریب یکجا شایع کردیے جائیں گے۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ "سنحا" پاکستان کا واحد حلال کا تصدیقی ادارہ ہے جس میں پانچ مفتیان کرام خدمت انجام دے رہے ہیں جو درس نظامی اورافتاء کے ساتھ انڈسٹری، منجمنٹ سسٹم، آڈٹ وغیرہ کی بھی تربیت اور وسیع تجربہ رکھتے ہیں۔

بحیثیت اس کمیٹی کے سربراہ کے یہ میری ذمہ داری ہے کہ ماکولات ومشروبات سے متعلق مسائل پر نظر رکھوں اور تحقیق طلب موضوعات پر تحریرات تیار کراؤں تاکہ امت کے لیے نفع رسانی کا سبب بن سکوں۔

مفتی سید عارف علی شاہ صاحب ماشاء اللہ فقہ مقارن کا وسیع مطالعہ، تجربہ اور ذوق رکھتے ہیں لہذا اس موضوع پر تحقیق ان کے سپرد کی گئی، شریعت اور جدید تحقیقات کو مد نظر رکھ کر الکحل سے متعلق تحقیق کم وبیش چھ ماہ میں مکمل ہوئی۔ الکحل ایک انتہائی نازک موضوع ہے لہذا باقی ممبران بھی مستقل تعاون میں شریک رہے تاکہ اس حساس موضوع میں غلطی کا امکان کم سے کم رہے۔

موضوع پر کام ایک ماہ قبل مکمل ہو کر آخری پروف ریڈنگ کے مرحلے میں تھا کہ اطلاع آئی کہ مسلمانوں کے ایک عالمی ادارے نے ہر قسم کی الکوحل کے خارجی استعمال کے جواز کی رائے پیش کی ہے جو کسی بھی مسلمان ملک کے حلال کے معیارات میں نہیں ہے اس رائے کو بحیثیت مجموعی امت مسلمہ نے چودہ سال میں کبھی قبول نہیں کیا تو اسے کیسے درست تسلیم کیا جاسکتا تھا؟ لہذا اس پہلو پر بھی مدلل اضافہ کرنا پڑا تاکہ امت کی رائے برقرار رکھا جاسکے اور ایک طے شدہ امر کو متنازع بننے سے روکا جاسکے۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبولیت کا درجہ بخشے اور امت مسلمہ کے لئے نافع بنائے۔ آمین

بندہ خدا

یوسف عبد الرزاق

جمعہ، 11 ربیع الثانی، 1439

الکحل سے متعلق شرعی احکام
قرآن، سنت اور فقہ اسلامی کی روشنی میں

الکحل ایک نشہ آور مادہ ہے جس کی طرف کئی شرعی احکام متوجہ ہوتے ہیں، لہٰذا ضروری ہے کہ الکحل پر تفصیلی بحث کرنے سے پہلے نشہ آور اشیاء (Intoxicants) سے متعلق ضروری شرعی تفصیل ذکر کی جائے۔ اس لیے الکحل سے متعلق بحث کو دو حصوں میں تقسیم کرتے ہیں:

حصہ اول:

1. نشہ (اسکار، Intoxication) کی تعریف
2. نشہ آور اشیاء کی تعریف
3. نشہ آور اشیاء سے متعلق شرعی احکام
4. نشہ آور اشیاء کی قسمیں اور ان کے شرعی احکام سے متعلق مختلف فقہی آراء

حصہ دوم:

5. الکحل کی تعریف و حقیقت
6. شرعی نقطہ نظر سے الکحل کے حصول کے ذرائع اور اس کی مختلف اقسام
7. شرعی نقطہ نظر سے الکحل کے مختلف استعمالات (Uses of Alcohol)
8. الکحل (Alcohol) سے متعلق شرعی احکام اور مختلف فقہی آراء

حصہ اول

نشہ،اسکار، (Intoxication)کی تعریف

کسی چیز کے نشہ آور ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے استعمال سے انسان کی عقل کام چھوڑ دے اور وہ اپنا ہوش وحواس کھو بیٹھے اور بہکی بہکی باتیں کرنے لگے، انسان کو کچھ پتہ نہ چلے کہ وہ کیا بول رہا ہے؟(1)

واضح رہے کہ کسی چیز کے نشہ آور ہونے نہ ہونے میں معتدل مزاج عام لوگوں کی اکثریت کا اعتبار ہو گا۔ نشے کے عادی یا غیر معتدل مزاج لوگوں کا اعتبار نہیں ہو گا۔(2)

نشہ آور اشیاء (Intoxicants)کی تعریف

نشہ آور اشیاءسے مراد ایسی چیزیں ہیں، جن کے استعمال سے مذکورہ درجے کا نشہ ہوتا ہو، شرعی اصطلاح میں ان کو "مسکر" (Intoxicant) کہا جاتا ہے اور جن کے استعمال سے انسان کو نشہ ہوتا ہو، مثلاً شراب، چرس، افیون وغیرہ۔ ایسی چیزوں کی طرف شرعی احکام (حرمت، نجاست یا "حد" وغیرہ) متوجہ ہوتے ہیں۔

اس سے مراد ایسی چیزیں نہیں جن میں بالفعل(Actual) نشہ موجود نہ ہو اور جن کے استعمال سے براہ راست انسان کو نشہ نہیں ہوتا بلکہ وہ بالقوۃ (Potentially) نشہ آور ہو جو بذات خود تو مسکر نہیں، البتہ کسی نشہ آور چیز کے لیے خام مال (Raw-Material)بن سکے۔ مثلاً انگور، کھجور اور مختلف اناج (Grains) یا پھل پھول وغیرہ۔

نشہ آور اشیاء (Intoxicants)سے متعلق شرعی احکام

نشہ آور اشیاء پر شریعت کے مختلف احکام لاگو ہوتے ہیں جن میں ہمارے موضوع سے متعلق درجِ ذیل احکام اہم ہیں:

1۔حرمت(حرام ہونا): بنیادی طور پر تمام نشہ آور اشیاء کا استعمال شرعاً ناجائز اور حرام ہے، اس کے بارے میں فقہاء کرام نے کافی تفصیل ذکر کی ہے۔(3)

2۔نجاست: نشہ آور اشیاء کا دوسرا شرعی حکم ان کی نجاست وطہارت کا ہے، اس حکم کے بارے میں بھی فقہاء کرام کی کئی آراء ہیں۔(4)

3۔خریدوفروخت: نشہ آور اشیاء کی خرید وفروخت کے شرعی حکم سے متعلق بھی فقہاء کرام کی کئی آراء ہیں۔(5) جس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

نشہ آور اشیاء (Intoxicants)کی قسمیں اور ان کے شرعی احکام سے متعلق مختلف فقہی آراء

نشہ آور اشیاء کی بہت ساری قسمیں ہیں اور ان کے کئی استعمالات ہیں لیکن شرعی نقطہ نظر سے نشہ آور اشیاء کی دو بنیادی قسمیں ہیں:

خشک نشہ آور اشیاء، مائع یعنی بہنے والی نشہ آور اشیاء

پہلی قسم:خشک نشہ آور اشیاء (Solid Intoxicants):

خشک نشہ آور اشیاء سے مراد وہ چیزیں ہیں جن میں اصلاً خشک و جامد صورت میں نشہ ہوتا ہے اور اس مقصد کے لیے ان کا استعمال خشک یا جامد صورت(Solid Form) میں ہوتا ہے۔(6) مثلاً کوکین، افیون، چرس، مورفین، ہیروئین وغیرہ

خشک نشہ آور اشیاء (Solid Intoxicants)کے شرعی احکام:

حلت وحرمت: خشک نشہ آور اشیاء کا کسی جائز مقصد یا ضرورت کے لیے اتنی کم مقدار کا استعمال، جس سے نشہ نہ ہو، حرام نہیں۔البتہ اس کی اتنی مقدار کا استعمال، جس سے نشہ ہو تو وہ نشہ کی وجہ سے حرام ہے۔(7)

طہارت ونجاست: خشک نشہ آور اشیاء تمام فقہاء کرام کی رائے میں بذاتِ خود نجس وناپاک نہیں۔(8)

خرید وفروخت: خشک نشہ آور اشیاء کا کسی جائز مقصد یا ضرورت کے لیے کاروبار اور خرید وفروخت جائز ہے۔براہِ راست ناجائز مقصد کے لیے ناجائز ہے، جیسے دواسازی وغیرہ کی صنعت کے لیے افیون (Opium) کی فراہمی جائز ہے، لیکن نشہ آور مصنوعات بنانے کے لیے خام مال کی فراہمی جائز نہیں۔(9)

دوسری قسم: مائع یعنی بہنے والی نشہ آور اشیاء:

مائع یا سیال نشہ آور اشیاء سے مراد وہ چیزیں ہیں جن میں اصولی طور پر سیال یعنی مائع حالت(Liquid Form) میں نشہ ہوتا ہے اور اس مقصد کے لیے ان کا استعمال سیال مائع یعنی بہنے والی مشروب کی صورت(Liquid Form) میں ہوتا ہے۔ مثلاً شراب (خمر)،وائن،بئر وغیرہ۔(10)

بہنے والی نشہ آور اشیاء (Liquid Intoxicants)کے شرعی احکام:

اس حوالے سے فقہاء کرام کی دو مشہور رائے ہیں جس کو امت نے قبول کیا ہے اور جن پر امتِ مسلمہ کا عمل ہے۔ایک جمہور کی رائے،دوسری احناف کی رائے۔

جبکہ نشہ آور اشیاء کی طہارت ونجاست کے بارے میں دو اور قول بھی ہیں جن کو امت نے قبول نہیں کیا،جس کی تفصیل آخر میں علمی فائدے کے طور پر ذکر کرتے ہیں۔

پہلی رائے : بہنے والی نشہ آور اشیاء (Liquid Intoxicants)کے شرعی احکام سے متعلق جمہور فقہاء کرام کا موقف:

جمہور فقہاء کرام (امام مالک، امام شافعی، امام احمد اوراحناف سے امام محمد بن الحسن رحمہم اللہ)کا موقف یہ ہے کہ تمام مائع یعنی بہنے والی نشہ آور اشیاء"خمر" کے مصداق میں داخل ہیں؛اور تمام بہنے والی نشہ آور اشیاءپر "خمر" کے احکام جاری ہوں گے لہذا

- تمام مائع یعنی بہنے والی نشہ آور اشیاء کا ہر قسم کا استعمال حرام ہیں۔ (11)
- تمام مائع یعنی بہنے والی نشہ آور اشیاء نجس ہیں۔(12)
- تمام بہنے والی نشہ آور اشیاء کی خرید وفروخت اور کاروبار حرام ہیں۔(13)

نوٹ: جمہور فقہاء کرام کے نزدیک ایتھائل الکوحل کا بھی وہی حکم ہو گا جو دیگر تمام مائع یعنی بہنے والی نشہ آور اشیاء کا ہے۔

دوسری رائے: بہنے والی نشہ آور اشیاء (Liquid Intoxicants)کے شرعی احکام سے متعلق احناف فقہاء کرام کا موقف:

فقہ حنفی کے مطابق شرعی اعتبار سے مائع یعنی بہنے والی نشہ آور اشیاء کی تین قسمیں (Categories)بنتی ہیں جس کی تفصیل درجِ ذیل ہے:

پہلی قسم: خمر (شراب):

یعنی وہ شراب جس کو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان کیا ہے:

{ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ} [المائدة: **90**]

ترجمہ: اے ایمان والو! شراب، جوا، بتوں کے تھان اور جوئے کے تیر، یہ سب ناپاک شیطانی کام ہیں، لہٰذا ان سے بچو، تاکہ تمہیں فلاح حاصل ہو۔

خمر (شراب) کی تعریف: (Definition)

فقہ حنفی کے مطابق حقیقی "خمر" کا مطلب ہے، انگور کے کچے رس (ماء العنب) کو پکائے یا کوئی چیز ملائے بغیر اپنی حالت پر چھوڑ دیا جائے، یہاں تک کہ اس میں ابال (بلبلے) پیدا ہو، ذائقے میں تیزی (شدت) آجائے اور جھاگ چھوڑنے لگے۔ انگور کی اس کچی شراب کے علاوہ دوسری چیزوں پر "خمر" کا اطلاق احناف کے نزدیک مجازی ہوتا ہے جس کی وجہ سے حقیقی خمر کے کچھ احکام جاری ہوں گے اور کچھ احکام میں تخفیف ہوگی۔(14)

خمر (شراب) کے شرعی احکام:

- خمر (شراب) کا ہر قسم کا استعمال حرام ہے۔(15)
- خمر (شراب) نجس العین ہے۔(16)
- خمر (شراب) کی خرید و فروخت یا کسی بھی قسم کا کاروبار حرام ہے۔(17)

خمر (شراب) کے اجزاء ترکیبی:

جس طرح شریعت میں کسی مشروب یا پانی کی تین بنیادی اوصاف (Main Properties) بیان کئے گئے ہیں، رنگ (Color)، بو (Smell)، مزہ (Test) اسی طرح کیمیائی اعتبار سے شراب یا خمر کے بھی مختلف اوصاف و اجزاء ہوتے ہیں، مثلاً پانی (Water)، چینی (Sugar/Carbohydrates)، الکوحل (Alcohol)، بعض قدرتی اجزاء (Minerals)، ذائقہ، کھٹاس (Acids/Tartaric Acid)، بو (Aroma)، نائٹروجن کمپاؤنڈز (Nitrogenous compounds)، غیر نامیاتی مادے (Inorganic substances)، اور مختلف دوسرے کیمیکل کمپاؤنڈز جیسے (Phenolics) وغیرہ۔(18)

شریعتِ اسلامیہ میں شراب (خمر) اپنے تمام اجزاء کے ساتھ حرام اور نجس ہے اس لیے اس کے کسی بھی جزء کا، کسی مقصد کے لیے، کسی بھی طرح کا خارجی یا داخلی استعمال اور اس کی خرید و فروخت اصالۃً ناجائز اور حرام ہے۔

فقہ اسلامی میں خمر (شراب) کے مختلف استعمالات کی مثالیں:

احناف کے مشہور عالم علامہ علاء الدین، أبو بکر بن مسعود کاسانی (متوفی:587ھ) فرماتے ہیں کہ شراب (خمر) کم مقدار میں ہو یا زیادہ، بہر حال حرام ہے۔

بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (5/ 112)

أما الخمر فيتعلق بها أحكام؛ (منها) أنه يحرم شرب قليلها وكثيرها إلا عند الضرورة لأنها محرمة العين فيستوي في الحرمة قليلها وكثيرها

علامہ ابن الہمام (متوفی: 861ھ) شراب یعنی خمر سے متعلق فرماتے ہیں کہ خمر ذاتی طور پر حرام ہے، نشے کی صفت کی وجہ سے نہیں اور نہ ہی اس کی حرمت نشے پر موقوف ہے، یہ پیشاب کی طرح کی طرح نجاستِ غلیظہ ہے؛ کیوں کہ اس کی نجاست نصِ قطعی یعنی قرآن سے ثابت ہے، یہ مسلمان کے لیے مال متقوم (Valuable) نہیں، اس سے فائدہ اٹھانا حرام ہے؛ کیوں کہ نجس چیز سے فائدہ حرام ہے۔

فتح القدير للكمال ابن الهمام (10/ 94)

عينها حرام غير معلول بالسكر ولا موقوف علي.....أنها نجسة نجاسة غليظة كالبول لثبوتها بالدلائل القطعية على ما بينا.....سقوط تقومها في حق المسلم-----حرمة الانتفاع بها؛ لأن الانتفاع بالنجس حرام، ولأنه واجب الاجتناب وفي الانتفاع به اقتراب.

علامہ محمد بن محمد بابرتي (متوفی: 786ھ) فرماتے ہیں کہ انسانی استعمال میں کھانے پینے کے علاوہ ادویات بلکہ حیوانات کو پلانا بھی حرام ہے۔

العناية شرح الهداية (10/ 96) وقوله (والسابع حرمة الانتفاع بها) يريد التداوي بالاحتقان وسقي الدواب والإقطار في الإحليل ، ايضا: البناية شرح الهداية (12/ 356)

علامہ شامی فرماتے ہیں کہ گندم شراب یعنی خمر میں پک جائے وہ ہمیشہ کے لیے نجس اور حرام ہو گئی۔

الدر المختار شرح تنوير الأبصار : (ص: 48)حنطة طبخت في خمر لا تطهر أبدا، به يفتى.

کسی لیکوڈ میں شراب مل جائے وہ پورا نجس ہو جاتا ہے۔

رد المحتار:1/ 315: والخل النجس إذا صب في خمر فصار خلا يكون نجسا.

علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ علاج معالجہ، دواء، خوشبو (Perfume) ، تیل (Oil) وغیرہ، حتیٰ کہ اسقاطِ حمل (Abortion) سمیت کسی بھی مقصد کے لیے خمر کا استعمال حرام ہے۔

البناية شرح الهداية (12/ 356)

ش: قال صاحب " العناية ": يريد بحرمة الانتفاع التداوي بالاحتقان، وسقي الدواب، والإقطار في الإحليل. قلت: أخذ هذا من كلام الكاكي....ولكن قوله: حرمة الانتفاع أعم من هذه الثلاثة، والتخصيص بها تحكم، بل لا يجوز استعمالها في دهن أو طيب ونحوهما، ولا يجوز الإسقاط بها، وكذا التداوي....ولا يجوز سقيها للدواب.

علامہ عینیؒ کے اس بیان سے واضح ہوا کہ ماکولات، مشروبات، ادویات، کاسمیٹکس، فلیورنگ سمیت ہر انڈسٹری میں خمر اور اس سے کشیدہ الکحل کا استعمال حرام ہے۔

شراب کا ذائقہ اور اس کی بو بھی اس کے اجزاء کی طرح نجس اور حرام ہیں، بایں معنی کہ کہ شراب سے ذائقے یا خوشبو ومہک (flavour & essence/ aroma) کے لیے کوئی چیز نکالی گئی، اور اس کو کسی پراڈکٹ میں ملایا گیا تو تمام ایسی پراڈکٹس جن میں شراب (خمر) کا استعمال نشے کے علاوہ محض ذائقے یا خوشبو ومہک یا کسی بھی مقصد کے لیے ہو ایسی مصنوعات کا استعمال حرام ہے۔ چناں چہ فقہاء کرام نے فرمایا ہے کہ شراب

نجاستِ غلیظہ کی طرح ناپاک ہے اس کے ساتھ نماز جائز نہیں، شراب کی بو (Aroma/Smell) بھی حرام ہے، شراب کی بو بھی اس کے اجزاء کی بقاء کی دلیل ہے، کسی جانور کو شراب پلایا تو اس کا گوشت کھانا بھی مکروہ ہے کیوں کہ شراب نے اس کے جسم میں سرایت کی ہے۔

بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (5/ 113)

ولو بل بها الحنطة فغسلت وجففت وطحنت، فإن لم يوجد منها طعم الخمر ورائحتها يحل أكله وإن وجد لا يحل لأن قيام الطعم والرائحة دليل بقاء أجزاء الخمر، وزوالها دليل زوالها ولو سقيت بهيمة منها ثم ذبحت فإن ذبحت ساعة ما سقيت به تحل من غير كراهة لأنها في أمعائها بعد فتطهر بالغسل وإن مضى عليها يوم أو أكثر تحل مع الكراهة لاحتمال أنها تفرقت في العروق والأعصاب.

علامہ زیلعی (متوفی: 743ھ) فرماتے ہیں کہ شراب پک جائے اور اس کا نشہ ختم ہو جائے تب بھی حرام ہے۔

تبيين الحقائق (6/ 45) الطبخ لا يؤثر فيها لأنه للمنع من ثبوت الحرمة لا لرفعها بعد ثبوتها

ملتقى الأبحر (ص: 248)

ولو طبخ الخمر أو غيره بعد الاشتداد حتى ذهب ثلثاه لم يحل؛ لأن الحرمة قد تقررت فلا ترتفع بالطبخ

شراب اڑنے (Evaporate) ہونے کے بعد بھی حرام ہے لہٰذا فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ ایسی روٹی کا کھانا جائز نہیں جس کے آٹے کو شراب سے گوندا گیا ہو، حالانکہ یہ معلوم ہے کہ پکنے کے بعد شراب اڑ جاتی ہے۔

فتح القدير (10/ 108) ويكره أكل خبز عجن عجينه بالخمر لقيام أجزاء الخمر فيه.

علامہ سرخسی فرماتے ہیں کہ شراب میں پکایا گیا کھانا، سالن روٹی حرام ہے۔

المبسوط للسرخسي (24/ 25)

فإن صنع الخمر في مرقة، ثم طبخ لم يحل أكله، ولا يحل هذا الصنع؛ لأن فيه استعمال الخمر كاستعمال الخل ..... ثم الطبخ في الخمر لا يحلها، ولا يغير الحكم الثابت فيها.

مزید فرماتے ہیں کہ شراب میں گوندا گیا آٹا ہمیشہ کے لیے نجس ہو گیا اب یہ پاک نہیں ہو سکتا

المبسوط للسرخسي (24/ 25)

ولو عجن الدقيق بالخمر، ثم خبز كرهت أكله؛ لأن الدقيق تنجس بالخمر، والعجين النجس لا يطهر بالخبز، فلا يحل أكله.

شراب حیوانات کو پلانا بھی حرام ہے۔

المبسوط للسرخسي (24/ 25) ويكره أن يسقى الدواب الخمر.

پانی کے کسی برتن (ماء قلیل) میں شراب کا ایک قطرہ گر جائے تو یہ پورا پانی ناپاک ہو جاتا ہے اگرچہ اس پانی میں شراب کا ذائقہ محسوس نہ ہو۔

المبسوط للسرخسي (24/ 28)

لو وقعت قطرة من خمر في إناء فيه ماء؛ لأن ماء الإناء قد تنجس، فلا يحل شربه، وإن كان لا يوجد فيه طعم الخمر.

کسی ایسے دستر خوان یا میز پر کھانا جائز نہیں جس پر شراب پی جاتی ہو۔

المبسوط للسرخسي (24/ 34)

ويكره للرجل أن يأكل على مائدة يشرب عليها الخمر هكذا نقل «عن رسول الله – صلى الله عليه وسلم – أنه نهى أن يأكل المسلم على مائدة يشرب عليها الخمر»

سرمہ، دواء یا مرہم پٹی وغیرہ میں شراب کا استعمال ناجائز ہے۔

المبسوط للسرخسي (24/ 35)

وإذا استعط الرجل بالخمر، أو اكتحل بها، أو اقتطرها في أذنه، أو داوى بها جائفة، أو آمة، فوصل إلى دماغه، فلا حد عليه...... ولو عجن دواء بخمر، ولته، أو جعلها أحد أخلاط الدواء، ثم شربها، والدواء هو الغالب، فلا حد عليه، وإن كانت الخمر هي الغالبة، فإنه يحد؛ لأن المغلوب يصير مستهلكا بالغالب إذا كان من خلاف جنسه، والحكم للغالب.

شراب کے تمام اجزاء نجس ہیں، چاہے وہ الگ الگ ہوں یا اکٹھے۔

الهداية في شرح بداية المبتدي (4/ 399)

ولو جعل الخمر في مرقة لا تؤكل لتنجسها بها ولا حد ما لم يسكر منه؛ لأنه أصابه الطبخ "ويكره أكل خبز عجن عجينه بالخمر" لقيام أجزاء الخمر فيه.

العناية شرح الهداية 10/ 108: ويكره أكل خبز عجن عجينه بالخمر لقيام أجزاء الخمر فيه.

کسی چیز میں شراب یعنی خمر سرایت کر جائے تو وہ دھونے سے پاک نہیں ہوتی۔

تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق وحاشية الشلبي (1/ 76)

والخبز الذي عجن بالخمر لا يطهر بالغسل.

فائدہ: الکحل سے خالی وائن (Alcohol Free Wine) کا شرعی حکم:

مذکورہ بالا تفصیلی فقہی دلائل سے معلوم ہوا کہ شراب (خمر) بحیثیتِ مجموعی مکمل نجس اور حرام ہے اس لیے اگر اس میں سے الکوحل یا کوئی بھی اور جزء مثلاً ٹارٹارک ایسیڈ (Tartaric acid) وغیرہ کسی جزو کو نکال بھی لیا جائے، تب یہ نکالا ہوا اجزء اور بقایا مجموعہ مکمل طور پر نجس ہے۔ لہٰذا الکوحل فری وائن کے نام سے جو مشروبات ملتی ہیں وہ بھی حرام اور نجس ہیں۔ جمہور اور احناف سمیت تمام مکاتبِ فکر کے نزدیک الکحل فری وائن کا کسی بھی قسم کا استعمال جائز نہیں اسی طرح وہ مصنوعات بھی حرام ہیں جن میں خمر سے حاصل کیا گیا نجس الکوحل کو ذائقے، خوشبو یا کسی بھی اور مقصد کے لیے استعمال کیا گیا اور بعد میں عملِ تبخیر (Evaporation) کے ذریعے الکوحل کو ختم کیا گیا ہو، جیسا کہ روٹی سالن وغیرہ کی مثالوں سے واضح ہوا۔

دوسری قسم: "خمر" کے علاوہ انگور اور کھجور سے بننے والی تین خاص شرابیں:

فقہ حنفی کے مطابق تین اور شرابیں ہیں جن کا اکثر شرعی احکام میں خمر کے ساتھ ملحق کیا گیا ہے:

(الف) الطلاء:

انگور کا جوس جب اتنا پکایا جائے، کہ اس کے دو ثلث سے کم مقدار بخارات بن کر ختم ہو جائے، (اور ٹھنڈا ہونے کے بعد) اس میں ابال (بلبلے) پیدا ہو، اس میں تیزی (شدت) اور گھاڑا پن آجائے، (پکانے کے بعد انگور کے رس میں نشہ، تخمیر (Fermentation) یا کسی بھی دوسرے عمل کے نتیجے میں پیدا ہو جائے) اس میں نشہ پیدا ہو جائے اور جھاگ چھوڑنے لگے۔(19) انگور کی اس تفصیل کے ساتھ پکی شراب کو "طِلاء" کہتے ہیں۔

فائدہ:

ماہرین فرماتے ہیں کہ انگور کے رس میں موجود پانی کو پکا کر یا کسی بھی دوسرے طریقے سے گرم کر کے ایک خاص مقدار سے زیادہ اڑا کر ختم (Evaporate) کیا جائے، تو بقایا میٹھی مشروب میں شوگر کی مقدار بڑھ جاتی ہے جس کی وجہ سے اس میں دوبارہ پانی ملا کر پتلا (Dilute) کیے بغیر شوگر کو الکحل میں تبدیل کرنے والا خمیر (Yeast) کام نہیں کر سکتا، لہذا اس میں نشہ بھی نہیں ہو گا، خمیر (Yeast) کو عمل سے روکنے کے لیے شوگر کی یہ آخری حد بعض ماہرین کے مطابق 14 فیصد، بعض کے مطابق 27 فیصد اور بعض کے مطابق شہد میں موجود شوگر کی حد (82.1 فیصد) تک ہے۔(20)

سوال:

ماہرین کی آراء کی وجہ سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے، کہ انگور کے رس (Juice) میں ماہرین کے مطابق 14 فیصد تک شوگر ہوتی ہے، اس حساب سے فقہ اسلامی میں طلاء یا دوسری پکی حرام شراب میں پکانے کے بعد دو تہائی یا اس سے کچھ کم مقدار اڑا کر نشے کی بات بظاہر

درست نہیں کیوں کہ اگر تقریباً دو تہائی (two-third) یا اس سے کچھ کم مقدار کو اڑایا جائے تو اس میں شوگر کی مقدار تقریباً 42 فیصد ہو جائے گی جس میں پہلی دو رائے کے مطابق نشے کا امکان نہیں، جب تک اس میں مزید پانی نہ ملایا جائے؟

جواب:

جواب یہ ہے کہ ماہرین کی مذکورہ بالا تینوں رائے درست ہو سکتی ہیں، لیکن اس میں کسی بھی رائے کا فقہاء کرام کی آراء سے کوئی تضاد نہیں۔ اس لیے کہ شرعی نقطہ نظر سے پکی شرابوں کی حقیقت وماہیت اور حرام ہونے کا اصل مدار اس پر نہیں کہ انگور یا کھجور کا رس کتنا پک کر اڑ گیا اور کتنا باقی رہا، بلکہ اصل مدار اس پر ہے کہ انگور اور کھجور کے رس کو نشے کے مقصد کے لیے کچا استعمال کرنے کے بجائے پکایا جائے، چاہے اس پکے ہوئے مادے میں نشہ اسی حالت میں پیدا ہو جائے یا اس میں دوبارہ پانی ملا کر پتلا (Dilute) کیا جائے۔ فقہاء کرام نے شاید اسی وجہ سے اس پر بحث کے بجائے اصل مقصد یعنی نشہ اور اس کی علامات، شرائط اور کیفیت کے بیان پر اکتفاء کیا اور بظاہر یہ مشکل بھی ہے کیوں کہ خود ماہرین کی آراء بھی اس میں مختلف ہے۔

لہٰذا معلوم ہوا کہ فقہ اسلامی میں مذکور طلاء وغیرہ پکی شرابوں کی تفصیل اور جدید سائنس کے ماہرین کی آراء میں کوئی تضاد یا ابہام نہیں، بلکہ نتیجتاً دونوں ایک ہی نکتے پر متفق ہیں کہ پکی شراب وہ ہے جس میں نشہ ہو، فقہ اسلامی نے شرعی حکم بتا کر فنی باریکیوں کو بیان نہیں کیا، بلکہ یہ بات عملی تجربے اور ماہرینِ فن پر چھوڑ دی، لہٰذا تجربے کی رو سے جہاں نشہ ثابت ہو گا وہاں شرعی حکم متوجہ ہو گا۔ واللہ اعلم

فائدہ:

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ فقہاء کرام نے دو تہائی سے کم مقدار میں پکنے کے بعد اڑانے کی بات کیوں کی؟ میرے خیال میں اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں فقہاء کرام کے نزدیک انگور کے رس سے بنی حرام شراب کے ضمن میں یقینی حلال مشروب کا بیان بھی مقصود ہے جس میں حلال کی ابتدائی حد بیان کی کہ جب دو تہائی مکمل اڑ جائے یعنی شوگر لیول کی وہ مقدار جس میں یقینی طور پر الکحل کا پیدا ہونا ممکن نہیں۔

نوٹ: پکی شرابوں کے بارے میں جدید سائنس اور فقہ اسلامی کی تفصیلی بحث کتاب کے آخر میں ضمیمہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ب) نقیع التمر:

یعنی کھجور کی کچی شراب، کھجور کا کچا شیرہ، یعنی تخمیر (Fermentation) کے لیے پانی میں اتنے عرصے تک کھجور رکھی جائے، کہ اس میں گاڑھاپن، ابال (بلبلے) پیدا ہو کر اس میں نشہ پیدا ہو جائے۔ عربی میں اسے "نقیع التمر" اور "سَکَر" کہتے ہیں۔(21)

(ج) "نقیع الزبیب:

کشمش سے تیار کردہ شراب، کہ (Fermentation) کے لیے پانی میں اتنے عرصے تک کشمش رکھی جائے، کہ اس میں گاڑھاپن آجائے اور ابال پیدا ہو کر اس میں نشہ آجائے۔ عربی میں اسے "نقیع الذبیب" کہتے ہیں۔(22)

فائدہ: الکحل کی پیدائش کے دوران یہ عمل ہوتا ہے کہ سب سے پہلے کابوہائڈریٹس کو الکحل بننے کے لیے Yeast کی ضرورت ہوتی ہے، Yeast چینی کو الکحل اور کاربن ڈائی اکسائیڈ میں تبدیل کرتی ہے۔(23)

نیز ماہرین یہ بھی فرماتے ہیں کہ قدرتی طور پر نشے کے لیے درکار تخمیری عمل (Alcoholic Fermentation) کے سب سے تیز اور زیادہ امکانات انگور اور کھجور کے اندر پائے جاتے ہیں۔(24)

خمر (شراب) کے علاوہ انگور اور کھجور سے بننے والی تین خاص شرابوں کے شرعی احکام:

یہ تین مشروبات فقہ حنفی کے مطابق اکثر احکام میں "خمر" کے ساتھ ملحق ہیں۔ جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

- مذکورہ تینوں شرابیں خمر (شراب) کی طرح حرام ہیں۔ (25)
- مذکورہ تینوں شرابیں خمر (شراب) کی طرح نجس یعنی ناپاک ہیں۔(26)
- مذکورہ تینوں شرابوں کی خرید و فروخت، کاروبار خمر (شراب) کی طرح کی حرام ہیں۔

تیسری قسم: انگور اور کھجور سے بننے والی شرابوں کے علاوہ دیگر مائع یعنی بہنے والی نشہ آور اشیاء(Liquid Intoxicants):

یعنی جو مائع یعنی بہنے والی نشہ آور اشیاء(Liquid Intoxicants) مذکورہ بالا چار شرابوں(خمر، طلاء، نقیع التمر، نقیع الذبیب) میں سے نہ ہوں، مثلاً شہد، انجیر، گندم، جَو، چاول وغیرہ سے بننے والے مشروبات، جن میں نشہ کا امکان ہو۔

انگور اور کھجور سے بننے والی شرابوں کے علاوہ دیگر مائع (بہنے والی) نشہ آور اشیاء(Liquid Intoxicants) کے شرعی احکام:

فقہ حنفی میں انگور اور کھجور سے بننے والی مذکورہ بالا چار خاص شرابوں کے علاوہ دیگر بہنے والی نشہ آور مشروبات کے شرعی احکام کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

حلت وحرمت: انگور اور کھجور سے بننے والی چار شرابوں (خمر، طلاء، نقیع التمر، نقیع الذبیب) کے علاوہ دیگر بہنے والے نشہ آور مشروبات امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک جائز ہیں بشرطیکہ اتنی مقدار میں نہ ہو جس سے نشہ ہو۔ نیز ان مشروبات کا پینا تقویتِ جسمانی کے لئے ہو، لہو و طرب و مستی کے لیے نہ ہو۔(27)(28)

امام محمد کے نزدیک سب حرام ہیں، مقدار کم ہوں یا زیادہ، نیز اس سے نشہ ہو یا نہ ہو۔
احناف کے نزدیک حلت و حرمت کی حد تک امام محمدؒ کے قول پر فتویٰ ہے، لہٰذا انگور اور کھجور سے بننے والی چار شرابوں (خمر، طلاء، نقیع التمر، نقیع الذبیب) کے علاوہ دیگر بہنے والے ہر طرح کے نشہ آور مشروبات بھی کسی بھی مقدار میں پینا حرام ہیں۔(29)

طہارت ونجاست: انگور اور کھجور سے بننے والی چار شرابوں (خمر، طلاء، نقیع التمر، نقیع الذبیب) کے علاوہ دیگر بہنے والے نشہ آور مشروبات امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک نجس نہیں۔(30) ۔امام محمد کے نزدیک سب نجس ہیں۔(31)

احناف کے نزدیک اس مسئلے میں نجاست وطہارت کے بارے میں امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے قول پر فتویٰ ہے، لہٰذا انگور اور کھجور سے بننے والی چار شرابوں (خمر، طلاء، نقیع التمر، نقیع الذبیب) کے علاوہ دیگر بہنے والے نشہ آور مشروبات نجس نہیں۔

خرید وفروخت: امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک انگور اور کھجور سے بننے والی چار شرابوں (خمر، طلاء، نقیع التمر، نقیع الذبیب) کے علاوہ دیگر بہنے والی نشہ آور اشیاء کا کسی جائز مقصد یا ضرورت کے لیے کاروبار اور خرید وفروخت جائز ہے۔ براہِ راست ناجائز مقصد کے لیے ناجائز ہے۔(32)۔ امام محمد کے نزدیک جائز نہیں۔(33)

احناف کے نزدیک امام ابو حنیفہؒ کے قول پر مذکورہ شرائط کے ساتھ خرید وفروخت کی گنجائش ہے۔(34)

تیسری رائے: علامہ ابنِ تیمیہؒ کا موقف:

علامہ ابنِ تیمیہؒ کے نزدیک خمر کے مصداق میں ہر "نشہ آور اشیاء" چیز داخل ہے چاہے وہ احناف کی رائے کے مطابق انگور کی کچی شراب ہو یا کوئی اور مائع بہنے والی نشہ آور شراب، اور چاہے خشک، جامد ہو یا مائع بہنے والی، لہٰذا امام ابن تیمیہ کے نزدیک خشک بھنگ بھی "خمر" کے مصداق و حکم میں داخل ہے اور "خمر" کی طرح نجس بھی ہے۔(35)

علامہ ابنِ تیمیہؒ نے اپنی رائے کے بارے میں درجِ ذیل حدیث کے عمومی الفاظ سے استدلال کیا ہے:

عن ابن عمر، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: «كل مسكر خمر، وكل مسكر حرام» (36)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر نشہ آور چیز شراب یعنی خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

اس کا جواب جمہور نے یہ دیا ہے کہ اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ ہر نشہ آور چیز شراب یعنی خمر کی طرح حرام ہے، یعنی شراب کے ساتھ حرام ہونے کے حکم میں شریک ہے، نجاست کے حکم میں خمر کے ساتھ شریک نہیں۔

علامہ ابنِ تیمیہؒ کے جواب میں جمہور نے بطورِ دلیل ایک اور صحیح حدیث پیش کی ہے:

عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: «كل شراب أسكر فهو حرام» 37

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر شراب (بہنے والی، مائع پینے کی چیز) جو نشہ کرے وہ حرام ہے۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ "خمر" کے علاوہ دیگر نشہ آور اشیاء صرف حرام ہیں، نجس نہیں۔

احناف کی طرف سے جواب واضح ہے کیوں کہ ان کے نزدیک انگور اور کھجور کے علاوہ دیگر تمام نشہ آوار اشیاء "خمر" کے ساتھ حرمت کے حکم میں شریک ہیں، نجاست کے حکم میں شریک نہیں، جو کہ مذکورہ حدیث کی وجہ سے نشے کی بنیاد پر حرام ہے۔

چوتھی رائے: علامہ داؤد ظاہریؒ اور چند دیگر حضرات کا موقف:

فقہ ظاہری کے امام علامہ داؤد ظاہریؒ اور امام ربیعہ کی طرف یہ رائے منسوب ہے کہ ان کے نزدیک "خمر" سمیت تمام نشہ آور اشیاء پاک ہیں، البتہ نشہ کی وجہ سے ان کا صرف پینا حرام ہے۔ جیسا کہ زہر یا خشک نشہ آور اشیاء ہیں کہ ان کا پینا حرام ہے۔(38)

لیکن امام نوویؒ نے اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ شراب یعنی خمر نجس ہے اسی طرح شراب کی نجاست قرآن کی آیت سے بھی ثابت ہے کہ اس میں شراب کو "رجس" قرار دیا ہے اور "رجس" عربی میں نجس کو کہتے ہیں جس کی تفصیل گزر چکی ہے۔ اس پر یہ اشکال ہو سکتا ہے کہ اسی آیت میں شراب کے ساتھ ساتھ "المیسر "یعنی جوا ،"الانصاب" یعنی بت اور "الازلام "یعنی جوئے کے تیر کو بھی رجس کہا گیا ہے لیکن وہ تو نجس نہیں ہیں؟ اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ قرآن کے اصل خطاب میں وہ بھی اس حکم میں شامل ہیں لیکن اجماعِ امت کی وجہ سے وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہوئے اور خمر یعنی شراب اس حکم میں باقی رہا ہے اور اس پر امت کا خیر القرون سے اجماع ہے۔(39)

فائدہ: بعض حضرات نے اس آخری رائے کو لے کر کسی بھی قسم کے ذرائع سے حاصل شدہ الکوحل نجس نہیں اس لیے کسی بھی قسم کے ایتھائل الکوحل کا ہر قسم کا خارجی استعمال جائز ہے۔

لیکن جیسا کہ امام نوویؒ کی عبارت سے واضح ہوا کہ یہ رائے قرآن کی آیت کے خلاف ہے اور امتِ مسلمہ کے اجماع کی وجہ سے سخت مرجوح (Rejected) ہے۔

حصہ دوم
الکحل سے متعلق شرعی احکام
قرآن، سنت اور فقہ اسلامی کی روشنی میں

کیمیائی اعتبار سے الکحل کی بہت ساری قسمیں ہیں، مثلاً

methanol, ethanol, isopropyl alcohol, butanol, butyl alcohol, pentanol, amyl alcohol, cetyl alcohol, ethylene glycol, propylene glycol, glycerol, erythritol, threitol, xylitol, mannitol, sorbitol, volemitol, allyl alcohol, geraniol, propargyl alcohol, inositol, menthol. 40

ان اقسام کو مختلف مقاصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، ان قسموں میں ایک قسم نشہ آور ہے جس کو ایتھائل الکحل یا ایتھانول(Ethyl Alcohol/Ethanol) کہتے ہیں، زیر بحث موضوع میں الکحل سے مراد ایتھائل الکحل ہے جس کے مختلف پہلوؤں سے متعلق شرعی بحث کی جائے گی۔

ایتھائل الکحل یا ایتھانول(Ethyl Alcohol/Ethanol)الکحل کی تعریف:

ایتھائل الکحل (Ethyl Alcohol) ایک نشہ آور کیمیائی مادہ ہے، جو مختلف پھلوں، سبزیوں اور اناج و شکر وغیرہ میں حاصل کیا جا سکتا ہے۔(41)

شرعی نقطہ نظر سے الکحل کے حصول کے ذرائع اور اس کی مختلف اقسام
(Types & Sources of Alcohol)

الکحل کی مختلف قسموں کے حصول کے بہت سارے ذرائع ہیں، شرعی وفقہی احکام کے نقطہ نظر سے اس کو دو قسموں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:
ایک قدرتی ذرائع سے حاصل ہونے والا الکحل، دوسرے مصنوعی ذرائع سے حاصل ہونے والا الکحل۔

پہلی قسم: قدرتی ذرائع سے حاصل ہونے والا ایتھائل الکحل:

ہر اس چیز سے حاصل کی جاسکتی ہے جس میں کاربوہائیڈریٹس پائی جاتی ہوں جو کہ چینی میں تبدیل ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں، جدید تحقیق کے مطابق عمومی طور پر یہ قدرتی ذرائع درجِ ذیل ہیں:

- تمام اناج (Grains) ، مثلاً، مکئی، گندم، جو، چاول وغیرہ
- تمام پھل، مثلاً انگور، کھجور، سیب، گنا وغیرہ
- سبزیاں، مثلاً شلغم، گاجر، چقندر وغیرہ
- درختوں کے چھلکے جن میں نشاستہ (Cellulose) پایا جاتا ہے جو کہ شوگر میں تبدیل ہو سکتا ہے، البتہ اس سے الکحل کے حصول کا عمل (Process) مشکل اور مہنگا ہے۔

اس قسم کو فنی اصطلاح میں عربی میں "الكحول الطبيعية" اور انگریزی میں (Natural Alcohol) کہتے ہیں۔

دوسری قسم: مصنوعی ذرائع سے حاصل شدہ الکحل:

مصنوعی طور پر کیمیاوی عمل کے ذریعے پیٹرول اور دیگر کیمیکلز وغیرہ سے جو الکحل تیار کیا جائے اس کو فنی اصطلاح میں عربی میں "الکحول الصناعیۃ " اور انگریزی میں (Synthetic Alcohol) کہتے ہیں۔ موجودہ دور میں عموماً الکحل دوسرے یعنی مصنوعی طریقہ پر بنایا جاتا ہے۔

الکحل (Alcohol) سے متعلق شرعی احکام

الکحل کی مختلف قسموں کی بہت ساری خصوصیات (Properties) ہیں، تاہم انسانی استعمال سے متعلق الکحل کی دو صفات ایسی ہیں جس سے شریعہ کے احکام متعلق ہیں: ایک اس کا مسکر یعنی نشہ آور (Intoxicant) ہونا، دوسرے اس کا مضر (Harmful) ہونا

ان دو صفات کی وجہ سے الکحل پر شریعہ کے دو حکم لاگو ہوتے ہیں: ایک الکحل کا حرام ہونا، دوسرے الکحل کا نجس وناپاک ہونا۔

1۔ مضر الکحل سے متعلق شرعی احکام:

الکحل کی وہ قسمیں جو نشہ آور نہیں، البتہ انسانی جسم کے لیے مضر ہیں، مثلاً میتھائل الکحل (Methanol/Methyl Alcohol) وغیرہ، کا شرعی حکم درجِ ذیل ہے:

حلت وحرمت: غیر مسکر مضر صحت الکحل کا کسی جائز مقصد یا ضرورت کے لیے اتنی کم مقدار کا استعمال، جس سے ضرر نہ ہو، حرام نہیں۔ البتہ اس کی اتنی مقدار کا استعمال، جس سے ضرر ہو تو وہ ضرر کی وجہ سے حرام ہے۔(42)

طہارت و نجاست: غیر مسکر مضر صحت الکحل تمام فقہی آراء کے مطابق کم مقدار میں ہوں یا زیادہ، نجس وناپاک نہیں۔(43)

خرید و فروخت: خرید و فروخت کی شرعی شرائط کا لحاظ رکھتے ہوئے غیر مسکر مضر صحت الکحل کا کسی جائز مقصد یا ضرورت کے لیے کاروبار اور خرید و فروخت جائز ہے، براہِ راست ناجائز مقصد کے لیے ناجائز ہے۔

2۔ نشہ آور الکحل سے متعلق شرعی احکام:

الکحل کی وہ قسمیں جو نشہ آور ہیں ان پر دیگر نشہ آور اشیاء کی طرح شریعت کے چند بنیادی احکام لاگو ہوتے ہیں:

1۔ حرمت (حرام ہونا): بنیادی طور پر تمام نشہ آور الکحل کا استعمال شرعاً ناجائز ہے، اس کے بارے میں فقہاء کرام نے کافی تفصیل ذکر کی ہے، جو آگے آرہی ہے۔(44)

2۔ نجاست: نشہ آور الکحل کا دوسرا شرعی حکم ان کی نجاست وطہارت کا ہے، اس حکم کے بارے میں بھی فقہاء کرام کی کئی آراء ہیں جس کی تفصیل آگے ذکر ہو گی۔(45)

3۔ خرید و فروخت: نشہ آور الکحل کا تیسرا شرعی حکم ان کی خرید و فروخت کا ہے، پہلے دو احکام کی تشریح میں تفصیل کی وجہ سے اس حکم کے بارے میں بھی فقہاء کرام کی کئی آراء ہیں جس کی تفصیل آگے ذکر ہو گی۔(46)

نشہ آور الکحل کے شرعی احکام سے متعلق مختلف فقہی آراء

اس حوالے سے فقہاء کرام کی دو مشہور رائے ہیں۔ ذیل میں دونوں رائے ذکر کرتے ہیں:

پہلی رائے : نشہ آور الکحل کے شرعی احکام سے متعلق جمہور فقہاء کرام کا موقف:

جمہور فقہاء کرام (امام مالک، امام شافعی، امام احمد اوراحناف میں سے امام محمد بن الحسن رحمہم اللہ) کا موقف یہ ہے کہ تمام مائع یعنی بہنے والی نشہ آور اشیاء(Liquid Intoxicants) ”خمر“ کے مصداق میں داخل ہیں؛لہٰذا جمہور کے نزدیک ایتھائل الکحل سمیت تمام بہنے والی نشہ آور اشیاء پر ”خمر“ کے احکام جاری ہوں گے ، جس کی تفصیل گزر گئی ہے۔

دوسری رائے: نشہ آور الکحل کے شرعی احکام سے متعلق احناف فقہاء کرام کا موقف:

فقہ حنفی (امام ابو حنیفہ اور امام ابویوسفؒ) کے مطابق شرعی احکام کے اعتبار سے بہنے والی نشہ آور اشیاء(Liquid Intoxicants) کی دو قسمیں (Categories) ہیں اس وجہ سے نشہ آور الکحل کی بھی دو قسمیں ہیں جس کی تفصیل درجِ ذیل ہے:

پہلی قسم: انگور اور کھجور سے کشید کیے گئے الکحل کا شرعی حکم:

انگور اور کھجور سے سے کشید کیا گیا الکحل شرعی حکم میں خمر کی طرح ہے اس لیے: لہٰذا جمہور کے نزدیک ایتھائل الکحل سمیت تمام بہنے والی نشہ آور اشیاء پر ”خمر“ کے احکام جاری ہوں گے ، جس کی فقہ حنفی کے حوالے سے تفصیل گزر گئی ہے۔(47)،(48)،(49)

دوسری قسم: انگور اور کھجور کے علاوہ دیگر اشیاء سے بنا الکحل کا شرعی حکم:

فقہ حنفی کے مطابق انگور اور کھجور سے بننے والی چار شرابوں (خمر، طلاء، نقیع التمر، نقیع الذبیب) کے علاوہ دیگر بہنے والی نشہ آور اشیاء(Liquid Intoxicants) مثلاً گنے

کی راب (Molasses)، گندم، جو وغیرہ سے کشید کیے گیے الکحل کے شرعی احکام کا خلاصہ حسبِ ذیل ہے:

حرمت: انگور اور کھجور سے بننے والی چار شرابوں (خمر، طلاء، نقیع التمر، نقیع الذبیب) کے علاوہ دیگر بہنے والی نشہ آور اشیاء سے کشید کیے گیے الکحل کا کسی جائز مقصد یا ضرورت کے لیے اتنی کم مقدار کا استعمال، جس سے نشہ نہ ہو، حرام نہیں۔ البتہ اس کی اتنی مقدار کا استعمال، جس سے نشہ ہو تو وہ نشہ کی وجہ سے حرام ہیں۔(50)

طہارت ونجاست: انگور اور کھجور سے بننے والی چار شرابوں (خمر، طلاء، نقیع التمر، نقیع الذبیب) کے علاوہ دیگر بہنے والی نشہ آور اشیاء سے کشید کیا گیا الکحل نجس نہیں۔(51)

خرید وفروخت: انگور اور کھجور سے بننے والی چار شرابوں (خمر، طلاء، نقیع التمر، نقیع الذبیب) کے علاوہ دیگر بہنے والی نشہ آور اشیاء سے کشید کیے گیے الکحل کا کسی جائز مقصد و ضرورت کے لیے لین دین جائز ہے۔ براہِ راست ناجائز مقصد کے لیے ناجائز ہے۔

فائدہ: ماہرین کے مطابق مختلف نشہ آور مشروبات میں الکحل کی مقدار مختلف ہوتی ہے، ماہرین کے مطابق الکحلک مشروبات میں کل مقدار میں فیصدی تناسب سے اوسطاً بَیر (Beer) میں 4.5 فیصد تک، وائن (Wine) میں 11.6 فیصد تک ، ووڈکا (Vodka) برانڈی میں 37 سے 40 فیصد تک ہوتا ہے۔ البتہ لیبارٹری وغیرہ میں استعمال کے لیے عرق ریزی اور کشید گی کے عمل (Distillation) کے ذریعے اس مقدار کو 95 فیصد تک بھی بڑھایا بھی جاسکتا ہے۔(52)

الکحل (Alcohol) کے شرعی احکام سے متعلق راجح قول:

شرعی اصول ودلائل کی روشنی میں الکحل کے بارے میں ہمارے نزدیک فقہ حنفی (شیخین) کا موقف راجح ہے۔(53)

الکحل (Alcohol) سے متعلق مختلف حلال معیارات کا خلاصہ:

الکحل کے بارے میں عالمی سطح پر رائج ونافذ حلال معیارات کا جائزہ لینے کے بعد اس کا خلاصہ درجِ ذیل ہے:

پاکستان حلال اسٹینڈرڈ ((PS:3733-2016(R)) کی بنیاد فقہ حنفی کی رائے پر ہے، جس میں اس بات کی تصریح ہے کہ انگور اور کھجور سے کشید کیا گیا الکحل نجس اور حرام ہے۔ دیگر مشروبات بشرطِ نشہ حرام ہیں۔(54)

متحدہ عرب امارات کے کاسمیٹکس کے حلال معیار میں الکحل کو مطلقاً حرام قرار دیا گیا ہے۔(55)

اسی طرح متحدہ عرب امارات کے کھانے پینے کے حلال معیار میں بھی الکحل کو مطلقاً حرام قرار دیا گیا ہے۔(56)

ملائیشیا کے کھانے پینے کے فوڈ ایڈیٹیوز (Food Additives) میں الکحل کو مطلقاً حرام قرار دیا گیا ہے۔(57)

اسی طرح ملائیشیا کے ادویات کے حلال معیار میں الکحل کو مطلقاً حرام و نجس قرار دیا گیا ہے، چناں چہ اس معیار کے مطابق حلال ادویات (Halal Pharmaceutical) وہ ہیں جو ہر طرح کے نجس و نشہ آور مواد سے پاک ہوں۔(58)

پھر اسی معیار میں نجس کی تعریف و تفصیل میں خمر کو شمار کیا گیا ہے۔ اور خمر میں تمام نشہ آور اشیاء کو شامل کیا ہے۔(59)

ان معیارات سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی بھی ذریعے سے حاصل شدہ الکحل نجس ہے، جس کا خارجی یا داخلی کسی بھی قسم کا استعمال درست نہیں، جو فقہ شافعی کے اصل مذہب کے عین مطابق ہے۔ نیز ملائیشیا کے مذکورہ بالا دو معیارات سے یہ بھی معلوم ہوتا

ہے کہ ان معیارات کے مطابق تغذی (Food & Beverages) اور تداوی (Pharma) کے معیارات میں کوئی الکحل کے حوالے سے کوئی فرق نہیں۔

لیکن ملائیشیا کے اسی معیار میں مصنوعی اشیاء سے حاصل شدہ الکحل (Synthetic Alcohol) کی اجازت دی گئی ہے۔(60)

اسی طرح ملائیشیا کے معیار "حلال کے اصول، تعریفات اور اصطلاحات کی تشریح کا معیار" (MS 2393: 2013) میں الکحل کے بار میں تفصیل ہے۔ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قدرتی اشیاء سے حاصل شدہ الکحل (Natural Alcohol) اور مصنوعی اشیاء سے حاصل شدہ الکحل (Synthetic Alcohol) میں فرق ہے، اور نجاست کے حکم میں دونوں مختلف ہیں۔(61)

جس میں صاف واضح ہوتا ہے کہ وائن کا نام لکھ کر اس کی نجاست و تطہیر کی بات کی گئی ہے لیکن مطلقاً الکحل کی بات نہیں ہوئی ہے۔

اس کے بعد سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان معیارات مذکور "خمر"، "الکحلک بیوریجز" اور "سینتھیٹک الکحل" میں کیا فرق ہے؟

اس کا جواب ملائشیا کے معیار (MS 2393: 2013) سے مفہوم ہوتا ہے کہ تخمیر کے نتیجے میں جتنی بھی نشہ آور چیزیں ہیں ان کو خمر اور نجس شمار کیا گیا ہے، لیکن سینتھیٹک الکحل کو وائن اور نجاست سے بظاہر الگ رکھا گیا ہے، جو کہ بظاہر فقہ حنفی کے موقف کے مطابق ہے۔(62)

اسی طرح ملائیشیا کے "پینے کے پانی کے حلال معیار" (MS 2594-2015) میں شق نمبر 5.3 میں فرماتے ہیں کہ حلال کیمیکلز کے ذرائع کے لیے ضروری ہے کہ وہ نجس نہ

ہوں، جبکہ شق نمبر 5.6 اور 5.8 میں فرماتے ہیں کہ حلال کیمیکلز کے ذرائع کے لیے ضروری ہے کہ وہ نجس کے ساتھ نہ تلوث بھی نہ رکھتے ہوں، (متنجس نہ ہوں)۔

جبکہ شق نمبر 5.7 میں فرماتے ہیں کہ نشہ آور مشروبات (خمر) کے علاوہ دیگر ذرائع سے حاصل شدہ الکحل پینے کے پانی کے لیے حلال کیمیکلز کے بنانے کے لیے استعمال کرنا جائز ہے۔ اس سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ نشہ آور مشروبات (خمر) کے علاوہ دیگر ذرائع سے حاصل شدہ الکحل نجس نہیں، جبکہ یہی موقف بعینہ فقہ حنفی کے مطابق ہے۔(63)

اسی طرح ملائیشیا کے کاسمیٹکس کے حلال معیار (MS 2200: PART 1:2008) میں فقہ حنفی کی طرح صرف خمر اصلی سے حاصل شدہ الکحل کو ممنوعہ قرار دیا گیا ہے۔(64)

لیکن اس میں سوال یہ ہے کہ اسی ملائشین اسٹینڈرڈ میں شرعی قانون (Sharia Law) فقہ شافعی کو معیار قرار دیا گیا ہے۔(65)

جبکہ فقہ شافعی کے مطابق ہر قسم کی نشہ آور چیزیں خمر کی تعریف میں داخل ہیں۔ جیسا کہ اوپر تفصیل سے گزر گیا۔ اس لحاظ سے ہر قسم کا الکحل نجس ہونا چاہیے اور اس کا بیرونی استعمال نجاست کی وجہ سے ناجائز ہونا چاہیے۔ اس لیے سوال یہ ہے کہ ملائشیا نے خمر اصلی کے علاوہ دیگر الکحل کے خارجی استعمال کی اجازت کیوں دے دی؟

اس کا جواب شاید یہ ہو کہ جب نشہ آور مشروبات کے علاوہ الکحل کا استعمال ہوتا ہے وہ انتہائی کم مقدار میں غیر نشہ آور مقاصد کے لیے ہوتا ہے جس میں شرعی اصولوں القلیل کالمعدوم اور عموم بلوٰی کے تحت اجازت دی جاتی ہے۔ واللہ اعلم

تھائی لینڈ کے حلال معیار THS 1435-1-2557 الکحل پر مشتمل ہر قسم کے مواد کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ تھائی لینڈ کے مسلمانوں کی اکثریت چونکہ فقہ شافعی کی تقلید کرتی ہے اس لیے الکحل پر مشتمل ہر قسم کے مواد کو حرام قرار دیا گیا ہے۔(66)

فائدہ: ہمارے نزدیک احناف کی رائے راجح ہے:

نشہ آور اشیاء اور ان سے حاصل شدہ الکحل سے متعلق مجموعی طور پر قرآن، سنت اور فقہ اسلامی کے دلائل کو سامنے رکھ قوتِ استدلال اور استنباط کی روشنی میں ہمارے نزدیک فقہ حنفی کی رائے راجح ہے، جس کے مطابق پاکستان کا حلال اسٹینڈرڈ مرتب یا گیا ہے اور جو اس وقت حلال انڈسٹری کے لیے سب سے سے زیادہ موزوں و مناسب ہے۔ کیوں کہ جمہور کے قول یا امام ابنِ تیمیہ کے قول پر مسلمانوں کے لیے ناقابلِ برداشت حرج اور مشقت و تکلیف ہے اور امت کو بلا وجہ شرعی حرج میں مبتلا کرنا شریعت کے اصولوں کے خلاف ہے۔

فائدہ: سرکہ بننے کے بعد اس میں الکحل کی مقدار کتنے فیصد باقی رہتی ہے؟

الکحلک مشروبات سے سرکہ بنتے وقت ایسیٹک ایسیڈ (acetic acid) کا بیکٹیریا الکحل کو ایسیٹک ایسیڈ میں تبدیل کرتا ہے، بعد میں ایک مرحلہ ایسا بھی آتا ہے کہ ایسیٹک ایسیڈ کا بیکٹیریا مزید عمل نہیں کر سکتا اور نتیجۃً کچھ مقدار الکحل کی رہ جاتی ہے۔ ماہرین کے مطابق 0.5 سے لے کر 2 یا 5 فیصد تک الکحل کے باقی رہنے کا امکان ہوتا ہے۔

الکحل کے علاوہ FDA کے معیار کے مطابق سرکہ میں کل مقدار کا 4 فیصد ایسیٹک ایسیڈ (acetic acid) کا ہونا ضروری ہے، مثلاً 100 ملی لیٹر میں 4 گرام کا acetic acid ہونا ضروری ہے۔(67)

انڈسٹری وائز الکحل (Alcohol) کے استعمال کا شرعی حکم

واضح رہے کہ سائنس و ٹیکنالوجی کی ترقی کی بدولت موجودہ دور میں بے شمار چیزوں بے شمار مقاصد کے لیے الکحل کا استعمال ہوتا ہے، ذیل میں چند انڈسٹریز کا بطورِ مثال ذکر

کرتے ہیں، باقی انڈسٹریز میں الکحل کے استعمال کے شرعی حکم کے لیے کسی مستند شرعی تحقیقاتی ماہرین یا ادارے سے رجوع کرے۔

فوڈ انڈسٹری میں الکحل کے استعمال کا شرعی حکم

- انگور اور کھجور سے حاصل شدہ ایتھائل الکحل کا استعمال فوڈ انڈسٹری کی مصنوعات میں کسی بھی مقدار میں جائز نہیں۔
- انگور اور کھجور کے علاوہ دیگر ذرائع سے حاصل شدہ ایتھائل الکحل کا استعمال فوڈ انڈسٹری کی مصنوعات میں اتنی مقدار میں جائز ہے، جس سے نشہ نہ ہوتا ہو۔
- انگور اور کھجور کے علاوہ دیگر ذرائع سے حاصل شدہ ایتھائل الکحل کا استعمال فوڈ انڈسٹری کی مصنوعات میں اتنی مقدار میں جائز نہیں، جس سے نشہ ہوتا ہو، یا نشہ ہونے کا امکان ہو۔

کھانے پینے کی مصنوعات میں استعمال ہونے والے کیمیکل اور فلیور انڈسٹری میں الکحل کے استعمال کا شرعی حکم (Food Grade Chemicals & Flavors)

- انگور اور کھجور سے حاصل شدہ ایتھائل الکحل کا استعمال کھانے پینے کی اشیاء میں استعمال ہونے والے کیمیکل اور فلیور انڈسٹری کی میں کسی بھی مقدار میں جائز نہیں۔
- انگور اور کھجور کے علاوہ دیگر ذرائع سے حاصل شدہ ایتھائل الکحل کا استعمال کھانے پینے کی اشیاء میں استعمال ہونے والے کیمیکل اور فلیور انڈسٹری کی مصنوعات میں اتنی مقدار میں جائز ہے، جس سے نشہ نہ ہوتا ہو۔
- انگور اور کھجور کے علاوہ دیگر ذرائع سے حاصل شدہ ایتھائل الکحل کا استعمال کھانے پینے کی اشیاء میں استعمال ہونے والے کیمیکل اور فلیور انڈسٹری کی مصنوعات

(Food Grade Chemicals & Flavors) اتنی مقدار میں جائز نہیں، جس سے نشہ ہوتا ہو، یا نشہ ہونے کا امکان ہو۔

مشروبات کی انڈسٹری میں الکحل کے استعمال کا شرعی حکم

- جن مشروبات کا مقصد ہی نشہ حاصل کرنا ہو (Alcoholic beverages) ان میں کسی بھی ذریعے سے حاصل شدہ ایتھائل الکحل کا استعمال کسی بھی مقدار میں جائز نہیں۔ اور نہ ہی ایسی مصنوعات کا استعمال جائز ہے۔
- جن مشروبات کا مقصد نشہ کا حصول نہیں (Non-Alcoholic beverages) ان میں انگور اور کھجور کے علاوہ دیگر ذرائع سے حاصل شدہ ایتھائل الکحل کا استعمال اتنی مقدار میں جائز ہے، جس سے نشہ نہ ہوتا ہو۔
- جن مشروبات کا مقصد نشہ کا حصول نہیں (Non-Alcoholic beverages) ان میں انگور اور کھجور کے علاوہ دیگر ذرائع سے حاصل شدہ ایتھائل الکحل کا استعمال اتنی مقدار میں جائز نہیں، جس سے نشہ ہوتا ہو۔ یا نشہ ہونے کا امکان ہو۔
- اور نہ ہی ایسی مصنوعات کا استعمال جائز ہے۔

فارما انڈسٹری میں الکحل کے استعمال کا شرعی حکم

- فارما انڈسٹری میں انگور اور کھجور سے حاصل شدہ ایتھائل الکحل کا ستعمال حرام ہے، اس پر تداوی بالحرام کے شرعی احکام و شرائط جاری ہوں گے۔
- فارما انڈسٹری میں انگور اور کھجور کے علاوہ دیگر ذرائع سے حاصل شدہ ایتھائل الکحل کا استعمال بوقتِ ضرورت بقدرِ ضرورت جائز ہے۔

سنگھار اور ذاتی استعمال کی صنعت (Cosmetics & Personal care Products Industry) میں الکحل کے استعمال کا شرعی حکم

- انگور اور کھجور سے حاصل شدہ ایتھائل الکحل کا استعمال کاسمیٹکس اور پرسنل کیئر پراڈکٹس انڈسٹری کی مصنوعات میں جائز نہیں۔
- انگور اور کھجور کے علاوہ دیگر ذرائع سے حاصل شدہ ایتھائل الکحل کا استعمال سنگھار اور ذاتی استعمال کی صنعت (Cosmetics & Personal care Products Industry) کی خارجی استعمال کی مصنوعات میں جائز ہے۔ مثلاً ٹوتھ پیسٹ، خوشبویات ، ہاتھ صاف کرنے کی چیزیں (Hand Sanitizers) وغیرہ ذاتی استعمال کی دیگر اشیاء وغیرہ۔
- کاسمیٹکس انڈسٹری کی ایسی مصنوعات جس کے خارجی استعمال سے بھی ممکنہ طور پر نشہ ہو سکتا ہو، ان میں انگور اور کھجور کے علاوہ دیگر ذرائع سے حاصل شدہ ایتھائل الکحل کا استعمال جائز نہیں ہو گا۔

صفائی ستھرائی کا سامان (Cleaning Products) ، رنگ وروغن (Paints Varnishes)اور(Air Freshener)وغیرہ کی صنعت میں الکحل کے استعمال کا شرعی حکم

- انگور اور کھجور سے حاصل شدہ ایتھائل الکحل کا استعمال، صفائی ستھرائی کا سامان، رنگ وروغن اور(Air Freshener)وغیرہ کی مصنوعات میں جائز نہیں۔
- انگور اور کھجور کے علاوہ دیگر ذرائع سے حاصل شدہ ایتھائل الکحل کا استعمال، صفائی ستھرائی کا سامان(Cleaning Products)، رنگ وروغن اور (Air Freshener) وغیرہ کی مصنوعات میں جائز ہے۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

ضمیمہ

پکی شراب کا بیان

فقہ اسلامی اور جدید سائنس کی روشنی میں

پکی شراب کے بارے جدید سائنس کے ماہرین کی آراء:

کسی بھی میٹھی چیز کو الکوحل میں تبدیل کرنے والی چیز ایک پھپوندی ہے جس کو عام زبان میں خمیر (Yeast) کہتے ہیں، خمیر وہاں کام کر سکتا ہے جہاں میٹھاس یعنی چینی ایک خاص تناسب میں موجود ہو، لیکن اگر چینی کی مقدار اس مطلوبہ تناسب سے بڑھ جائے تو وہاں خمیر کام نہیں کر سکتا۔(68)

یہ بات سب کو معلوم ہے کہ کسی بھی ایسی سیال مائع چیز کو اگر زیادہ دیر تک پکایا جائے جس میں مٹھاس یعنی چینی (قدرتی، یا ملائی گئ) ہو تو اس میں سے پانی بخارات بن کر اڑ جاتا ہے اور فیصدی تناسب سے اس مادے کے اندر چینی کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے اس مادے کے اندر میٹھاس (Sugar/Carbohydrates) کو الکوحل میں تبدیل کرنے والا خمیر (Yeast) کام نہیں کر سکتا۔ جس کے نتیجے میں تخمیر (Fermentation) نہیں ہوتی۔ تخمیر نہیں ہوتی تو نشہ پیدا نہیں ہوتا، جس کی واضح مثال شہد یا چینی سے بنایا گیا شیرہ ہے۔

چناں چہ شہد سال ہا سال تک پڑا ہوتا ہے لیکن وہ نہ تو خراب ہوتا ہے اور نہ ہی اس کے اندر نشہ آتا ہے، حالانکہ اس میں چینی موجود ہوتی ہے، جو تخمیر (Ethanol fermentation) کی بنیادی ضرورت ہے۔

ماہرین کے مطابق 100 گرام شہد میں 82.1 گرام شوگر ہوتی ہے، جس میں 60 سے 70 فیصد خالص شوگر 17 فیصد پانی اور باقی شوگر کے ذیلی اجزاء ہوتے ہیں۔(69) لیکن چینی کی اتنی بڑی مقدار کی وجہ سے اس میں خمیر (Yeast) کام نہیں کر سکتا جو اس کو الکحل میں تبدیل کر سکے۔(70)

لہٰذا شہد میں براہ راست خمیر کی افزائش نہیں ہو سکتی، بلکہ اس سے شراب بنانے کے لیے ضروری ہے کہ اس کے اندر پانی ڈال کر پتلا (dilute) کر کے تخمیر کے قابل بنایا جائے۔

چینی (Sugar) کی وہ کون سی مقدار ہے، جس میں خمیر (Yeast) کام نہیں کر سکتا:

اس حوالے سے بندہ نے پاکستان میں مختلف ماہرین سے رابطہ کیا، نیز ساؤتھ افریقن نیشنل حلال اتھارٹی (S.A.N.H.A) کے ماہرین کے ساتھ بھی رابطہ کیا تو ان کی تین مختلف آراء سامنے آئی، جس کا خلاصہ درجِ ذیل ہے:

پہلی رائے:

بعض ماہرین کی رائے ہے کہ اگر کسی مشروب کے اندر 12 فیصد سے زیادہ چینی (Sugar) ہو تو اس میں عام خمیر کام نہیں کرتا، البتہ شراب بنانے والی کچھ خاص کمپنیوں کے پاس ایسا خمیر (Yeast) موجود ہے جو 14 فیصد تک چینی پر کام کر سکتا ہے۔ ان کے بقول اس سے زیادہ چینی (Sugar) پر کوئی بھی خمیر (Yeast) کام نہیں کر سکتا اور اس کے اندر تخمیر نہیں ہوتی اور نہ اس کے اندر نشہ پیدا سکتا ہے۔(71)۔ ان ماہرین کے مطابق اگر پکانے کے بعد انگور کے رس میں چینی کی مقدار زیادہ ہو کر شیرہ بن جائے تو اس

میں نشہ پیدا کرنے یعنی تخمیر (Ethanol fermentation) کے لیے ضروری ہے کہ اس میں پانی ملا کر پتلا کرنے (dilution) کا عمل کر کے چینی کی مقدار کو واپس 14 فیصد پر لایا جائے جس کے بعد اس میں نشہ پیدا کیا جا سکتا ہے، ورنہ شوگر کی 14 فیصد سے زیادہ مقدار کی صورت میں نہ تو خمیر کام کرتا ہے اور نہ ہی اس میں ایتھانول یعنی نشے کی پیدائش ممکن ہے۔

دوسری رائے:

بعض ماہرین کے مطابق 27 فیصد شوگر تک تخمیر (Alcoholic/Ethanol fermentation) ممکن ہے، اس سے زیادہ میں تخمیر نہیں ہو گی۔(72)

تیسری رائے:

بعض ماہرین کے مطابق اس سے زیادہ مقدار میں بھی میں خمیر کام کر سکتا ہے، اور نشہ پیدا ہونے کا امکان ہے، ان کے مطابق جب تک شہد کے سطح کی شوگر نہ ہو اس میں تخمیر ممکن ہے، اور الکوحل پیدا ہو سکتا ہے، البتہ زیادہ شوگر کی وجہ سے اس میں خمیر (Yeast) کے عمل کی رفتار آہستہ ہوتی ہے اس لیے اس میں الکحل اور نشے کی مقدار و کیفیت میں بھی فرق ہو گا۔(73)

انگور کے رس (Juice) میں شوگر کی فیصدی مقدار اور تخمیر (Alcoholic fermentation) کا امکان:

انگور کے رس (Juice) میں ماہرین کے مطابق 14 فیصد تک شوگر ہوتی ہے (74)، لہٰذا اگر 100 گرام جوس ہے تو اس میں 14 گرام یعنی 14 فیصد شوگر ہوتی ہے، اگر اس رس کو آگ پر پکانے یا کسی بھی دوسرے عملِ تبخیر (Evaporation) کے اس کے دو

ثلث(two-third, 2/3) یا اس سے کچھ کم مقدار کو بخارات کی صورت میں اڑا کر ختم (Evaporate) کیا جائے تو بقایا مادے میں شوگر کی مقدار تقریباً تین گنا زیادہ ہو جائے گی جو کہ کل مقدار کا تقریباً 42 فیصد بنے گی اب سوال یہ ہے کہ انگور کا رس ابالنے کے بعد 42 فیصد پر خمیر (Yeast) کام کر سکتا ہے یا نہیں؟

پہلی دو رائے کے مطابق اس میں خمیر (Yeast) کام نہیں کر سکتا، لہٰذا اس مادے میں الکحل اور نشہ پیدا نہیں ہو گا جب کہ آخری رائے کی روشنی میں الکحل اور نشہ پیدا ہونے کا امکان ہے اگرچہ اس کی رفتار و مقدار کم ہو سکتی ہے۔

فقہ اسلامی کی روشنی میں پکنے کے بعد بننے والی شرابوں کا جائزہ:

واضح رہے کہ احناف کے نزدیک خمر اصلی (شراب) کے لیے ضروری ہے کہ وہ انگور کا کچا جوس ہو، اور اس کو پکائے یا کوئی چیز ملائے بغیر تیزی، جوش (بلبلے)، جھاگ اور نشہ پیدا ہو جائے۔ لیکن اگر انگور کے رس کو پکایا گیا تو احناف کے نزدیک وہ خمرِ اصلی کے حکم سے نکل جاتا ہے، اب یہ مطلقاً (Absolutely) حرام نہیں، بلکہ اس کے حرام ہونے کے لیے ضروری ہے کہ اس کے اندر نشہ پیدا ہو۔

مختلف چیزوں کو پکا کر ان سے مختلف قسم کی شرابیں بنائی جا سکتی ہیں، جن کی تفصیل فنی اور فقہی کتب میں مذکور ہیں، فقہ اسلامی میں انگور، کھجور، شہد، انجیر وغیرہ ذرائع سے پکی شرابوں کا ذکر تفصیل سے کیا گیا ہے، تاہم یہ بات سب میں مشترک ہے کہ پکی ہوئی شراب کے حرام ہونے کے لیے شرعی شرائط سب کے لیے ایک جیسی ہیں۔

لہٰذا ان تمام کی تفصیلات میں جانے کے بجائے انگور سے حاصل ہونے والی پکی شراب کے ذکر پر اکتفاء کرتے ہیں، جس کو عربی اور فقہ اسلامی کی اصطلاح میں "طلاء" کہتے ہیں۔ ذیل میں طلاء یعنی انگور کی پکی شراب کا فنی اور فقہی جائزہ ذکر کرتے ہیں۔

انگور سے بننے والی پکی شراب (طلاء) کا بیان:

"طلاء" کا لغوی مفہوم:

انگور کے رس کو کسی بھی صورت میں جب پکایا جائے تو اس کو عربی لغت میں طلاء کہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ انگور کے رس میں جب تک نشہ پیدا نہ ہو، محض پکنے سے حرام نہیں ہوتا، اسی وجہ سے احادیث اور فقہ کی کتابوں میں بعض جگہ حلال مشروب اور بعض جگہ حرام شراب دونوں کے لیے مشترکہ طور پر طلاء کا ذکر کیا گیا ہے۔

چناں چہ فقہ اسلامی کی کتابوں میں انگور کے پکے ہوئے رس کے لیے مختلف نام استعمال کیے گئے ہیں، مثلاً:

1. جب انگور کے رس کو تھوڑا سا پکایا جائے تو اس کو "باذق کہتے ہیں،
2. اتنا پکایا جائے کہ آدھا بخارات بن کی اڑ جائے تو اس کو "مُنَصَف" کہتے ہیں،
3. اتنا پکایا جائے کہ ایک تہائی مکمل اڑ جائے تو اس کو "مثلث" کہتے ہیں،
4. پکانے کے بعد دوبارہ اس کے اندر پانی ڈال کر پتلا (dilute) کیا جائے تو اس کا جمہوری کہتے ہیں۔

جبکہ ان سب کو مشترکہ طور پر "طلاء" بھی کہا گیا ہے ان سب کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

چناں چہ اسی مفہوم میں صحیح بخاری میں طلاء کے حلال ہونے اور صحابہ کرام سے اس کے استعمال کا ذکر منقول ہے۔(75)

علامہ شرنبلالی فرماتے ہیں کہ طلاء محض نام اور لفظ میں بہت ساری چیزوں کو کہتے ہیں، مثلاً اس کا اطلاق انگور کے ہر قسم کے پکے ہوئے رس کو کہتے ہیں، چاہے وہ دو ثلث سے کم اڑا ہو، آدھا اڑا ہو، یا مکمل دو ثلث اڑا ہو۔(76)

"طلاء" کی اصطلاحی تعریف:

فقہ حنفی میں طلاء کی دو اصطلاحی تعریفیں مذکور ہیں۔

پہلی تعریف:

پہلی تعریف کے مطابق طلاء سے مراد انگور کا رس ہے جب اس کو اتنا پکایا جائے یا دھوپ وغیرہ کے ذریعے اتنا گرم کیا جائے، کہ اس کے مکمل دو ثلث مقدار بخارات بن کر ختم ہو جائے، (اور ٹھنڈا ہونے کے بعد) اس میں ابال (بلبلے) پیدا ہو، اس کے ذائقے میں تیزی (شدت) آجائے، جھاگ چھوڑنے لگے اور اس میں نشہ پیدا ہو جائے۔

یہ تعریف صاحبِ محیط برہانی، صاحبِ تحفۃ الفقہاء، صاحبِ ینابیع سے منقول ہے تاہم اس تعریف کو محققین احناف علماء نے مرجوح قرار دیا ہے۔ فقہی عبارات کی تفصیل اور ان پر تبصرہ آگے رہا ہے۔

صاحبِ جوہرہ علامہ ابو بکر حدادیؒ (متوفی: 800ھ) فرماتے ہیں کہ شرابوں کی آٹھ قسمیں ہیں:

1. خمر (انگور کی کچی شراب)
2. سکر (کھجور کی کچی شراب)
3. نقیع الزبیب، (کشمش کی کچی شراب)
4. نبیذ التمر (چھواروں کی کچی شراب)
5. فضیح (کھجور کی شراب)
6. باذق (انگور کی پکی شراب، جب اس کا دو تہائی سے کم پکتے ہوئے اڑ جائے)
7. طلاء (انگور کی پکی شراب، جب اس کا دو تہائی ابالنے کے نتیجے میں اڑ جائے)

8. جمہوری (طلاء میں جب دوبارہ اتنا ہی پانی ملایا جائے جتنا پہلے اڑ گیا تھا، پھر اس کو دوبارہ تھوڑا سا پکا کر چھوڑ دیا جائے اور اس میں نشہ پیدا ہو)۔

ان تمام اقسام کے اندر تین صفات مشترک ہیں ایک یہ کہ اس کے ذائقے میں شدت یعنی تیزی آجائے، اس میں بلبلے (جوش) اور جھاگ پیدا ہو جائے۔(77)

علامہ علاء الدین سمرقندیؒ (متوفیٰ: 540ھ) فرماتے ہیں کہ نشہ آور مشروبات کے آٹھ نام ہیں، خمر، سکر، نقیع الذبیب، نبیذ التمر، فضیح، باذق، طلاء (جس کو مثلث، یعنی دو ثلث (two-third) پکایا ہوا کہتے ہیں) اور جمہوری۔(78)

باذق کی تعریف میں فرماتے ہیں کہ یہ وہ شراب ہے جس میں انگور کے رس کو تھوڑا سا پکایا جائے یہاں تک کہ اس کے دو تہائی سے کم مقدار اڑ جائے، چاہے یہ اڑنے والی مقدار ایک تہائی سے کم ہو یا آدھی مقدار سے کم ہو یا اس کو تھوڑا سا پکایا جائے (اور کوئی معتد بہ مقدار اڑ کر کم نہ ہو) جس کے بعد اس میں نشہ پیدا ہو۔(79)

نوٹ: باذق کی اس تعریف سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حرمت کے حکم کا اصل مدار اس پر نہیں ہے کہ انگور کا رس کتنا پک کر اڑ گیا اور کتنا باقی رہا، بلکہ اصل مدار و اعتبار اس کو ہے کہ وہ باقی رہنے والے مادے کی مقدار و کیفیت ایسی ہونی چاہئے کہ اس میں نشہ پیدا ہونے کا امکان ہو۔ اور نشہ پیدا ہونے کا امکان تب ہو گا جب اس میں تخمیر ممکن ہو اور تخمیر تب ممکن ہے جب خمیر کام کر سکے۔

اب ظاہر کہ یہ بات ماہرین ہی بتا سکتے ہیں کہ وہ کونسی مقدار ہے کہ جس میں خمیر کام کر سکتا ہے اور اس کے اندر الکحلک فرمنٹیشن ممکن ہے۔

طلاء کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ دو تہائی اڑ کر ایک تہائی باقی رہنے والی شراب کا نام ہے۔ اور یہ وہ شراب ہے جس میں انگور کے رس کو اتنا پکایا جائے کہ اس کے دو ثلث

(two-third) اڑ جائے اور ایک ثلث (one-third) باقی رہ جائے اور اس میں نشہ پیدا ہو جائے۔(80)

نوٹ: طلاء کی اس تعریف میں دو ثلث (two-third) کا اڑنا اور ایک ثلث (one-third) کا باقی رہنا اور اس کے بعد اس میں نشہ پیدا ہونا، تین چیزوں کا مدار بنایا ہے۔

جمہوری نام کی شراب طلاء ہی ہے جس میں دوبارہ پتلا کرنے کے لیے اتنا پانی ملایا جائے کہ وہ اصل مقدار پر آجائے اور اس کے بعد اس کو تھوڑا سا پکایا جائے اور اس میں نشہ پیدا ہو جائے۔(81)

نوٹ: جمہوری نام کی شراب کی اس تعریف سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ طلاء کے گاڑھے شیرے کے اندر پانی ڈال کر پتلا (dilute) کیا جائے اور اس پانی کو اپنی اصل مقدار پر لایا جائے اور جس کے نتیجے میں فیصدی تناسب سے چینی کی مقدار کم ہو جائے، اس کے بعد اس کو ہلکا سا پکایا جائے، جس کے بعد اس میں تخمیر ہو کر نشہ پیدا ہو گا۔

بندہ کے خیال میں علامہ سمرقندی کی اس عبارت میں بالکل وہی بات بیان کی گئی ہے جو ماہرین کی پہلی رائے کے عنوان سے گزر چکی ہے اور اس عبارت سے ماہرین کی اس رائے کی تصدیق ہوتی ہے۔

نوٹ: علامہ سمرقندیؒ کی طرف سے طلاء اور کھجور و کشمش کی تھوڑی سی پکی ہوئی شراب کے اس شرعی حکم سے معلوم ہوا کہ شرعی نقطہ نظر سے ان شرابوں کی حقیقت وماہیت کا اصل مدار اور حرام ہونے کے شرعی حکم کا اصل اعتبار اس پر نہیں کہ انگور یا کھجور کا رس کتنا پک کر اڑ گیا اور کتنا باقی رہا، بلکہ اصل مدار اس پر ہے کہ انگور اور کھجور کے رس کو نشے کے مقصد کے لیے کچا استعمال کرنے کے بجائے اس کو پکایا جائے جو در حقیقت

ماہرین کے مطابق حفاظت (Safety) کے لیے ہوتا ہے۔ کیونکہ پکی شراب کے بجائے کچی شراب زیادہ مضر ہوتی ہے۔

اس تفصیل کی رو سے فقہ اسلامی میں مذکور طلاء وغیرہ پکی شرابوں کی تعریفات اور جدید سائنس کے ماہرین کی آراء میں کوئی تضاد یا ابہام باقی نہیں رہتا، بلکہ نتیجتاً دونوں ایک ہی نکتے پر متفق ہیں کہ پکی شراب وہ ہے جس میں نشہ ہو، اب فقہ اسلامی نے پکانے کا انتہائی عمل (دو تہائی سے کم یا مکمل دو تہائی) اور شرعی حکم بتادیا، لیکن فنی باریکیوں کو بیان نہیں کیا کہ وہ کونسا مرحلہ یا شوگر کی وہ کتنی مقدار ہے جس میں نشہ پیدا ہونے کا امکان ہے، بلکہ یہ بات عملی تجربے اور ماہرینِ فن پر چھوڑ دی۔ واللہ اعلم

دوسری تعریف:

دوسری تعریف کے مطابق طلاء سے مراد انگور کا رس ہے جب اس کو اتنا پکایا جائے یا دھوپ وغیرہ کے ذریعے اتنا گرم کیا جائے، کہ اس کے کل مقدار کے دو ثلث (two-third) یعنی دو تہائی سے کم مقدار بخارات بن کر ختم ہو جائے، (اور ٹھنڈا ہونے کے بعد) اس میں ابال (بلبلے) پیدا ہو، اس کے ذائقے میں تیزی (شدت) آجائے، جھاگ چھوڑنے لگے اور اس میں نشہ پیدا ہو جائے۔

علامہ کاسانیؒ طلاء کی تعریف میں فرماتے ہیں کہ طلاء انگور کے پکے ہوئے رس کو کہتے ہیں جب اس کے دو ثلث (two-third) سے کم اڑ جائے اور اس میں نشہ پیدا ہو جائے اور یہ (طلاء) باذق اور منصف کے تحت آتی ہے، اس لیے کہ باذق انگور کا وہ رس ہے جس کو ہلکا سا پکایا جائے اور منصف وہ ہے کہ جس میں انگور کا رس اتنا پکایا جائے کہ اس کا آدھا پک کر اڑ جائے اور آدھا باقی رہے، اور بعض کے مطابق طلاء وہ ہے جس میں انگور کے رس کے پورے دو تہائی اڑ جائے اور اس میں نشہ پیدا ہو۔ اور جمہوری وہ مثلث (پکانے کے بعد

ایک تہائی باقی ماندہ) انگور کا رس ہے کہ جس میں جتنا پانی (دو تہائی جو) اڑ گیا تھا اتنا پانی دوبارہ ملایا جائے اور اس کے بعد تھوڑا سا پکایا جائے، جس میں نشہ پیدا ہو۔(82)

نوٹ: علامہ کاسانی کا طلاء کو باذق اور منصف کے تحت داخل کرنا اور پھر جمہوری میں پانی ملانے کا عمل بتانا یہ سب اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حرمت کا اصل مدار اس پر نہیں کہ انگور کا رس مجموعی مقدار میں پک کر کتنا اڑا اور کتنا باقی رہا، بلکہ اصل مدار اس پر ہے کہ پکنے کے بعد اس کو نشے کے لیے استعمال کیا جائے چاہے یہ نشہ باقی پکے رس میں خود بخود پیدا ہو اور چاہے اس میں پانی ملا کر اس قابل بنایا گیا ہو کہ اس میں نشہ پیدا ہو سکے۔

صاحبِ ھدایہ علامہ مرغینانیؒ طلاء کی تعریف میں فرماتے ہیں کہ انگور کا رس جب پکایا جائے یہاں تک کہ اس کے دو ثلث(two-third) سے کم مقدار اڑ جائے۔(83)

علامہ عبداللہ موصلی حنفی(متوفیٰ:638ھ)طلاء کی تعریف میں فرماتے ہیں کہ جب اس کا دو ثلث سے کم مقدار اڑ کر ختم ہو جائے تو وہ طلاء ہے اور اگر نصف اڑ گیا تو وہ منصف ہے۔ اور اگر تھوڑا سا پک گیا تو وہ باذق ہے اور یہ سب اس وقت حرام ہیں جب ان میں جوش، بلبلے، شدت، تیزی، جھاگ اور نشہ پیدا ہو جائے۔۔(84)

صاحب کنزالدقائق نے بالکل یہی بات فرمائی ہے۔(85)

علامہ زیلعی متوفیٰ743ھ فرماتے ہیں کہ طلاء کہ یہی تعریف درست ہے جس میں دو ثلث سے کم مقدار کم کے اڑ کر ختم ہونے کا ذکر ہے اور اسی کو باذق بھی کہا جاتا ہے چاہے بخارات بن کر اڑنے والی مقدار کم ہو یا زیادہ، جب تک مکمل دو ثلث نہیں وہ طلاء ہی ہے۔ اور یہ سب جوش، تیزی جھاگ چھوڑنے اور نشہ کی شرط کے ساتھ حرام ہیں۔(86)

مکمل دو ثلث ختم ہو کر باقی رہنے والے مثلث کے بارے میں علامہ زیلعیؒ فرماتے ہیں کہ وہ حلال ہے۔ اس لیے کہ ایک تو ان کا پینا صحابہ سے ثابت ہے۔ امام ابوداؤدؒ نے

امام احمدؒ سے طلاء کے بارے میں پوچھا جب اس کے دو ثلث اڑ جائے اور ایک ثلث رہ جائے تو انھوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، میں نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ اس میں نشہ ہوتا ہے، تو انھوں نے فرمایا کہ اس میں نشہ نہیں ہوتا اس لیے کہ اگر اس میں نشہ ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو کبھی بھی حلال قرار نہ دیتے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ انگور کا رس بذاتِ خود حلال اور انسانی صحت کے لیے ایک مفید غذا اور مشروب ہے، جب تک اس میں نشہ نہ ہو اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ۔ نیز محض اس حلال مشروب میں وہ برائیاں نہیں، جو خمر میں ہیں یعنی اللہ کی نافرمانی، آپس کی دشمنی وغیرہ۔(87)

صحیح بخاری میں بھی طلاء مثلث کے حلال ہونے اور صحابہ کرام سے اس کے پینے کا ذکر منقول ہے۔(88)

امام ابوحنیفہؒ اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک نبیذ التمر اور نقیع الزبیب کا منصف تو حلال ہے لیکن انگور کے رس کا منصف حلال نہیں کیونکہ ان کے بقول انگور کا رس اگر اتنی مقدار میں پکایا بھی جائے کہ اس کا آدھا اڑ جائے پھر بھی اس کوئی چیز ملائے بغیر نشے کا کی صلاحیت وامکان باقی ہے، کہ اگر اس کو ایسے ہی چھوڑا جائے تو اس میں شدت، تیزی اور جوش و بلبلے پیدا ہو سکتے ہیں۔(89)

نوٹ: بندہ عرض کرتا ہے کہ اس مسئلے میں ماہرین کی مذکورہ بالا تیسری رائے کے

نوٹ: بندہ عرض کرتا ہے کہ اس مسئلے میں ماہرین کی مذکورہ بالا تیسری رائے کے مطابق نشہ پیدا ہونے کا امکان ہے اگرچہ اس میں الکحل کی مقدار و کیفیت مختلف ہی کیوں نہ ہو۔ ورنہ منصف (50٪ evaporated) میں زیادہ شوگر کی وجہ سے پہلی دو رائے کے مطابق پانی ملائے بغیر نشہ کا امکان ہی نہیں۔

مثلث (66.66٪ evaporated) کے حکم کے بارے میں علامہ کاسانیؒ فرماتے ہیں کہ جب تک وہ میٹھا غیر نشہ آور ہو، اس کا پینا بالاتفاق حلال ہے۔ اس کے علاوہ جمہوری کا بھی یہی حکم لکھا ہے۔(90)

یہاں یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ فقہ حنفی کی کتابوں میں طلاء یا دوسری پکی مشروبات کے بارے میں جو تفصیل ذکر ہے ان سب میں یہ بات مشترک ہے کہ انگور کا پکا ہوا رس اس وقت تک حلال نہیں جب تک اس کی دو تہائی مقدار مکمل طور پر اڑ نہ جائے۔ یہ باتیں اگرچہ اشربہ محرمہ کے ابواب میں مذکور ہیں لیکن بندہ کے خیال میں فقہاء کرام کا مقصد حرام کے ساتھ ساتھ انگور کے پکے رس کی حلال قسم کا بیان بھی ہے، جس میں انھوں حلال کی ابتدائی حد بیان کی ہے کہ جب دو ثلث مکمل اڑ جائے تو وہ حلال ہے۔ اس لیے کہ حرام سے بچنے اور یقینی حلال میٹھا مشروب کے حصول کے لیے انھوں نے گویا کہ شوگر کی وہ مقدار شرط کی جس میں یقینی طور پر الکحل کا پیدا ہونا ممکن نہیں۔

اور اگر دو ثلث مکمل نہیں اڑا تو اس کا حلال ہونا یقینی نہیں۔ تاہم وہ حرام ہے یا نہیں یا وہ کب حرام ہوتی ہے؟ اس کے لیے انھوں نے درحقیقت پکانے کے دوران کسی کم یا زیادہ مقدار کے اڑانے کی بات نہیں کی، اور شاید بیان بھی نہیں کیا جاسکتا اس لیے کہ خود ماہرین کی آراء اس میں مختلف ہے، البتہ اس کے لیے فقہاء کرام نے شرائط بیان کی ہیں کہ جب کسی بھی پکی میٹھی مشروب میں یہ شرائط پائی جائیں گی تو وہ حرام ہیں جب اس کے ذائقے میں تیزی آجائے، اس میں جوش، بلبلے اور جھاگ پیدا ہو اور اس میں نشہ آجائے۔ اب اس بات سے فقہاء کرام نے مقصودی بحث نہیں کی کہ وہ کونسی مقدار ہے کہ جس پر الکحل یا نشہ پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ بلکہ اس کا آخری نتیجہ بیان کیا ہے کہ جب اس

میں نشہ پیدا ہو جائے چاہے وہ اسی پکے ہوئے رس میں ممکن ہو یا اس میں دوبارہ پانی ملا کر پتلا کیا جائے اور تب اس میں نشہ یا الکحل پیدا ہو۔ جس کی تفصیل گزر چکی۔

علامہ زیلعی متوفی طلاء کے باب میں فرماتے ہیں کہ انگور کا رس اس وقت تک حلال نہیں ہو تا جب تک اس کے مکمل دو ثلث اڑ نہ جائے۔(91)

علامہ عینیؒ نے بنایہ میں طلاء کی یہی تفصیل ذکر کی ہے۔(92)

علامہ عینیؒ نے حضرت ابو عبیدہ، حضرت معاذ ابن جبل، حضرت ابو طلحہ، حضرت علی، انس ابن مالک اور حضرت خالد بن ولید وغیرہ صحابہ رضی اللہ عنھم سے طلاء مثلث کے پینے کی روایتیں نقل کی ہیں۔ اس کے بعد فرماتے ہیں کہ ان تمام روایات سے ثابت ہو تا ہے کہ انگور کے پکے ہوئے رس کا (اس وقت تک) پینا جائز ہے (جب تک اس میں نشہ نہ ہو۔) آخر میں صاحبِ استذکار کا قول نقل کیا ہے کہ فقہاء کرام کے درمیان مجھے انگور کے پکے ہوئے رس (جس کا دو تہائی اڑ گیا ہو اور ایک تہائی باقی ہو) کے جائز ہونے کے بارے میں کسی اختلاف کا علم نہیں، یعنی سب اس کے جواز پر متفق ہیں۔(93)

صاحبِ درر الحکام نے محیطِ برہانی سے نقل کیا ہے کہ حرام طلاء وہ ہے جس میں دو ثلث اڑ گئے ہوں، اور اس میں نشہ پیدا ہوا ہو اور اسی کو صحیح قرار دیا ہے، لیکن اس پر حاشیہ میں علامہ شرنبلالی نے رد کیا ہے کہ محیطِ برہانی کی یہ بات نہ تو نام کے اعتبار سے صحیح ہے اور نہ ہی حکم کے اعتبار سے درست ہے، حکم میں اس لیے درست نہیں کہ احناف کی دیگر مشہور کتابوں مثلاً ہدایہ، کافی، کنز، وغیرہ میں دو ثلث سے کم کو طلاء کہا گیا ہے، مثلث کو نہیں۔ اور نام کے اعتبار سے اس لیے درست نہیں کہ طلاء محض نام اور لفظ میں بہت ساری چیزوں کو بولتے ہیں، مثلاً اس کا اطلاق انگور کے پکے ہوئے رس کی تمام اقسام کو کہتے ہیں، چاہے وہ دو ثلث سے کم اڑا ہو، آدھا اڑا ہو، یا مکمل دو ثلث اڑا ہو۔(94)

نوٹ: علامہ شرنبلالی کی اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ طلاء درحقیقت انگور کے پکے ہوئے رس کو کہتے ہیں جس کی کچھ صورتیں حلال ہیں اور کچھ صورتیں حرام ہیں، جو حلال ہیں وہ وہی قسمیں ہیں جن میں نشہ نہیں ہوتا اور جن کا پینا صحابہ سے ثابت ہے اور جن کا ذکر بخاری، ابوداؤد، نسائی وغیرہ کی احادیث میں ہے اور جو حرام ہیں وہ وہی قسمیں ہیں جن میں نشہ ہوتا ہے اور جس کا ذکر احناف کی کتابوں میں ہوتا ہے۔

صاحبِ ملتقی الابحر نے بھی طلاء کی یہی تفصیل ذکر کی ہے۔ فرماتے ہیں جب مکمل دو ثلث اڑ جائے تو وہ حلال ہے چاہے اس میں شدت کیوں نہ ہو۔(95)

علامہ ابن نجیمؒ نے بھی طلاء کی اصل تعریف جمہور احناف کے مطابق نقل کی ہے البتہ انھوں نے بھی محیط برہانی اور صاحبِ ینابیع کا قول نقل کیا ہے، جس میں مثلث کو طلاء کہا گیا ہے۔(96)

علامہ آفندی متوفیٰ 1078ھ نے بھی یہی تفصیل نقل کی ہے۔(97)

صاحبِ لباب علامہ عبد الغني بن طالب الميداني الحنفي (متوفی: 1298ھ) نے بھی طلاء کی یہی تفصیل ذکر کی ہے(98)

علامہ شامیؒ نے بھی یہی تفصیل نقل کی ہے، البتہ انھوں نے صاحبِ محیط کا یہ کہہ کر دفاع کیا ہے کہ وہ مثلث کو طلاء محض نام کے اشتراک کی وجہ سے کہتے ہیں، ورنہ طلاء اور مثلث کا حکم ان کے نزدیک بھی ایک نہیں ہوسکتا کیوں کہ مثلث کا استعمال بڑے بڑے صحابہ سے ثابت ہے۔(99)

اگر علامہ شامی کی اس تاویل کو مانا جائے تو پھر احناف کے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام ابویوسف کی رائے کے مطابق جو طلاء حرام ہے وہ انگور کو پکا ہوا رس ہے جس کے دو

ثلث سے کم مقدار بخارات بن کر اڑ جائے اور ایک ثلث سے زیادہ باقی رہے۔ اگر مکمل دو ثلث اڑ گئے تو وہ حلال طلاء ہے جس کا پینا صحابہ سے ثابت ہے۔

علامہ شامیؒ نے طلاء کی تفصیل میں فرماتے ہیں کہ طلاء انگور کا وہ رس ہے جس کو پکایا جائے چاہے آگ پر ہو یا دھوپ پر۔ یہاں تک کہ اس کے دو ثلث یعنی دو تہائی سے کم مقدار اڑ جائے اور اور ایک ثلث سے کچھ زائد باقی رہ جائے۔ دو ثلث سے کم اس لیے کہا کہ اگر مکمل دو ثلث اڑ گیا تو وہ جب تک میٹھا غیر نشہ آور ہے بالاتفاق حلال ہے۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے ہاں، جب تک نشہ نہیں، حلال ہے چاہے اس کے اندر شدت اور غلیان بھی پیدا ہو، البتہ امام محمد کی رائے اس کے خلاف ہے (ان کے نزدیک مطلقاً حرام ہے)۔(100)

اس سے یہ معلوم ہوا کہ عملِ تبخیر (Evaporation) کے لیے ضروری نہیں کہ اس کو آگ پر پکایا جائے بلکہ کسی بھی طریقے سے انگور کے رس کو پکا کر اس کے اندر موجود پانی کی مقدار کو کم کرنے کا عمل اختیار کیا جائے۔

علامہ شامیؒ طلاء میں نشہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جب اس میں جوش، بلبلے، تیزی، اور جھاگ پیدا ہو جائے، ہاں جب تک وہ میٹھا ہے وہ حلال ہے۔(101)

علامہ شامیؒ کی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ صدیوں پہلے فقہاء کرام نے پکی شراب کے بارے میں جو بات فرمائی ہے اس کا وہی مطلب ہے جس نتیجے پر آج کے ماہرینِ فن پہنچے ہیں کہ جب تک وہ میٹھا ہے وہ حلال ہے اور جب اس میں میٹھاس کی جگہ شراب کا ذائقہ اور نشہ پیدا ہو جائے تب حرام ہے۔ جس کی تعبیر جدید سائنس کی اصطلاح میں شاید یہی ہوتی ہے کہ جب تک اس میں شوگر کی مقدار زیادہ ہے تو اس میں نشہ آور تخمیر

(Ethanol fermentation) نہیں ہو سکتی، البتہ اس میٹھے مادے میں پانی ملا کر پتلا کرنے (dilution) یا کسی بھی دوسرے عمل کے بعد الکحل کی پیدائش (Ethanol Production) ممکن ہو سکتی ہے۔

دونوں تعریفوں میں وجہ فرق:

طلاء کی ان دو تعریفوں میں وجہ فرق یہ ہے کہ پہلی تعریف میں پکانے وغیرہ کے نتیجے میں مکمل دو ثلث اڑانے کا ذکر ہے، جبکہ دوسری تعریف میں دو ثلث سے کچھ کم اڑانے کا ذکر ہے۔

طلاء کی راجح تعریف:

دوسری تعریف اکثر فقہاء احناف سے منقول ہے اور محققین احناف کے مطابق یہی تعریف راجح ہے جیسا کہ علامہ شامیؒ، علامہ شرنبلالیؒ وغیرہ کی عبارات سے واضح ہوا۔

سوال: طلاء کی وجہ تسمیہ کیا ہے اور اس کے شرعی حکم کی وجہ کیا ہے؟

جواب: طلاء کے بارے میں فقہاء احناف پکانے کے بعد دو ثلث (two-third) سے کم اڑنے کی جو شرط لگاتے ہیں اس کی دلیل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے مروی ایک روایت ہے، جس میں یہ ذکر ہے کہ انھوں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو ایک خط لکھا تھا کہ میرے پاس شام سے ایک قسم کا مشروب لایا گیا ہے جس کو اتنا پکایا گیا ہے کہ اس کے دو تہائی اڑ گیا ہے اور ایک تہائی باقی رہ گیا ہے۔ جواب صرف حلال چیز رہ گئی ہے اور حرام یعنی نشہ کا امکان چلا گیا ہے اور اس کی بدبو بھی ختم ہو گئی ہے، لہٰذا آپ اپنی طرف سے ایسی مشروب کی اجازت کا حکم نامہ جاری کر دیں اور لوگ اس اپنی مشروبات میں اس کا اضافہ کر سکتے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے فقہاء کرام نے یہ استدلال کیا کہ پورا دو تہائی اگر پک کر اڑ جائے اور ایک ثلث (one-third) رہ جائے تو یہ حلال ہے اور اگر پک کر دو ثلث (two-third) سے کم اڑ جائے اور ایک ثلث (one-third) سے کچھ زائد رہ جائے تو یہ حرام ہے اس لیے کہ جب تک مکمل دو تہائی نہیں اڑ تا تو اس میں نشے کی قوت (Ethanol fermentation and potential) باقی ہے۔(102)

بندہ عرض کرتا ہے کہ فقہاء کرام نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے حلال کی جانب آخری مقدار کو بظاہر مدار بنایا اور اس سے کم مقدار میں نشے کے امکان کی وجہ سے مطلقاً حرام کا حکم لگایا، لیکن اس میں بھی ایک بات تمام فقہاء کرام کے درمیان مشترک ہے کہ یہ حرام نشے کی شرط، قوت اور امکان (Ethanol fermentation and potential) کے ساتھ مشروط ہے۔ اگر نشہ پیدا ہوا ہے تو حرام ہے نشہ پیدا نہیں ہوا تو حرام نہیں۔(103)

چناں چہ علامہ کاسانیؒ کھجور کی تھوڑی سی پکی ہوئی نبیذ اور نقیع الزبیب (کشمش جب پانی میں بھگویا جائے) اور ان دونوں کا منصف (جس میں آدھی مقدار اڑ گئی ہو) کا حکم بیان کرتے ہیں کہ اس کا پینا امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک حلال اور پاک ہے، البتہ نشہ آور مقدار حرام ہے۔(104)

خلاصہ بحث:

- لغوی طور پر لفظِ طلاء انگور کے ہر قسم کے پکے رس کو کہتے ہیں۔
- اصطلاحی طور پر انگور سے بننے والی نشہ آور پکی شراب کو "طلاء" کہتے ہیں۔
- فقہ حنفی میں طلاء کی دو اصطلاحی تعریفیں مذکور ہیں۔ ایک کے مطابق جب انگور کا رس گرم ہونے کے بعد مکمل دو تہائی مقدار، دوسری تعریف کے مطابق دو

تہائی سے کم مقدار میں ختم ہو جائے، اور اس کے بعد اس میں ابال (بلبلے)، ذائقے میں تیزی (شدت) آ جائے، جھاگ اور نشہ پیدا ہو۔ محققین احناف کے مطابق دوسری تعریف راجح ہے۔

- ماہرین کے مطابق انگور کے رس یا کسی بھی میٹھی سیال چیز میں موجود پانی کو پکا کر یا کسی بھی دوسرے طریقے سے گرم کر کے ایک خاص مقدار سے زیادہ اڑا کر ختم (Evaporate) کیا جائے، تو بقایا میٹھی مشروب میں دوبارہ پانی ملائے (Dilute) کیے بغیر شوگر کی زیادہ مقدار کی وجہ سے اس میں خمیر (Yeast) کام نہیں کر سکتا، لہذا اس میں نشہ بھی نہیں ہو گا، خمیر (Yeast) کو عمل سے روکنے کے لیے شوگر کی یہ آخری حد بعض ماہرین کے مطابق 14 فیصد، بعض کے مطابق 27 فیصد اور بعض کے مطابق شہد میں موجود شوگر کی حد (82.1 فیصد) تک ہے۔
- ماہرین کی آراء کی رو سے بظاہر فقہ اسلامی میں طلاء یا دوسری پکی میٹھی مشروبات کو حرام یا نشہ آور کہنا بظاہر درست نہیں کیوں کہ انگور کے رس (Juice) میں ماہرین کے مطابق 14 فیصد تک شوگر ہوتی ہے، لہذا اگر تقریباً دو تہائی (two-third) یا اس سے کچھ کم مقدار کو اڑایا جائے تو اس میں شوگر کی مقدار تقریباً 42 فیصد ہو جائے گی جس میں پہلی دو رائے کے مطابق نشے کا امکان نہیں، جب تک اس میں مزید پانی نہ ملایا جائے؟
- اس کا جواب یہ ہے کہ ماہرین کی مذکورہ بالا تینوں رائے درست ہو سکتی ہیں، لیکن اس کے باوجود کسی بھی رائے کا فقہاء کرام کی آراء سے کوئی تضاد نہیں۔ کیوں کہ نتیجتاً دونوں ایک ہی نکتے پر متفق ہیں کہ پکی شراب وہ ہے جس میں

نشہ ہو، شرعی نقطہ نظر سے پکی شرابوں کی حقیقت وماہیت اور حرام ہونے کا اصل مدار اس پر نہیں کہ انگور یا کھجور کا رس کتنا پک کر اڑ گیا اور کتنا باقی رہا، بلکہ اصل مدار اس پر ہے کہ انگور اور کھجور کے رس کو نشے کے مقصد کے لیے کچا استعمال کرنے کے بجائے پکایا جائے، چاہے اس پکے ہوئے مادے میں نشہ اسی حالت میں پیدا ہو جائے یا اس میں دوبارہ پانی ملا کر پتلا (Dilute) کیا جائے۔

- فقہ اسلامی نے شرعی حکم بتا کر فنی باریکیوں کو بیان نہیں کیا، بلکہ یہ بات عملی تجربے اور ماہرینِ فن پر چھوڑ دی، لہٰذا تجربے کی رو سے جہاں نشہ ثابت ہو گا وہاں شرعی حکم متوجہ ہو گا۔
- فقہاء کرام نے انگور کے پکے رس سے بنی یقینی حلال مشروب کا بیان کی ابتدائی حد بیان کی کہ جب دو تہائی مکمل اڑ جائے یعنی شوگر لیول کی وہ مقدار جس میں یقینی طور پر الکحل کا پیدا ہونا ممکن نہیں۔

مراجع ومصادر

(References)

1 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (3/ 239)

[مطلب في تعريف السكران وحكمه]

(قوله أو سكران) السكر: سرور يزيل العقل فلا يعرف به السماء من الأرض. وقال: بل يغلب على العقل فيهذي في كلامه، ورجحوا قولهما في الطهارة والأيمان والحدود. وفي شرح بكر: السكر الذي تصح به التصرفات أن يصير بحال يستحسن ما يستقبحه الناس وبالعكس. لكنه يعرف الرجل من المرأة قال في البحر: والمعتمد في المذهب الأول نهر. قلت: لكن صرح المحقق ابن الهمام في التحرير أن تعريف السكر بما مر عن الإمام إنما هو السكر الموجب للحد، لأنه لو ميز بين الأرض والسماء كان في سكره نقصان وهو شبهة العدم فيندرئ به الحد وأما تعريفه عنده في غير وجوب الحد من الأحكام فالمعتبر فيه عنده اختلاط الكلام والهذيان كقولهما. ونقل شارحه ابن أمير حاج عنه أن المراد أن يكون غالب كلامه هذيانا، فلو نصفه مستقيما فليس بسكر فيكون حكمه حكم الصحاة في إقراره بالحدود وغير ذلك لأن السكران في العرف من اختلط جده بهزله فلا يستقر على شيء، ومال أكثر المشايخ إلى قولهما، وهو قول الأئمة الثلاثة واختاروه للفتوى لأنه المتعارف، وتأيد بقول علي – رضي الله عنه – إذا سكر هذى رواه مالك والشافعي، ولضعف وجه قوله ثم بين وجه الضعف فراجعه.

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (4/ 41)

(والسكران من لا يفرق بين) الرجل والمرأة و (السماء والأرض. وقالا: من يختلط كلامه) غالبا، فلو نصفه مستقيما فليس بسكران بحر (ويختار للفتوى) لضعف دليل الإمام فتح. [رد المحتار]: (قوله والسكران إلخ) بيان لحقيقة السكر الذي هو شرط لوجوب الحد في شرب ما سوى الخمر من الأشربة، ولما كان السكر متفاوتا اشترط الإمام أقصاه درءا للحد، وذلك بأن لا يميز بين شيء وشيء؛ لأن ما دون ذلك لا يعرى عن شبهة الصحو، نعم وافقهما الإمام في حق حرمة القدر المسكر من الأشربة المباحة فاعتبر فيها اختلاط الكلام، وهذا معنى قوله في الهداية: والمعتبر في القدر المسكر في حق الحرمة ما قالاه إجماعا أخذا بالاحتياط.

الموسوعة الفقهية الكويتية (5/ 23)

ذهب المالكية والشافعية والحنابلة وصاحبا أبي حنيفة وغيرهم إلى أن السكران هو الذي يكون غالب كلامه الهذيان، واختلاط الكلام، لأن هذا هو السكران في عرف الناس وعاداتهم، فإن السكران في متعارف الناس اسم لمن هذى

الموسوعة الفقهية الكويتية (5/ 24)

وذهب أبو حنيفة إلى أن السكر الذي يتعلق به وجوب الحد هو الذي يزيل العقل بحيث لا يفهم السكران شيئا، ولا يعقل منطقا، ولا يفرق بين الرجل والمرأة، والأرض والسماء، لأن الحدود يؤخذ في أسبابها بأقصاها، درءا للحد، لقوله عليه الصلاة والسلام: {ادرءوا الحدود عن المسلمين ما استطعتم} وقول الصاحبين أبي يوسف ومحمد مال إليه أكثر المشايخ من الحنفية، وهو المختار للفتوى عندهم. قال في الدر: يختار للفتوى لضعف دليل الإمام.

2 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 458)

بقي هنا شيء لم أر من نبه عليه عندنا، وهو أنه إذا اعتاد أكل شيء من الجامدات التي لا يحرم قليلها ويسكر كثيرها حتى صار يأكل منها القدر المسكر ولا يسكره سواء أسكره في ابتداء الأمر أو لا، فهل يحرم عليه استعماله نظرا إلى أنه يسكر غيره أو إلى أنه قد أسكره قبل اعتياده أم لا يحرم نظرا إلى أنه طاهر

مباح، والعلة في تحريمه الإسكار ولم يوجد بعد الاعتياد وإن كان فعله الذي أسكره قبله حراما، كمن اعتاد أكل شيء مسموم حتى صار يأكل ما هو قاتل عادة ولا يضره كما بلغنا عن بعضهم فليتأمل، نعم صرح الشافعية بأن العبرة لما يغيب العقل بالنظر لغالب الناس بلا عادة

3 { يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ} [المائدة: 90]

صحيح البخاري (8/ 30)

عن سعيد بن أبي بردة، عن أبيه، عن جده، قال: لما بعثه رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعاذ بن جبل، قال لهما: «يسرا ولا تعسرا، وبشرا ولا تنفرا، وتطاوعا» قال أبو موسى: يا رسول الله، إنا بأرض يصنع فيها شراب من العسل، يقال له البتع، وشراب من الشعير، يقال له المزر؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «كل مسكر حرام»

صحيح مسلم (3/ 1587): عن ابن عمر، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: «كل مسكر خمر، وكل مسكر حرام»

سنن ابن ماجه (2/ 1124) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «كل مسكر، حرام، وما أسكر كثيره، فقليله حرام» [حكم الألباني] صحيح

سنن الترمذي ت شاكر (4/ 293)

عن عائشة قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «كل مسكر حرام، ما أسكر الفرق منه فملء الكف منه حرام»[حكم الألباني] : صحيح

4 { يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ} [المائدة: 90]

تفسير القرطبي (12/ 54): الرجس النجس

البحر المحيط في التفسير (4/ 360): الجمهور على أنها نجسة العين لتسميتها رجسا، والرجس النجس المستقذر.

فتح القدير للشوكاني (2/ 196): والضمير في فإنه راجع إلى اللحم أو إلى الخنزير. والرجس: النجس

أحكام القرآن للجصاص ط العلمية (2/ 583): يراد بالرجس النجس

أسنى المطالب في شرح روض الطالب (1/ 9): لأنها رجس بنص القرآن، والرجس النجس

5 صحيح البخاري (3/ 82)

عن عائشة رضي الله عنها: لما نزلت آيات سورة البقرة عن آخرها، خرج النبي صلى الله عليه وسلم، فقال: «حرمت التجارة في الخمر»

صحيح البخاري (5/ 150)

عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما، أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول عام الفتح: وهو بمكة «إن الله ورسوله حرم بيع الخمر»

صحيح مسلم (3/ 1207)

عن جابر بن عبد الله، أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول عام الفتح وهو بمكة: «إن الله ورسوله حرم بيع الخمر، والميتة، والخنزير، والأصنام»، فقيل: يا رسول الله، أرأيت شحوم الميتة، فإنه يطلى بها السفن، ويدهن بها الجلود، ويستصبح بها الناس، فقال: «لا، هو حرام»، ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عند ذلك: «قاتل الله اليهود، إن الله عز وجل لما حرم عليهم شحومها أجملوه، ثم باعوه فأكلوا ثمنه»

صحيح مسلم (3/ 1206): «إن الذي حرم شربها حرم بيعها»

6 نهاية المحتاج إلى شرح المنهاج (1/ 235)

ولا يرد على ما تقدم الخمرة المنعقدة فإنها جامدة وهي نجسة والحشيشة المذابة فإنها طاهرة، لأن الخمرة المنعقدة مائعة في الأصل بخلاف الحشيشة المذابة.

مغني المحتاج إلى معرفة معاني ألفاظ المنهاج (1/ 225)

والتقييد بالمائع من زيادته ذكر بغير تمييز، وخرج به البنج ونحوه من الحشيش المسكر فإنه ليس بنجس، وإن كان حراما: قاله في الدقائق، فإن قيل: كان ينبغي للمصنف أن يقيدها بالأصالة لئلا يرد عليه الخمر إذا جمدت والحشيشة إذا أذيبت.

أجيب بأن الخمر مائعة في الأصل، وقد حكم بنجاستها وهي مائعة ولم يحدث ما يطهرها بخلاف الحشيش المذاب.

فائدة: قال بعض المتعنتين: إن الكشك نجس؛ لأنه يتخمر كالبوظة، ثم قال: وهل

مغني المحتاج إلى معرفة معاني ألفاظ المنهاج (1/ 226)

يكون جفافه كالتخلل في الخمر فيطهر أو يكون كالخمر المعقودة فلا يطهر؟ قال شيخي: لا اعتبار بقول هذا القائل فإنه لو فرض أنه صار مسكرا لكان طاهرا؛ لأنه ليس بمائع اهـــ.

ويؤخذ منه أن البوظة طاهرة وهو كذلك. فإن قيل: كان ينبغي للمصنف أن يقول مسكر الجنس لئلا ترد عليه القطرة من الخمر مثلا.

أجيب بأنه سيذكر في باب الأشربة أن ما أسكره كثيره حرم قليله وحد شاربه، فعلم من ذلك نجاسة القليل كالكثير للتسوية بينهما فيما ذكر.

المنهاج القويم شرح المقدمة الحضرمية (ص: 52): كل مسكر مائع أصالة

مغني المحتاج شرح منهاج الطالبين 1\77 ط دار الفكر

وَخَرَجَ بِهِ الْبَنْجُ وَنَحْوُهُ مِنْ الْحَشِيشِ الْمُسْكِرِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بِنَجِسٍ , وَإِنْ كَانَ حَرَامًا : قَالَهُ فِي الدَّقَائِقِ , فَإِنْ قِيلَ : كَانَ يَنْبَغِي لِلْمُصَنِّفِ أَنْ يُقَيِّدَهَا بِالأَصَالَةِ لِئَلا يَرِدَ عَلَيْهِ الْخَمْرُ إذَا جَمَدَتْ وَالْحَشِيشَةُ إذَا أُذِيبَتْ . أُجِيبَ بِأَنَّ الْخَمْرَ مَائِعَةٌ فِي الأَصْلِ , وَقَدْ حُكِمَ بِنَجَاسَتِهَا وَهِيَ مَائِعَةٌ وَلَمْ يَحْدُثْ مَا يُطَهِّرُهَا بِخِلافِ الْحَشِيشِ الْمُذَابِ . فَائِدَةٌ : قَالَ بَعْضُ الْمُتَعَنِّتِينَ : إنَّ الْكَشْكَ نَجِسٌ ; لأَنَّهُ يَتَخَمَّرُ كَالْبُوظَةِ , ثُمَّ قَالَ : وَهَلْ يَكُونُ جَفَافُهُ كَالتَّخَلُّلِ (1) فِي الْخَمْرِ فَيَطْهُرُ أَوْ يَكُونُ كَالْخَمْرِ الْمَعْقُودَةِ فَلا يَطْهُرُ ؟ قَالَ شَيْخِي : لا اعْتِبَارَ بِقَوْلِ هَذَا الْقَائِلِ فَإِنَّهُ لَوْ فُرِضَ أَنَّهُ صَارَ مُسْكِرًا لَكَانَ طَاهِرًا ; لأَنَّهُ لَيْسَ بِمَائِعٍ ا هـــ . وَيُؤْخَذُ مِنْهُ أَنَّ الْبُوظَةَ طَاهِرَةٌ وَهُوَ كَذَلِكَ . فَإِنْ قِيلَ : كَانَ يَنْبَغِي لِلْمُصَنِّفِ أَنْ يَقُولَ مُسْكِرُ الْجِنْسِ لِئَلا تَرِدَ عَلَيْهِ الْقَطْرَةُ مِنْ الْخَمْرِ مَثَلا . أُجِيبَ بِأَنَّهُ سَيَذْكُرُ فِي بَابِ الأَشْرِبَةِ أَنَّ مَا أَسْكَرَهُ كَثِيرُهُ حَرُمَ قَلِيلُهُ وَحُدَّ شَارِبُهُ , فَعُلِمَ مِنْ ذَلِكَ نَجَاسَةُ الْقَلِيلِ كَالْكَثِيرِ لِلتَّسْوِيَةِ بَيْنَهُمَا فِيمَا ذُكِرَ . ثُمَّ اعْلَمْ أَنَّ الأَعْيَانَ جَمَادٌ وَحَيَوَانٌ , فَالْجَمَادُ كُلُّهُ طَاهِرٌ ; لأَنَّهُ خُلِقَ لِمَنَافِعِ الْعِبَادِ , وَلَوْ مِنْ بَعْضِ الْوُجُوهِ . قَالَ تَعَالَى : { هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الأَرْضِ جَمِيعًا } وَإِنَّمَا يَحْصُلُ الانْتِفَاعُ أَوْ يَكْمُلُ بِالطَّهَارَةِ إلا مَا نَصَّ الشَّارِعُ عَلَى نَجَاسَتِهِ : وَهُوَ مَا ذَكَرَهُ الْمُصَنِّفُ فِيمَا مَرَّ بِقَوْلِهِ : كُلُّ مُسْكِرٍ مَائِعٍ .

7 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (4/ 42)

أقول: المراد بما أسكر كثيره إلخ من الأشربة، وبه عبر بعضهم وإلا لزم تحريم القليل من كل جامد إذا كان كثيره مسكرا كالزعفران والعنبر، ولم أر من قال بحرمتها، حتى إن الشافعية القائلين بلزوم الحد بالقليل مما أسكر كثيره خصوه بالمائع، وأيضا لو كان قليل البنج أو الزعفران حراما عند محمد لزم كونه نجسا؛ لأنه قال ما أسكر كثيره فإن قليله حرام نجس، ولم يقل أحد بنجاسة البنج ونحوه. وفي كافي الحاكم من الأشربة: ألا ترى أن البنج لا بأس بتداويه، وإذا أراد أن يذهب عقله لا ينبغي أن يفعل ذلك. اهـــ. وبه علم أن المراد الأشربة المائعة، وأن البنج ونحوه من الجامدات إنما يحرم إذا أراد به السكر وهو الكثير منه، دون القليل المراد به التداوي ونحوه كالتطيب بالعنبر وجوزة الطيب، ونظير ذلك ما كان سميا قتالا كالمحمودة وهي السقمونيا ونحوها من الأدوية السمية فإن استعمال القليل منها جائز، بخلاف القدر المضر فإنه يحرم، فافهم واغتنم هذا التحرير

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 458)

والحاصل أن استعمال الكثير المسكر منه حرام مطلقا كما يدل عليه كلام الغاية. وأما القليل، فإن كان للهو حرام، وإن سكر منه يقع طلاقه لأن مبدأ استعماله كان محظورا، وإن كان للتداوي وحصل منه إسكار فلا، فاغتنم هذا التحرير المفرد.

حاشية البجيرمي على شرح المنهج = التجريد لنفع العبيد (1/ 97). وخرج بالمائع غيره كبنج وحشيش مسكر فليس بنجس، وإن كان كثيره حراما

8 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 457)

فهذا صريح فيما قلناه مؤيد لما سبق بحثناه من تخصيص ما مر من أن ما أسكر كثيره حرم قليله بالمائعات، وهكذا يقول في غيره من الأشياء الجامدة المضرة في العقل أو غيره، يحرم تناول القدر المضر منها دون القليل النافع، لأن حرمتها ليست لعينها بل لضررها.

حاشية البجيرمي على شرح المنهج = التجريد لنفع العبيد (1/ 97)

(باب) في النجاسة وإزالتها (النجاسة) لغة ما يستقذر. وشرعا بالحد: مستقذر يمنع صحة الصلاة حيث لا مرخص وبالعد (مسكر مائع) كخمر، وخرج بالمائع غيره كبنج وحشيش مسكر فليس بنجس،

التنبيه على مبادئ التوجيه – قسم العبادات (1/ 228). فأما الجمادات فجميعها طاهر إلا الخمر وما في معناه عند مالك رحمه الله، والشافعي كل مسكر.

الشرح الكبير للشيخ الدردير وحاشية الدسوقي (4/ 352)

{باب ذكر فيه حد الشارب} (قوله بشرب المسلم إلخ) لفظ شرب يفيد أن الحد مختص بالمائعات أما اليابسات التي تؤثر في العقل فليس فيها إلا الأدب كما أنها لا يحرم منها إلا القدر الذي يؤثر في العقل لا ما قل كما أنها طاهرة قليلها وكثيرها بخلاف الخمر في جميع ذلك اهـ

تحفة المحتاج (1/ 287): فالجماد كله طاهر إلا ما نص الشارع على نجاسته وهو ما ذكره المصنف بقوله كل مسكر مائع

مغني المحتاج إلى معرفة معاني ألفاظ المنهاج (1/ 225)

والتقييد بالمائع من زيادته ذكر بغير تمييز، وخرج به البنج ونحوه من الحشيش المسكر فإنه ليس بنجس، وإن كان حراما: قاله في الدقائق، فإن قيل: كان ينبغي للمصنف أن يقيدها بالأصالة لئلا يرد عليه الخمر إذا جمدت والحشيشة إذا أذيبت.

أجيب بأن الخمر مائعة في الأصل، وقد حكم بنجاستها وهي مائعة ولم يحدث ما يطهرها بخلاف الحشيش المذاب.

مغني المحتاج إلى معرفة معاني ألفاظ المنهاج (1/ 226)

ثم اعلم أن الأعيان جماد وحيوان، فالجماد كله طاهر؛ لأنه خلق لمنافع العباد، ولو من بعض الوجوه. قال تعالى: {هو الذي خلق لكم ما في الأرض جميعا} [البقرة: 29] وإنما يحصل الانتفاع أو يكمل بالطهارة إلا ما نص الشارع على نجاسته: وهو ما ذكره المصنف فيما مر بقوله: كل مسكر مائع.

نهاية المحتاج إلى شرح المنهاج (1/ 234)

والأفيون فإنه وإن أسكر طاهر كما صرح به في الدقائق، وما وقع في بعض شروح الحاوي من نجاسة الحشيشة غلط، وقد صرح في المجموع بأن البنج والحشيش طاهران مسكران، ولا يرد على ما تقدم الخمرة المنعقدة فإنها جامدة وهي نجسة والحشيشة المذابة فإنها طاهرة، لأن الخمرة المنعقدة مائعة في الأصل بخلاف الحشيشة المذابة.

وقد سئل الوالد – رحمه الله تعالى – عن الكشك هل هو نجس لأنه يتخمر كالبوظة، وهل يكون جفافه كالتخلل في الخمر فيطهر أو يكون كالخمر المنعقدة فلا يطهر؟ فأجاب بأنه لا اعتبار بقول هذا القائل، فإنه لو فرض كونه مسكرا لكان طاهرا لأنه ليس بمائع انتهى.

أي حال إسكاره لو كان ويؤخذ منه أن البوظة نجسة وهو كذلك، إذ لو نظر إلى جمودها قبل إسكارها لورد على ذلك الزبيب والتمر ونحوهما من الجامدات، وهذا ظاهر جلي.

الموسوعة الفقهية الكويتية (11/ 35)

طهارة المخدرات ونجاستها: المخدرات الجامدة كلها عند جمهور الفقهاء طاهرة غير نجسة وإن حرم تعاطيها، ولا تصير نجسة بمجرد إذابتها في الماء ولو قصد شربها؛ لأن الحكم الفقهي أن نجاسة المسكرات مخصوصة بالمائعات منها، وهي الخمر التي سميت رجسا في القرآن الكريم، وما يلحق بها من سائر المسكرات المائعة. بل قد حكى ابن دقيق العيد الإجماع على طهارة المخدرات. على أن بعض الحنابلة رجح الحكم بنجاسة هذه المخدرات الجامدة. نقلا عن : ابن عابدين 1 / 295 و 5 / 323، والدسوقي 4 / 352، ومغني المحتاج 1 / 77 و 4 / 187، والقليوبي 1 / 69 و 4 / 203، وفتاوى ابن حجر 4 / 223 – 234، ومطالب أولي النهى 6 / 217، والسياسة الشرعية لابن تيمية ص 108

9 بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (7/ 168) : هذا بيع الحشيش بالحنطة وأنه جائز.

البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري (5/ 277)

(قوله لا يكون متقوما كالخمر) قال الرملي ربما يفيد عدم جواز بيع الحشيشة؛ لأنها، وإن كانت مالا لكن لا يباح في الشرع الانتفاع بها وبه أفتى مولانا صاحب البحر اهـ. غزي وأقول: لا نسلم عدم جواز الانتفاع بها لغير الأكل لكونها طاهرة بخلاف الخمر لكونها نجسة فتأمل اهـ.

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 454)

(وصح بيع غير الخمر) مما مر، ومفاده صحة بيع الحشيشة والأفيون.

قلت: وقد سئل ابن نجيم عن بيع الحشيشة هل يجوز؟ فكتب لا يجوز، فيحمل على أن مراده بعدم الجواز عدم الحل. قال المصنف (وتضمن) هذه الأشربة (بالقيمة لا بالمثل) لمنعنا عن تملك عينه وإن جاز فعله، بخلاف الصليب حيث تضمن قيمته صليبا لأنه مال متقوم في حقه وقد أمرنا بتركهم وما يدينون زيلعي.

(وحرمها محمد) أي الأشربة المتخذة من العسل والتين ونحوهما قاله المصنف (مطلقا) قليلها وكثيرها

[رد المحتار]: (قوله وصح بيع غير الخمر) أي عنده خلافا لهما في البيع والضمان، لكن الفتوى على قوله في البيع، وعلى قولهما في الضمان إن قصد المتلف الحسبة وذلك يعرف بالقرائن، وإلا فعلى قوله كما في التتارخانية وغيرها.

ثم إن البيع وإن صح لكنه يكره كما في الغاية وكان ينبغي للمصنف ذكر ذلك قبيل الأشربة المباحة، فيقول بعد قوله ولا يكفر مستحلها: وصح بيعها إلخ كما فعله في الهداية وغيرها، لأن الخلاف فيها لا في المباحة أيضا إلا عند محمد فيما يظهر مما يأتي من قوله بحرمة كل الأشربة ونجاستها تأمل.

الموسوعة الفقهية الكويتية (11/ 36)

بيع المخدرات وضمان إتلافها:

لما كانت المخدرات طاهرة – كما سبق تفصيل ذلك – وأنها قد تنفع في التداوي بها جاز بيعها للتداوي عند جمهور الفقهاء، وضمن متلفها، واستثنى بعض الفقهاء الحشيشة، فقالوا بحرمة بيعها كابن نجيم الحنفي، وذلك لقيام المعصية بذاتها، وذكر ابن الشحنة أنه يعاقب بائعها، وصحح ابن تيمية نجاستها وأنها كالخمر، وبيع الخمر لا يصح فكذا الحشيشة عند الحنابلة، وذهب بعض المالكية إلى ما ذهب إليه ابن تيمية.

أما إذا كان بيعها لا لغرض شرعي كالتداوي، فقد ذهب المالكية والشافعية إلى تحريم بيع المخدرات لمن يعلم أو يظن تناوله لها على الوجه المحرم، ولا يضمن متلفها، خلافا للشيخ أبي حامد أي الإسفراييني ويفهم من كلام ابن عابدين في حاشيته أن البيع مكروه ويضمن متلفها. نقلا عن ابن عابدين 5 / 292، ومواهب الجليل 1 / 90، والمغني 4 / 192 مطابع سجل العرب، والإقناع 3 / 154 وما بعدها طبع الرياض، والفتاوى الكبرى الفقهية 4 / 234

10 دیکھئے حاشیہ نمبر06

11 أحكام القرآن للجصاص ط العلمية (1/ 396)

واحتج من زعم أن سائر الأشربة التي يسكر كثيرها خمر بما روي عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: "كل مسكر خمر" وبما روي عن الشعبي عن النعمان بن بشير عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: "الخمر من خمسة أشياء: التمر، والعنب، والحنطة، والشعير، والعسل"، وروي عن عمر من قوله نحوه. وبما روي عن عمر: "الخمر ما خامر العقل"، وبما روي عن طاوس عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "كل مخمر خمر وكل مسكر حرام"، وبما روي عن أنس قال: كنت ساقي القوم حيث حرمت الخمر في منزل أبي طلحة وما كان خمرنا يومئذ إلا الفضيخ، فحين سمعوا تحريم الخمر أهراقوا الأواني وكسروها. وقالوا: فقد سمى النبي صلى الله عليه وسلم هذه الأشربة خمرا، وكذلك عمر وأنس، وعقلت الأنصار من تحريم الخمر تحريم الفضيخ وهو نقيع البسر؛ ولذلك أراقوها وكسروا الأواني، ولا تخلو هذه التسمية من أن تكون واقعة على هذه الأشربة من جهة اللغة أو الشرع، وأيهما كان فحجته ثابتة، والتسمية صحيحة، فثبت بذلك أن ما أسكر من الأشربة كثيره فهو خمر وهو محرم بتحريم الله إياها من طريق اللفظ.

الكافي في فقه أهل المدينة (**1/ 442**)

الخمر شراب العنب المسكر وكل شراب أسكر كثيره أو قليله فهو خمر وكثيره وقليله حرام من جميع الأشربة وهو قول جماعة من أهل الحجاز والشام وما خالف هذا القول باطل بالسنة الثابتة عن النبي صلى الله عليه وسلم لقوله وقد سئل عن البتع وهو شراب العسل فقال: "كل شراب أسكر فهو حرام" وقال صلى الله عليه وسلم: "كل مسكر خمر وكل خمر حرام" وقال عليه السلام: "ما أسكر كثيره فقليله حرام" وقال: "ما أسكر منه الفرق فملء الكف منه حرام".

الفواكه الدواني على رسالة ابن أبي زيد القيرواني (**2/ 287**)

وحرم الله سبحانه شرب الخمر قليلها وكثيرها وشراب العرب يومئذ فضيخ التمر وبين الرسول – عليه السلام – أن كل ما أسكر كثيره من الأشربة فقليله حرام وكل ما خامر العقل فأسكره من كل شراب فهو خمر وقال الرسول – عليه الصلاة والسلام – إن الذي حرم شربها حرم بيعها ونهى عن الخليطين من الأشربة

المهذب في فقة الإمام الشافعي للشيرازي (**3/ 370**): اسم الخمر يقع على كل مسكر

العدة شرح العمدة (ص: **601**)

(ومن شرب مسكرا قل أو كثر مختارا عالما أن كثيره يسكر جلد الحد أربعين جلدة) .

في هذه المسألة فصول:

الأول: أن كل مسكر حرام وهو خمر حكمه حكم عصير العنب في تحريمه ووجوب الحد على شاربه، روي ذلك عن جماعة من الصحابة، لما روى ابن عمر قال: قال رسول الله – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ –: «كل مسكر خمر، وكل خمر حرام» ، وعن جابر قال: قال رسول الله – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ –: «ما أسكر كثيره فقليله حرام» رواهما أبو داود والأثرم وغيرهما، وقال عمر: نزل تحريم الخمر وهي من العنب والتمر والعسل والحنطة والشعير، والخمر ما خامر العقل، ولأنه مسكر فأشبه عصير العنب، وقال الإمام أحمد: ليس في الرخصة في المسكر حديث صحيح، قال ابن المنذر: جاء أهل الكوفة بأحاديث معلولة، وأما حديث ابن عباس: «حرمت الخمر لعينها، والمسكر من كل شراب» فهو عمدتهم، وهو موقوف عليه، مع أنه يحتمل أنه أراد المسكر من كل شراب، فإنه يروي هو وغيره عن النبي – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – أنه قال: «كل مسكر حرام» .

الشرح الكبير على متن المقنع (**10/ 327**)

(مسألة) (كل شراب أسكر كثيره فقليله حرام من أي شئ كان ويسمى خمراً حكمه حكم عصير العنب في تحريمه ووجوب الحد على شاربه) روى تحريم ذلك عن عمر وعلي وابن مسعود وابن عمر وأبي هريرة وسعد بن أبي وقاص وأبي

ابن كعب وأنس وعائشة رضي الله عنهم، وبه قال عطاء وطاوس ومجاهد والقاسم وقتادة وعمر بن عبد العزيز ومالك والشافعي وأبو ثور وأبو عبيد واسحاق

شرح الزركشي على مختصر الخرقي (**6/ 384**)

وقوله: مسكرا قل أو كثر، يخرج به غير المسكر، وهو واضح، ويعم كل مسكر وإن قل ولم يسكر به. وهذا مذهبنا لما تقدم من حديث عائشة – رضي الله عنها –: «كل شراب أسكر فهو حرام» وحديث ابن عمر – رضي الله عنهما –: «كل مسكر خمر، وكل مسكر حرام» ، وحديث ابن عباس: «كل مخمر خمر، وكل مسكر حرام» وإذا كان كل مسكر خمرا فقد دخل في آية التحريم، مع أن الرسول – صلى الله عليه وسلم – نص على تحريمه.

الشرح الممتع على زاد المستقنع (1/ 428) : الخمر: اسم لكل مسكر.

الإرشاد إلى سبيل الرشاد (ص: 392). فالخمرة حرام, قليلها وكثيرها, وكل ما خامر العقل فأسكره من كل شراب, فهوخمر.

الموسوعة الفقهية الكويتية (5/ 12)

اختلف الفقهاء في تعريف الخمر بناء على اختلافهم في حقيقتها في اللغة وإطلاق الشرع. فذهب أهل المدينة، وسائر الحجازيين، وأهل الحديث كلهم، والحنابلة، وبعض الشافعية إلى أن الخمر تطلق على ما يسكر قليله أو كثيره، سواء اتخذ من العنب أو التمر أو الحنطة أو الشعير أو غيرها. واستدلوا بقول النبي صلى الله عليه وسلم: كل مسكر خمر، وكل خمر حرام.

الموسوعة الفقهية الكويتية (5/ 19)

مذهب جمهور العلماء تحريم كل شراب مسكر قليله وكثيره، وعلى هذا فإن الأشربة المتخذة من الحبوب والعسل واللبن والتين ونحوها يحرم شرب قليلها إذا أسكر كثيرها، وبهذا قال محمد بن الحسن من الحنفية وهو المفتى به عندهم

12 الكافي في فقه الإمام أحمد (1/ 158)

والخمر نجس؛ لقول الله تعالى: {إنما الخمر والميسر والأنصاب والأزلام رجس من عمل الشيطان فاجتنبوه} [المائدة: 90] ولأنه يحرم تناوله من غير ضرر، فكان نجسا كالدم، والنبيذ مثله؛ لأن النبي – صلى الله عليه وسلم – قال: «كل مسكر خمر، وكل خمر حرام» رواه مسلم.

المغني لابن قدامة (9/ 171)

فصل: والخمر نجسة. في قول عامة أهل العلم؛ لأن الله تعالى حرمها لعينها، فكانت نجسة، كالخنزير. وكل مسكر فهو حرام، نجس؛ لما ذكرنا.

نهاية المحتاج إلى شرح المنهاج (1/ 234)

فقال: (هي كل مسكر مائع) خمرا كان وهو المشتد من عصير العنب ولو محترمة ومثلثة وباطن حبات عنقود أو غيره مما من شأنه الإسكار وإن كان قليلا، أما الخمر بسائر أنواعها فتغليظا وزجرا عنها كالكلب ولأنها رجس بنص القرآن، والرجس النجس، وألحق بذلك غيرها من سائر المسكرات قياسا عليها بوجود الإسكار المسبب عنه ذلك في كل منهما.

حاشية البجيرمي على شرح المنهج = التجريد لنفع العبيد (1/ 97)

(باب) في النجاسة وإزالتها (النجاسة) لغة ما يستقذر. وشرعا بالحد: مستقذر يمنع صحة الصلاة حيث لا مرخص وبالعد (مسكر مائع) كخمر، وخرج بالمائع غيره كبنج وحشيش مسكر فليس بنجس،

13 الموسوعة الفقهية الكويتية (11/ 36): ذهب المالكية والشافعية إلى تحريم بيع المخدرات لمن يعلم أو يظن تناوله لها على الوجه المحرم

القوانين الفقهية (ص: 117): لا يحل لمسلم بيع الخمر إلى مسلم ولا كافر

المجموع شرح المهذب (9/ 225)

قال المصنف رحمه الله* (الاعيان ضربان نجس وطاهر فأما النجس فعلى ضربين في نفسه ونجس بملاقاة النجاسة فأما النجس في نفسه فلا يجوز بيعه وذلك مثل الكلب والخنزير والخمر والسرجين وما أشبه ذلك من النجاسات والاصل فيه ما روى جابر رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال (إن الله تعالى حرم بيع الخمر والميتة والخنزير والاصنام)

تحفة المحتاج في شرح المنهاج وحواشي الشرواني والعبادي (4/ 235)

(والخمر) يعني المسكر وسائر نجس العين ونحوه كمشتبهين لم تظهر طهارة أحدهما بنحو اجتهاد لصحة النهي عن ثمن الكلب، وأن الله حرم بيع الخمر والميتة والخنزير والأصنام،

حاشيتا قليوبي وعميرة (2/ 197)

(وللمبيع شروط) خمسة أحدها (طهارة عينه فلا يصح بيع الكلب والخمر) وغيرهما من نجس العين لأنه – صلى الله عليه وسلم – «نهى عن ثمن الكلب» ، وقال: «إن الله حرم بيع الخمر والميتة والخنزير» رواهما الشيخان، والمعنى في المذكورات نجاسة عينها فأحق بها باقي نجس العين.

العدة شرح العمدة (ص: 240)

مسألة 5: (ولا يجوز بيع ما نفعه محرم كالخمر والميتة) لقوله – صلى الله عليه وسلم –: «إن الله إذا حرم شيئا حرم ثمنه» [رواه أبو داود] ، وفي حديث جابر: سمعت رسول الله – صلى الله عليه وسلم – يقول: «إن الله حرم بيع الخمر والميتة والخنزير والأصنام» متفق عليه.

14 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 448)

الخمر وهي النيء) بكسر النون فتشديد الياء (من ماء العنب إذا غلى واشتد وقذف) أي رمى (بالزبد) أي الرغوة ولم يشترطا قذفه وبه قالت الثلاثة وبه أخذ أبو حفص الكبير، وهو الأظهر كما في الشرنبلالية عن المواهب ويأتي ما يفيده وقد تطلق الخمر على غير ما ذكر مجازا.

هو النيء من ماء العنب إذا غلا واشتدّ وقذف بالزّبد من دون أن يطبخ. (الجوہرة النيرة)

15 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 448)

ثم شرع في أحكامها العشرة فقال (وحرم قليلها وكثيرها) بالإجماع (لعينها) أي لذاتها وفي قوله تعالى: – {إنما الخمر والميسر} [المائدة:90]– الآية عشر دلائل على حرمتها مبسوطة في المجتبى وغيره

16 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 449): (وهي نجسة نجاسة مغلظة كالبول

17 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 449)

(وحرم الانتفاع بها) ولو لسقي دواب أو لطين أو نظر للتلهي، أو دواء أو دهن أو طعام أو غير ذلك إلا لتخليل أو لخوف عطش بقدر الضرورة فلو زاد فسكر حد مجتبى . (ولا يجوز بيعها) لحديث مسلم «إن الذي حرم شربها حرم بيعها»

18 http://www.wineskills.co.uk/winemaking/winemaking-knowledge-base/chemical-composition
https://en.wikipedia.org/wiki/Wine_chemistry,
https://www.ncbi.nlm.nih.gov/pubmed/24915400,
http://www.scielo.br/scielo.php?script=sci_arttext&pid=S0101-20612014000100020, http://winemakersacademy.com/anatomy-grape/,
http://www.wineland.co.za/chemical-and-sensory-properties-of-grape-and-wine-phenolics-part-i/,

19 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (**6/ 451**(

(قوله بالكسر) أي والمد ككساء قاموس (قوله يطبخ) أي بالنار أو الشمس قهستاني (قوله أقل من ثلثيه) قيد به لأنه إذا ذهب ثلثاه فما دام حلوا يحل شربه عند الكل، وإذا غلى واشتد يحل شربه عندهما ما لم يسكر خلافا لمحمد اهـــ شرح مسكين وسيأتي (قوله ويصير مسكرا) بأن غلى واشتد وقذف بالزبد فإنه يحرم قليله وكثيره أما ما دام حلوا فيحل شربه أتقاني، وهذا القيد ذكره هنا غير ضروري لأنه سيأتي في كلام المصنف في قوله: والكل حرام إذا غلى واشتد (قوله يسمى الباذق) بكسر الذال وفتحها كما في القاموس، ويسمى المنصف أيضا، والمنصف: الذاهب النصف، والباذق الذاهب ما دونه، والحكم فيهما واحد كما في الغاية وغيرها (قوله وصار مسكرا) أي بأن اشتد وزالت حلاوته، وإذا أكثر منه أسكر (قوله يعني في التسمية لا في الحكم إلخ) لما كان كلام المصنف موهما أشد الإيهام أتى بالعناية لأن كلامه في الأشربة المحرمة وذكر منها الطلاء، وفسره أولا بتفسير ثم بآخر وحكم بأنه الصواب، فيتوهم أن المحرم هو المعنى الثاني دون الأول مع أن الأمر بالعكس، فالباذق والمنصف حرام اتفاقا. والطلاء: وهو ما ذهب ثلثاه ويسمى المثلث حلال إلا عند محمد كما سيأتي، فلا يحرم منه عندهما إلا القدح الأخير الذي يحصل به الإسكار كما يأتي بيانه، فنبه على أن المراد المنصف أن الذي يسمى الطلاء هو الذي ذهب ثلثاه، وأن الأول حرام والثاني حلال. وبحث الشرنبلالي في هذا التصويب بأن الطلاء يطلق بالاشتراك على أشياء كثيرة: منها الباذق والمنصف والمثلث وكل ما طبخ من عصير العنب اهـــ أقول: وفي المغرب الطلاء كل ما يطلى به من قطران أو نحوه، ويقال لكل ما خثر من الأشربة طلاء على التشبيه حتى يسمى به المثلث (قوله على التفسير الأول) أما على الثاني فظاهر لحل شربه، وعند محمد نجس كما يأتي (قوله به يفتى) عزاه القهستاني إلى الكرماني وغيره

20 اس کی مزید تفصیل کتاب کے آخر میں ضمیمہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

21 حاشية ابن عابدين (رد المحتار) (**6/ 451**)(و) الثالث (السكر) بفتحتين (وهو النيء من ماء الرطب) إذا اشتد وقذف بالزبد

22 حاشية ابن عابدين (**6/ 452**). (و) الرابع (نقيع الزبيب، وهو النيء من ماء الزبيب) بشرط أن يقذف بالزبد بعد الغليان

[23] https://www.britannica.com/science/ethyl-alcohol

Ethyl alcohol
CHEMICAL COMPOUND
WRITTEN BY:
The Editors of Encyclopedia Britannica

Ethyl alcohol, also called ethanol, grain alcohol, or alcohol, a member of a class of organic compoundsthat are given the general name alcohols; its molecular formula is C2H5OH. Ethyl alcohol is an important industrial chemical; it is used as a solvent, in the synthesis of other organic chemicals, and as an additive to automotive gasoline (forming a mixture known as a gasohol). Ethyl alcohol is also the intoxicating ingredient of many alcoholic beverages such as beer, wine, and distilled spirits.

There are two main processes for the manufacture of ethyl alcohol: the fermentation of carbohydrates (the method used for alcoholic beverages) and the hydration of ethylene. Fermentation involves the transformation of carbohydrates to ethyl alcohol by growing yeast cells. The chief raw materials fermented for the production of industrial alcohol are sugar crops such as beets and sugarcane and grain crops such as corn (maize). Hydration of ethylene is achieved by passing a mixture of ethylene and a large excess of steam at high temperature and pressure over an acidic catalyst.

Ethyl alcohol produced either by fermentation or by synthesis is obtained as a dilute aqueous solution and must be concentrated by fractional distillation. Direct distillation can yield at best the constant-boiling-point mixture containing 95.6 percent by weight of ethyl alcohol. Dehydration of the constant-boiling-point mixture yields anhydrous, or absolute, alcohol. Ethyl alcohol intended for industrial use is usually denatured (rendered unfit to drink), typically with methanol, benzene, or kerosene.

Pure ethyl alcohol is a colourless, flammable liquid (boiling point 78.5 °C [173.3 °F]) with an agreeable ethereal odour and a burning taste. Ethyl alcohol is toxic, affecting the central nervous system. Moderate amounts relax the muscles and produce an apparent stimulating effect by depressing the inhibitory activities of the brain, but larger amounts impair coordination and judgment, finally producing coma and death. It is an addictive drug for some persons, leading to the disease alcoholism.

Ethyl alcohol is converted in the body first to acetaldehyde and then to carbon dioxide and water, at the rate of about half a fluid ounce, or 15 ml, per hour; this quantity corresponds to a dietary intake of about 100 calories.

[24] Grape juice has exactly the right levels of Yeast Nutrients, Sugar, Acid, and Tannin and this is why wine from grapes is much easier than wine from other fruits. http://www.yobrew.co.uk/stuck.php

25 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (**6/ 452**)

(والكل) أي الثلاثة المذكورة (حرام إذا غلى واشتد) وإلا اتفاقا، وإن قذف حرم اتفاقا، وظاهر كلامه فبقية المتون أنه اختار هاهنا قولهما

قاله البرجندي، نعم قال القهستاني: وترك القيد هنا لأنه اعتمد على السابق اهـــ فتنبه؛

26 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 452)

ولم يبين حكم نجاسة السكر والنقيع؛ ومفاد كلامه أنها خفيفة وهو مختار السرخسي، واختار في الهداية أنها غليظة (وحرمتها دون حرمة الخمر فلا يكفر مستحلها) لأن حرمتها بالاجتهاد.

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 451):(ونجاسته) أي الطلاء على التفسير الأول كذا قاله المصنف (كالخمر) به يفتى

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 452)

(قوله ومفاد كلامه) حيث صرح بأن نجاسة الباذق كالخمر وسكت عن هذين، ويبعد أن يقال تركه هنا اعتمادا على ما مر فتأمل (قوله واختار في الهداية أنها غليظة) فيه نظر. ونص ما في الهداية: ونجاستها خفيفة في رواية وغليظة في أخرى اهـ. وعبارته في الدر المنتقى أحسن مما هنا، حيث قال: ومختار السرخسي الخفة في الأخيرين وإن قال في الهداية بالغلظة في رواية اهـ وعبارته في باب الأنجاس هكذا. وفي باقي الأشربة روايات التغليظ والتخفيف والطهارة، رجح في البحر الأول، وفي النهر الأوسط اهـ

27 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 452)

(والحلال منها) أربعة أنواع:

الأول (نبيذ التمر والزبيب إن طبخ أدنى طبخة) يحل شربه (وإن اشتد) وهذا (إذا شرب) منه (بلا لهو وطرب) فلو شرب للهو فقليله وكثيره حرام (وما لم يسكر) فلو شرب ما يغلب على ظنه أنه مسكر فيحرم، لأن السكر حرام في كل شراب.

(و) الثاني (الخليطان) من الزبيب والتمر إذا طبخ أدنى طبخة، وإن اشتد يحل بلا لهو.

(و) الثالث (نبيذ العسل والتين والبر والشعير والذرة) يحل سواء (طبخ أو لا) بلا لهو وطرب.

(و) الرابع (المثلث) العنبي وإن اشتد، وهو ما طبخ من ماء العنب حتى يذهب ثلثاه ويبقى ثلثه.... (قوله بلا لهو وطرب) قال في المختار: الطرب خفة تصيب الإنسان لشدة حزن أو سرور اهـ. قال في الدرر. وهذا التقييد غير مختص بهذه الأشربة بل إذا شرب الماء وغيره من المباحات بلهو وطرب على هيئة الفسقة حرام اهـ ط.

قلت: وكان ينبغي للمصنف أن يذكر التقييد بعدم اللهو والطرب وعدم السكر بعد الرابع ليكون قيدا للكل.

تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق وحاشية الشلبي (6/ 44). بخلاف غيره من الأشربة، فإن حرمتها متوقفة على السكر

28 الكافي في فقه أهل المدينة (1/ 442)

والذي يحل من الأشربة ما لا يسكر كثيره من عصير العنب وغيره ولا بأس بشرب العصير ما لم يغل ولا بأس به إذا طبخ طبخا لا يسكر بعده الكثير منه ولا ينبغي أن ينقص طبخه من ذهاب الثلثين.

وكل شراب لا يسكر منه فهو مباح ما لم تكن عليه معاقرة فإن كانت هناك معاقرة لم يجز والمعاقرة عند جماعة من أهل العلم مكروهة كراهية شديدة على الشراب المباح وعلى غير المباح حرام ولا يخلل أحد خمرا فإن خللها فبئس ما فعل وليستغفر الله وليأكلها إن شاء وقد قيل لا يأكلها إلا أن تعود خلا بغير صنيع آد

29 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 454)

(وحرمها محمد) أي الأشربة المتخذة من العسل والتين ونحوهما قاله المصنف (مطلقا) قليلها وكثيرها (وبه يفتى) .

30 البناية شرح الهداية (12/ 382)

(ولأن المفسد هو القدح المسكر، وهو حرام عندنا) ش: أي المفسد للعقل هو القدح، وهو حرام عندنا فيما سوى الأشربة المحرمة لا ما قبله.

البناية شرح الهداية (12/ 369) : وقال في " الجامع الصغير ": وما سوى ذلك من الأشربة، فلا بأس به.

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 452)

(والحلال منها) أربعة أنواع: الأول (نبيذ التمر والزبيب إن طبخ أدنى طبخة) يحل شربه (وإن اشتد) وهذا (إذا شرب) منه (بلا لهو وطرب) فلو شرب للهو فقليله وكثيره حرام (وما لم يسكر) فلو شرب ما يغلب على ظنه أنه مسكر فيحرم ..... الخ

31 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 455)

وقال محمد ما أسكر كثيره فقليله حرام، وهو نجس أيضا..... وهذه الأشربة عند محمد وموافقيه كخمر بلا تفاوت في الأحكام، وبهذا يفتى في زماننا اهـــ فخص الخلاف بالأشربة، وظاهر قوله بلا تفاوت أن نجاستها غليظة فتنبه، لكن يستثنى منه الحد فإنه لا يجب إلا بالسكر، بخلاف الخمر. والحاصل أنه لا يلزم من حرمة الكثير المسكر حرمة قليله ولا نجاسته مطلقا إلا في المائعات لمعنى خاص بها.

32 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 454)

(قوله وصح بيع غير الخمر) أي عنده خلافا لهما في البيع والضمان، لكن الفتوى على قوله في البيع، وعلى قولهما في الضمان إن قصد المتلف الحسبة وذلك يعرف بالقرائن، وإلا فعلى قوله كما في التتارخانية وغيرها.

ثم إن البيع وإن صح لكنه يكره كما في الغاية وكان ينبغي للمصنف ذكر ذلك قبيل الأشربة المباحة، فيقول بعد قوله ولا يكفر مستحلها: وصح بيعها إلخ كما فعله في الهداية وغيرها، لأن الخلاف فيها لا في المباحة أيضا إلا عند محمد فيما يظهر مما يأتي من قوله بحرمة كل الأشربة ونجاستها تأمل. (قوله مما مر) أي من الأشربة السبعة (قوله ومفادة إلخ) أي مفاد التقييد بغير الخمر، ولا شك في ذلك لأنهما دون الخمر وليسا فوق الأشربة المحرمة، فصحة بيعها يفيد صحة بيعهما فافهم (قوله عدم الحل) أي لقيام المعصية بعينها. وذكر ابن الشحنة أنه يؤدب بائعها وسيأتي.

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 455)

بخلاف المائعة فإنه يحد، ويدل عليه أيضا قوله في غرر الأفكار: وهذه الأشربة عند محمد وموافقيه كخمر بلا تفاوت في الأحكام، وبهذا يفتى في زماننا اهـــ

33 حاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 455) وقال محمد ما أسكر كثيره فقليله حرام، وهو نجس أيضا.

34 الدر المختار وحاشية ابن عابدين ((6/ 454)(قوله وصح بيع غير الخمر) أي عنده خلافا لهما في البيع والضمان، لكن الفتوى على قوله في البيع.

35 مجموعہ فتاوی شیخ الاسلام ابن تیمیہ : 198/34

36 صحيح مسلم (3/ 1587)

37 صحيح البخاري (1/ 58)

38 المجموع شرح المهذب (2/ 563)

* [الشرح] الخمر نجسة عندنا وعند مالك وأبي حنيفة وأحمد وسائر العلماء إلا ما حكاه القاضي أبو الطيب وغيره عن ربيعة شيخ مالك وداود أنهما قالا هي طاهرة وإن كانت محرمة كالسم الذي هو نبات وكالحشيش المسكر

39 المجموع شرح المهذب (2/ 563)

نقل الشيخ أبو حامد الإجماع على نجاستها واحتج أصحابنا بالآية الكريمة قالوا ولا يضر قرن الميسر والأنصاب والأزلام بها مع أن هذه الأشياء طاهرة لأن هذه الثلاثة خرجت بالإجماع فبقيت الخمر على مقتضى الكلام ولا يظهر من الآية دلالة ظاهرة لأن الرجس عند أهل اللغة القذر ولا يلزم من ذلك النجاسة وكذا الأمر بالاجتناب لا يلزم منه النجاسة

حاشيتا قليوبي وعميرة (1/ 80)

وقد استدل على نجاسة الخمر بالإجماع، حكاه أبو حامد وابن عبد البر.، قال الإسنوي: كأنهما أرادا إجماع الطبقة المتأخرة من المجتهدين وإلا فقد خالف في ذلك ربيعة شيخ مالك والمزني.

40 https://en.wikipedia.org/wiki/Alcohol, https://byjus.com/chemistry/types-of-alcohols/, https://www.chemguide.co.uk/organicprops/alcohols/background.html, http://healthyliving.azcentral.com/types-of-alcohol-in-chemistry-12368600.html, http://study.com/academy/lesson/alcohol-in-chemistry-types-uses-formula.html, https://www.livestrong.com/article/136820-types-uses-alcohol/.

41 Alcohol occurs naturally when fruits, vegetables, and grains exposed to bacteria in the air undergo the process of fermentation. People can create and speed up the conditions for fermentation to produce ethyl alcohol, also called ethanol. Pure ethanol is not drinkable but is an ingredient of alcoholic beverages, such as beer, wine, and liquors. The concentration of ethanol in beer is approximately 4 to 5 percent; in wine it is 11 to 12 percent; and in most liquors, it is 40 to 50 percent. Also, alcoholic beverages are often diluted by water before they are consumed.

http://www.encyclopedia.com/education/applied-and-social-sciences-magazines/alcohol-chemistry

ALCOHOL ‹CHEMICAL COMPOUND WRITTEN BY: Leroy G. Wade

Alcohol, any of a class of organic compounds characterized by one or more hydroxyl (−OH) groups attached to a carbon atom of an alkyl group (hydrocarbon chain). Alcohols may be considered as organic derivatives of water (H2O) in which one of the hydrogen atoms has been replaced by an alkyl group, typically represented by R in

organic structures. For example, in ethanol (or ethyl alcohol) the alkyl group is the ethyl group, −CH2CH3. https://www.britannica.com/science/alcohol

42 {وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ} [الأعراف: 56]

تفسير الرازي = مفاتيح الغيب أو التفسير الكبير (14/ 283) : هذه الآية تدل على أن الأصل في المضار الحرمة والمنع على الإطلاق.

المستدرك على الصحيحين للحاكم (2/ 66)

عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: «لا ضرر ولا ضرار، من ضار ضاره الله، ومن شاق شاق الله عليه» هذا حديث صحيح الإسناد على شرط مسلم ولم يخرجاه " [التعليق – من تلخيص الذهبي] على شرط مسلم

مشيخة قاضي المارستان (3/ 1397)

عن أبي بكر الصديق رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " لا يدخل الجنة سيء ملكته وملعون من ضر مسلما أو غره ".

تفسير الرازي = مفاتيح الغيب أو التفسير الكبير (20/ 228) «ملعون من ضر مسلما»

تفسير النيسابوري = غرائب القرآن ورغائب الفرقان (4/ 274)قوله صلى الله عليه وسلم: «ملعون من ضر مسلما»

العقود الدرية في تنقيح الفتاوى الحامدية (2/ 332)

والحق في إفتاء التحليل، والتحريم في هذا الزمان التمسك بالأصلين اللذين ذكرهما البيضاوي في الأصول، ووصفهما بأنهما نافعان في الشرع الأول أن الأصل في المنافع الإباحة، والمأخذ الشرعي آيات ثلاث الأولى قوله تعالى {خلق لكم ما في الأرض جميعا} [البقرة: 29] ، واللام للنفع فتدل على أن الانتفاع بالمنتفع به مأذون شرعا وهو المطلوب، الثانية قوله تعالى {قل من حرم زينة الله التي أخرج لعباده} [الأعراف: 32] ، والزينة تدل على الانتفاع الثالثة قوله تعالى {أحل لكم الطيبات} [المائدة: 4] ، والمراد بالطيبات المستطابات طبعا وذلك يقتضي حل المنافع بأسرها، والثاني أن الأصل في المضار التحريم، والمنع لقوله – عليه الصلاة والسلام – «لا ضرر ولا ضرار في الإسلام» وأيضا ضبط أهل الفقه حرمة التناول إما بالإسكار كالبنج وإما بالإضرار بالبدن كالتراب، والترياق أو بالاستقذار كالمخاط، والبزاق وهذا كله فيما كان طاهرا

فتح القدير للكمال ابن الهمام (3/ 390): ولذا ملك التطبب ولم يملك أكل السم وإدخال المؤذي على البدن.

43 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 455)

والحاصل أنه لا يلزم من حرمة الكثير المسكر حرمة قليله ولا نجاسته مطلقا إلا في المائعات لمعنى خاص بها. أما الجامدات فلا يحرم منها الكثير المسكر، ولا يلزم من حرمته نجاسته كالسم القاتل فإنه حرام مع أنه طاهر،

44 { يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ} [المائدة: 90]

صحيح البخاري (8/ 30)

عن سعيد بن أبي بردة، عن أبيه، عن جده، قال: لما بعثه رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعاذ بن جبل، قال لهما: «يسرا ولا تعسرا، وبشرا ولا تنفرا، وتطاوعا» قال أبو موسى: يا رسول الله، إنا بأرض يصنع فيها شراب من العسل، يقال له البتع، وشراب من الشعير، يقال له المزر؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «كل مسكر حرام»

صحيح مسلم (3/ 1587) : عن ابن عمر، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: «كل مسكر خمر، وكل مسكر حرام»

سنن ابن ماجه (2/ 1124): عن عبد الله بن عمر، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «كل مسكر، حرام، وما أسكر كثيره، فقليله حرام» [حكم الألباني] صحيح

سنن الترمذي ت شاكر (4/ 293) : عن عائشة قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «كل مسكر حرام، ما أسكر الفرق منه فملء الكف منه حرام» [حكم الألباني] : صحيح

45 { يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ} [المائدة: 90]

تفسير القرطبي (12/ 54): الرجس النجس

البحر المحيط في التفسير (4/ 360). الجمهور على أنها نجسة العين لتسميتها رجسا، والرجس النجس المستقذر.

فتح القدير للشوكاني (2/ 196). والضمير في فإنه راجع إلى اللحم أو إلى الخنزير. والرجس: النجس

أحكام القرآن للجصاص ط العلمية (2/ 583): يراد بالرجس النجس

أسنى المطالب في شرح روض الطالب (1/ 9): لأنها رجس بنص القرآن، والرجس النجس

46 صحيح البخاري (3/ 82)

عن عائشة رضي الله عنها: لما نزلت آيات سورة البقرة عن آخرها، خرج النبي صلى الله عليه وسلم، فقال: «حرمت التجارة في الخمر»

صحيح البخاري (5/ 150)

عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما، أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول عام الفتح: وهو بمكة «إن الله ورسوله حرم بيع الخمر»

صحيح مسلم (3/ 1207)

عن جابر بن عبد الله، أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول عام الفتح وهو بمكة: «إن الله ورسوله حرم بيع الخمر، والميتة، والخنزير، والأصنام»، فقيل: يا رسول الله، أرأيت شحوم الميتة، فإنه يطلى بها السفن، ويدهن بها الجلود، ويستصبح بها الناس، فقال: «لا، هو حرام»، ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عند ذلك: «قاتل الله اليهود، إن الله عز وجل لما حرم عليهم شحومها أجملوه، ثم باعوه فأكلوا ثمنه»

صحيح مسلم (3/ 1206) : «إن الذي حرم شربها حرم بيعها»

47 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 448)

ثم شرع في أحكامها العشرة فقال (وحرم قليلها وكثيرها) بالإجماع (لعينها) أي لذاتها وفي قوله تعالى: – {إنما الخمر والميسر} [المائدة: 90]– الآية عشر دلائل على حرمتها مبسوطة في المجتبى وغيره

48 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 449). (وهي نجسة نجاسة مغلظة كالبول

49 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 449)

(وحرم الانتفاع بها) ولو لسقي دواب أو لطين أو نظر للتلهي، أو دواء أو دهن أو طعام أو غير ذلك إلا لتخليل أو لخوف عطش بقدر الضرورة فلو زاد فسكر حد مجتبى . (ولا يجوز بيعها) لحديث مسلم «إن الذي حرم شربها حرم بيعها»

50 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 452)

(والحلال منها) أربعة أنواع:

الأول (نبيذ التمر والزبيب إن طبخ أدنى طبخة) يحل شربه (وإن اشتد) وهذا (إذا شرب) منه (بلا لهو وطرب) فلو شرب للهو فقليله وكثيره حرام (وما لم يسكر) فلو شرب ما يغلب على ظنه أنه مسكر فيحرم، لأن السكر حرام في كل شراب.

(و) الثاني (الخليطان) من الزبيب والتمر إذا طبخ أدنى طبخة، وإن اشتد يحل بلا لهو.

(و) الثالث (نبيذ العسل والتين والبر والشعير والذرة) يحل سواء (طبخ أو لا) بلا لهو وطرب.

(و) الرابع (المثلث) العنبي وإن اشتد، وهو ما طبخ من ماء العنب حتى يذهب ثلثاه ويبقى ثلثه إذا قصد به استمراء الطعام والتداوي والتقوي على طاعة الله تعالى، ولو للهو لا يحل إجماعا حقائق.

تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق وحاشية الشلبي (6/ 44). بخلاف غيره من الأشربة، فإن حرمتها متوقفة على السكر

51 البناية شرح الهداية (12/ 382)

(ولأن المفسد هو القدح المسكر، وهو حرام عندنا) ش: أي المفسد للعقل هو القدح، وهو حرام عندنا فيما سوى الأشربة المحرمة لا ما قبله.

البناية شرح الهداية (12/ 369) : وقال في " الجامع الصغير ": وما سوى ذلك من الأشربة، فلا بأس به.

52 https://www.livescience.com/32735-how-much-alcohol-is-in-my-drink.html

A glass of wine might seem more civilized than a no-name can of beer, but when it comes to acting uncivilized from boozing too much, wine will likely get you there quicker. In terms of alcohol content, the rule of thumb is that 12 ounces of beer is about equivalent to 5 ounces of wine and 1.5 ounces of liquor (the amount in a shot glass).

The standard measurement of the alcohol content of drinks is alcohol by volume (ABV), which is given as the volume of ethanol as a percent of the total volume of the drink. On average, the ABV for beer is 4.5 percent; for wine, 11.6 percent ; and for liquor, 37 percent, according to William Kerr, senior scientist at the Alcohol Research Group of the Public Health Institute.

The range in alcohol levels is the result of how each beverage is made. All alcoholic drinks rely on fermentation, a process in which yeast convert sugars into alcohol. Compared with beer, wine involves a longer fermentation process meaning it takes more time for the yeast to gobble up sugar in grapes and spit out alcohol. The alcohol content is limited by the yeast, which, during the fermentation of beer typically becomes inactive when alcohol levels climb above 10 percent. (For beer, yeast typically break down sugars found in starches, such as cereal grains.)

Liquor, formally known as spirits , requires an extra process to achieve its souped-up alcohol content. Following fermentation, a process called distillation separates the water from the alcohol, resulting in higher alcohol concentrations of at least 20 percent. (Typical vodka contains about 40 percent ABV.)
There are some so-called beer labels that claim much higher alcohol content than the average 4 percent to 6 percent. One example is Samuel Adams Utopias, which sells for about $100 for a 24-ounce bottle and boasts an ABV as high as 27 percent. So, what's the catch?
Several beer companies have started experimenting with ways to push the alcohol limit in their beer. For example, Scottish brewers Martin Dickie and James Watt created their limited-edition bottles of Tactical Nuclear Penguin with 32 percent ABV by freezing a 10-percent-ABV beer. They then plucked out the ice (which contained only non-alcohol ingredients), leaving behind a higher concentration of alcohol.
As technology allows brewers to blur the lines between beer, wine and spirits, wise consumers might want to keep an eye on the labels which indicate the ABV of all libations.
https://en.wikipedia.org/wiki/Alcohol_by_volume
Details about typical amounts of alcohol contained in various beverages can be found in the articles about them.
https://www.fda.gov/iceci/compliancemanuals/compliancepolicyguidancemanual/ucm074430.htm

CPG Sec. 510.400 Dealcoholized Wine and Malt Beverages - Labeling
BACKGROUND:
Wine is defined in the Federal Alcohol Administration Act (FAA Act) as, among other things, containing not less than 7 and not more than 24 percent alcohol by volume [27 U.S.C. 211(a)(6)]. Bureau of Alcohol, Tobacco and Firearms (BATF) labeling regulations apply only to wines containing alcohol within the specified range. Dealcoholized wines are prepared by removing alcohol from a wine. Because dealcoholized wine products contain less than 7 percent alcohol by volume, they are not covered by the FAA Act and are subject to the labeling provisions of the Federal Food, Drug, and Cosmetic Act.
The term "malt beverage" is defined in the FAA Act as a beverage made by alcoholic fermentation of specific materials [27 U.S.C. 211(a)(7)]. Malt beverages are not characterized by specific alcohol content. All malt beverages meeting the definition of the FAA Act are within the purview of the BATF statute, regardless of alcohol content. Regulations pertaining to the labeling of malt beverages are found in Title 27 of the Code of Federal Regulations, Part 7.
POLICY:
The term "dealcoholized" or "alcohol-removed" should appear in the statement of identity, immediately preceding either the term "wine" or the standard of identity [27 CFR 4.21] designation of the type of wine from which it was derived, such as "burgundy." The qualifying words "dealcoholized" or "alcohol-removed" should appear in letters equal in size to "wine" or to the standardized name on the principal display panel of the label. Where a specific designation is used, such as "dealcoholized claret"

or "alcohol-removed burgundy," the product must be true to source type as defined by BATF regulations. To ensure that consumers are not misled as to the alcohol content of the product, the statement of identity should be followed by the declaration, "contains less than 0.5 percent alcohol by volume." FDA considers use of the terms "dealcoholized" and "alcohol-removed" in the statement of identity of a reduced alcohol wine product to be misleading if the alcohol content exceeds 0.5 percent by volume.

We do not object to the presence of the additional label claim "non-alcoholic" on labels of dealcoholized wines. However, the term "non-alcoholic" should not be used in lieu of the term "dealcoholized" or "alcohol-removed" as the sole qualifier in the statement of identity of the wine product.

FDA does not consider the terms "non-alcoholic" and "alcohol-free" to be synonymous. The term "alcohol-free" may be used only when the product contains no detectable alcohol.

Beverages such as soft drinks, fruit juices, and certain other flavored beverages which are traditionally perceived by consumers to be "non-alcoholic" could actually contain traces of alcohol (less than 0.5 percent alcohol by volume) derived from the use of flavoring extracts or from natural fermentation. FDA also considers beverages containing such trace amounts of alcohol to be "non-alcoholic." We, therefore, have no basis for objecting to claims of "non-alcoholic" on labels of dealcoholized wines, even though they are derived from alcoholic beverages. FDA policy and BATF regulations on the labeling of malt beverages (27 CFR 7.26) are consistent on the use of the terms "non-alcoholic" and "alcohol-free."

The labeling of malt beverages that are prepared in accordance with the provisions of 27 CFR Part 7 (including dealcoholized malt beverages) is solely under the jurisdiction of BATF. Inquiries concerning the labeling of malt beverages should be referred to BATF's Product Compliance Branch. If it is unclear whether a product meets the FAA Act definition of malt beverage, contact BATF for guidance. If BATF concludes that a product is not within their jurisdiction, FDA will exercise authority over the label of the beverage. If there are questions concerning the statement of identity of a non-BATF regulated product, contact CFSAN/Office of *Compliance*/Division of Enforcement (HFS-605) for coordination and guidance.

*Material between asterisks is new or revised. *

Issued: 10/01/80

Revised: 9/11/89, 3/95, 5/05   Updated: 11/29/05

53 **الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 455)**

والحاصل أنه لا يلزم من حرمة الكثير المسكر حرمة قليله ولا نجاسته مطلقا إلا في المائعات لمعنى خاص بها. أما الجامدات فلا يحرم منها الكثير المسكر، ولا يلزم من حرمته نجاسته كالسم القاتل فإنه حرام مع أنه طاهر.

تکملہ فتح الملهم: 608/03

''أما غيرالأشربة الأربعة، فليست نجسة عندالإمام أبي حنيفة رحمه الله تعالیٰ.

وبهذا يتبين حكم الكحول المسكرة(ALCOHOLS)) التى عمت بها البلوى اليوم ، فإنها تستعمل فيكثير من الأدوية والعطور والمركبات الأخرى ، فإنها إن اتخذت من العنب أوالتمر فلاسبيل إلى حلتها أو طهارتها، وإن اتخذت من غيرهما فالأمر فيها سهل على مذهب أبي حنيفة رحمه

الله تعالیٰ ولا یحرم استعمالہا للتداوی أو لأغراض مباحۃ أخری مالم تبلغ حد الإسکار؛لأنہا إنما تستعمل مرکبۃ مع المواد الأخری ، ولایحکم بنجاستہا أخذا بقول أبي حنیفۃ رحمہ الله تعالیٰ.

وإن معظم الکحول التي تستعمل الیوم في الأدویۃ والعطور وغیرہا لاتتخذ من العنب أوالتمر، إنما تتخذ من الحبوب أو القشور أو البترول وغیرہ کماذکرنا في باب بیع الخمر من کتاب البیوع، وحینئذ ہناک فسحۃ في الأخذ بقول أبي حنیفۃ عند عموم البلوی.والله سبحانہ أعلم‘‘

http://www.banuri.edu.pk/readquestion/

54 PS:3733-2016(R)
4.1.5 Beverages
a) All kinds of water and non-alcoholic beverages are Halaal except those that are poisonous, intoxicating or hazardous to health
b) All non-alcoholic beverages with no intoxicating properties, whether synthetic or derived from natural sources, are Halaal.
c) All intoxicating beverages derived from any source are Haraam.
d) Alcohol derived from grapes/dates is Najis and Haraam.

55 هيئة الإمارات للمواصفات و المقاييس دولة الإمارات العربية المتحدة
Emirates Authority for Standards & Metrology (ESMA) UNITED ARAB EMIRATES
UAE.S 2055 - 4:2014
منتجات الحلال : الجزء الرابع: متطلبات مستحضرات التجميل والعناية الشخصية الحلال
Halal Products- Part 4: Requirements for Cosmetics and Personal care
الملحق (1) - تصنيف غير الحلال

المشروبات	المشروبات المسكرة أو المخدرة او المفترة او السامة او الضارة بالصحة.

56 هيئة الإمارات للمواصفات و المقاييس دولة الإمارات العربية المتحدة
Emirates Authority for Standards & Metrology (ESMA) UNITED ARAB EMIRATES
UAE.S 2055 -1:2015
المنتجات الحلال - الجزء الول: الشتراطات العامة للغذية الحلال
Halal products - Part one: General Requirements for Halal Food
Annex 1 – Classification of Non-Halal

Beverages:	Intoxicating beverages or those containing alcohols, narcotic, calming, toxicant or harmful substances.

57 HANDBOOK OF HALAL FOOD ADDITIVES
Department of Islamic Development Malaysia (JAKIM) Page: 43
Sweetener Any substances that, when added to food, is capable of imparting a sweet taste to the food and which is nor a saccharide, polyhydric alcohol or honey.

58　MALAYSIAN STANDARD　　MS 2424: 2012
3.2 halal pharmaceuticals
Products that contain ingredients permitted under the Shariah law and fulfill the following conditions:
a)　do not contain any parts or products of animals that are non-halal by Shariah law or any parts or products of animals which are not slaughtered according to Shariah law;
b)　do not contain najs according to Shanah law;
c)　safe for human use non-poisonous, non-intoxicating or non-hazardous to health according to prescribed dosage;
59　3.5 najs
3.5.1 Najs according to Shariah law are:
a)　dogs, pigs, their descendents and derivatives;
b)　halal pharmaceuticals that are contaminated with items that are non-halal;
c)　halal pharmaceuticals that come into direct contact with items that are non-halal;
d)　any liquid and objects discharged from the orifices of human beings or animals;
NOTES:
1.　The examples are urine, blood, vomit, pus, placenta, excrement and sperm and ova of pigs and dogs except sperm and ova of other animals.
2.　Milk, sperm and ova of human and animals, except dog and pig, are not najs.
e)　maitah or carrion or halal animals that are not slaughtered according to Shariah law; and
f)　khamar and food or drink which contain or mixed with khamar.
(khamar) Such as alcoholic beverages and intoxicant.
60　4.15.1　Synthesized materials
The sources and processing of synthesized materials shall comply with halal requirements. The usage of synthetic alcohol is permissible.
61 : الکحل کے بارے میں اسٹینڈرڈ کی عبارت درج ذیل ہے
MALAYSIAN STANDARD　MS 2393: 2013
2.3 alcohol
Any organic compounds having hydroxyl functional groups (-0H) divided into two categories namely alcohol (liquid intoxicant) and alcohol (industrial).
2.3.1 alcohol (liquid intoxicant)

Ethanol (liquor or wine) from the result of fermentation of fruits such as grapes, dates, and grains such as rice, wheat, barley and maize (wine fermentation).
2.3.2 alcohol (industrial)
Alcohol produced by chemical synthesis of ethylene.
جبکہ نجاست کے بارے میں اسٹینڈرڈ کی عبارت درج ذیل ہے :
2.35 najs
2.35.1 Something that is impure according to shariah law. Divided into three types:
a) mughallazah (severe najs): dog and pig, including any liquid or object coming out of the cavity of dogs and pigs; their descendents and derivatives thereof. Body parts, clothing and equipment contaminated by this najs should be ritually cleansed (See terms 2.40.1);
b) mukhaffafah (light najs) is the urine of a boy with the age of two years Hijri and below; and do not take any other food except mother's milk. The cleansing of the najs is by sprinkling of water on the najs; and
c) mutawassitah (medium najs) is all waste that is not included in the category of light najs or severe najs, such as vomit, pus, blood, wine, and carrion. The cleansing of the najs with mutlaq water until no more odour, colour and taste.
62 MALAYSIAN STANDARD MS 2393: 2013
2.3 alcohol
Any organic compounds having hydroxyl functional groups (-0H) divided into two categories namely alcohol (liquid intoxicant) and alcohol (industrial).
2.3.1 alcohol (liquid intoxicant)
Ethanol (liquor or wine) from the result of fermentation of fruits such as grapes, dates, and grains such as rice, wheat, barley and maize (wine fermentation).
2.3.2 alcohol (industrial)
Alcohol produced by chemical synthesis of ethylene.

63 MALAYSIAN STANDARD MS 2015-2594
Halal chemicals for use in potable water treatment - General guidelines
5 Sources of halal chemicals
5.3 Sources derived from eggs that are from the animals which are not najs, are halal.
5.6 All sources from the soil and water and their byproducts (including minerals) are halal for use except those that are hazardous and/or mixed with materials that are decreed as najs.

5.7 Materials for production of halal chemicals that contain alcohol excluding alcoholic drinks (khamar), are permissible.
5.8 Materials for halal chemicals produced synthetically are halal except those that are harmful for consumption and/or mixed with materials that are decreed as najs.
64 MALAYSIAN STANDARD MS 2200: PART 1:2008
ISLAMIC CONSUMER GOODS - PART 1: COSMETIC AND PERSONAL CARE GENERAL GUIDELINES
4.1.4 Alcohol
Materials for cosmetic and personal care that contain alcohol excluding alcoholic drinks (khamar), are permissible.
65 MALAYSIAN STANDARD MS 2200: PART 1:2008
3.2.2 Shariah law defined by Malaysia law means the laws of Islam in the Mazhab of Shafie or the laws of Islam in any of the other Mazhabs of Maliki, Hambali and Hanafi which are approved by the Yang di-Pertuan Agong to be in force in the Federal Territory or the Ruler of any State to be in force in the state or fatwa approved by the Islamic Authority.
66 HALAL STANDARD THS 1435-1-2557
4.6.1, b.
Mediun Najis include any things that exclude from light or heavy Najis like blood, pus, lymph, feces, urine, carrion without slaughter (except fish and grasshopper), not carrion of heavy Najis and all milk of wild animlas, all alcoholic substances.
67
https://www.fda.gov/iceci/compliancemanuals/compliancepolicyguidancemanual/ucm074471.htm
CPG Sec. 525.825 Vinegar, Definitions - Adulteration with Vinegar Eels
I. DEFINITIONS
BACKGROUND:
No standards of identity for vinegar have been established under the Federal Food, Drug, and Cosmetic Act. Historically, definitions have been developed for different types or combinations of types of vinegars. These remain current Agency policy for labeling purposes. One of the landmark court decisions under the Food and Drugs Act of 1906 was that the Supreme Court in the case of U.S. v. 95 Barrels, More of Less, Alleged Apple Cider Vinegar, (265 U.S. 438, 1924), in which the Supreme Court held that vinegar made from dried apples was not the same as that which would have been produced from the apples without dehydration, and that the name "Apple Cider Vinegar" did not represent the article to be what it really was.
POLICY:

FDA considers the following to be satisfactory guidelines for the labeling of vinegars:
Natural vinegars as they come from the generators normally contain in excess of 4 grams of acetic acid per 100 mL. When vinegar is diluted with water, the label must bear a statement such as "diluted with water to ______ percent acid strength", with the blank filled with the actual percent of acetic acid - in no case should it be less than 4 percent. Each of the varieties of vinegar listed below should contain 4 grams of acetic acid per 100 mL.(20oC).
VINEGARS:
VINEGAR, CIDER VINEGAR, APPLE VINEGAR. The product made by the alcoholic and subsequent acetous fermentations of the juice of apples.
WINE VINEGAR, GRAPE VINEGAR. The product made by the alcoholic and subsequent acetous fermentations of the juice of grapes.
MALT VINEGAR. The product made by the alcoholic and subsequent acetous fermentations, without distillation, of an infusion of barley malt or cereals whose starch has been converted by malt.
SUGAR VINEGAR. The product made by the alcoholic and subsequent acetous fermentations of sugar sirup, molasses, or refiner's sirup.
GLUCOSE VINEGAR. The product made by the alcoholic and subsequent acetous fermentations of a solution of glucose. It is dextrorotatory.
SPIRIT VINEGAR, DISTILLED VINEGAR, GRAIN VINEGAR. The product made by the acetous fermentation of dilute distilled alcohol.
VINEGAR, MADE FROM A MIXTURE OF SPIRIT VINEGAR AND CIDER VINEGAR. The product should be labeled as a blend of the products with the product names in order of predominance. This labeling is applicable to a similar product made by acetous fermentation of a mixture of alcohol and cider stock.
VINEGAR MADE FROM DRIED APPLES, APPLE CORES OR APPLE PEELS. Vinegar made from dried apples, apple cores or apple peels should be labeled as "vinegar made from _____," where the blank is filled in with the name of the apple product(s) used as the source of fermented material.
II. ADULTERATION WITH VINEGAR EELS
BACKGROUND:
Because some information which indicates that vinegar eels aid in vinegar production, we do not believe the finding of vinegar eels in a firm's bulk storage tanks or generators should be considered as an

objectionable condition unless the firm's filtration system is not functioning or unless the eels are present in the finished product.
POLICY:
The finding of vinegar eels in finished product would be considered objectionable and would render the finished product adulterated within the meaning of 402(a)(3).
REGULATORY ACTION GUIDANCE:
The following represents criteria for direct reference seizure to the *Division of Compliance Management and Operations (HFC-210),* and for direct citation by District Offices:
Actionable if finished vinegar in consumer-sized bottles contains any vinegar eels.
SPECIMEN CHARGE:
Article adulterated (when introduced into and while in interstate commerce) (while held for sale after introduction into interstate commerce), within the meaning of 21 U.S.C. 342(a)(3), in that it consists in part of a filthy substance by reason of the presence therein of vinegar eels.
NOTE: Only use direct reference citation authority when prosecution is anticipated and evidence to support a prosecution is included with the adulteration charge. Evidence
necessary to support a prosecution is specified in existing regulatory procedures issuances.
Material between asterisks is new or revised.
Issued: 4/25/77
Reissued: 10/1/80
Revised: 11/1/81, 4/1/83, 3/95
http://www.winespectator.com/drvinny/show/id/52680
Is there any alcohol in white wine vinegar?
—Shafiq A., London, U.K.
Dear Shafiq,
Maybe. Making white wine vinegar—as with any vinegar—starts with an alcohol source. The ethanol is then converted to acetic acid with the help of an acetobacter.
It will depend on the alcohol of the base you started with, as well as how the process goes to determine if there is any remaining trace alcohol, but if you've truly ended up with vinegar, it's not considered an alcoholic product. But small amounts might linger, as with most types of conversions.
I've read varying accounts of how much trace alcohol might remain—anywhere from 0.5 to 2 percent or so, but commercial vinegar isn't required to list the this percentage. If you're avoiding

alcohol for health or religious reasons, you can substitute vinegar with another acid like lemon juice. I've read that boiling vinegar for a very long time can eliminate any trace alcohol—but that sounds like a very stinky proposition, and one that would result in a more concentrated vinegar, since the water would evaporate faster than the acetic acid. —Dr. Vinny

68 http://www.saps.org.uk/saps-associates/browse-q-and-a/169-q-a-a-how-does-sugar-affect-yeast-growth

How Does Sugar Affect Yeast Growth?

So, the more sugar there is, the more active the yeast will be and the faster its growth (up to a certain point - even yeast cannot grow in very strong sugar - such as honey).

69 http://www.natureplica.com/tag/fda-standards-for-honey/

Natural chemical composition of honey

(See: FDA Standards for honey. Exhibit B)

Honey is a sweet viscous fluid derived from the nectar of flowers and produced in the honey sac of bees. Honey is an invert sugar, composed mainly of simple sugars (called monosaccharaides, such as fructose and glucose) and water. Fructose and glucose comprise approximately 70% of the content of honey while water comprises about 17%. The remaining components of honey are maltose, sucrose (commonly called "table sugar"), and other complex carbohydrates. Also, honey contains essential vitamins (e. g., vitamin B6, thiamin, niacin, riboflavin, and pantothenic acid), minerals (e.g., calcium, copper, iron, zinc, and magnesium), several different amino acids, and several antioxidant compounds (e.g., vitamin C and chrysin). Honey is classified by its individual characteristics (e.g., floral source, color, season, physical state, and means of preparation. There are over 300 unique varieties of honey that are produced in the United States. Honey differs in flavor and color depending upon the floral source from which the nectar is extracted by the honey bee.

Biological activity of honey is characterized by diastase number. Diastase is a group of enzymes added by bees during honey production for the breakdown of starch into maltose. (see: Measurement of Honey Quality). Read more about diastase here.

Constituent Content	Limits
Moisture (water)	Not more than 20% (< 20%)

Sum of Fructose and Glucose	Not less than 60 g/100 g (> 60%)
Sucrose	Not more than 5g/100 g (< 5%)
Water insoluble solids	Not more than 0.1 g/100 g (< 0.1%)
Free acidity	Not more than 50 milliequivalents per 1000g; i.e., not more than (MW x 50)/1000
Diastase activity	Not less than 8 Schade units (see)
Hydroxymethylfurfural (HMF)	Not more than 40 mg/KgNot more than 80 mg/Kg for the honey from tropical ambient temperatures
Electrical conductivity	Not more than 0.8 mS/cm^{-1}

Please note that many national beekeeping organizations (e. g., Germany, Belgium, Austria, Italy, Switzerland) have moisture (water) maximum content required not to exceed 18 – 18.5%.

According to the Codex Alimentarius standards reviewed and accepted by the US FDA "honey sold as such shall not have added to it any food ingredient, including food additives, nor shall any other additions be made other than honey. The honey shall not have begun to ferment or effervesce. No pollen or constituent particular to honey may be removed except where there is unavoidable in the removal of foreign inorganic or organic matter."

70 https://www.buzzaboutbees.net/honey-vs-sugar.html

Honey vs sugar: tables comparing carbohydrate

Honey: Carbohydrate (Per 100g)		
		%DV
Total Carbohydrate	**82.mg**	**27%**
Dietry Fibre	0.2g	1%
Starch	Nil	
Sugars	82.1g	
Sucrose	890mg	
Glucose	85744mg	
Fructose	4093mg	
Maltose	1440mg	
Galactose	3100mg	

71 The viewpoint of Pakistan Famous food scientist Muhtaram Dr Javed Aziz Awan PhD, Discussed a lot via email , verbal and tele conversation.

72 Email: from Asad Aziz Khan Food Scientist from University of Karachi.
"The maximum ethanol production was recorded to be 12.2% (v/v) at 40 Brix◦ (i.e. 27% sugar) with 0.2 vvm air-flow rate" reference article attached.
It means 27% sugar concentration will give the maximum percentage of alcohol and above 27% it is not feasible for commercial purpose b/c of high residual sugar levels rather then confusing with fermentation stoppage.
[73] The viewpoint of food scientist Muhtaram Dr Abid Hasnian Shb, PhD, ex chairman Food Science Department University of Karachi Discussed via telephone.
http://www.yobrew.co.uk/fermentation.php Alcoholic fermentation by yeast cells
[Lactic acid fermentation by lactic bacteria]
In brewing, alcoholic fermentation is the conversion of sugar into carbon dioxide gas (CO2) and ethyl alcohol. This process is carried out by yeast cells using a range of enzymes. This is in fact a complex series of conversions that brings about the conversion of sugar to CO2 and alcohol. Yeast is a member of the fungi family which I like to think of as plants but strictly they are neither plant nor animal. To be specific yeast is a eukaryotic micro-organism. Not all yeasts are suitable for brewing. In brewing we use the sugar fungi form of yeast. These yeast cells gain energy from the conversion of the sugar into carbon dioxide and alcohol. The carbon dioxide by-product bubbles through the liquid and dissipates into the air. In confined spaces the carbon dioxide dissolve in the liquid making it fizzy. The pressure build up caused by C02 production in a confined space can be immense. Certainly enough to cause the explosion of a sealed glass bottle. Alcohol is the other by-product of fermentation. Alcohol remains in the liquid which is great for making an alcoholic beverage but not for the yeast cells, as the yeast dies when the alcohol exceeds its tolerance level.
Overall chemistry of fermentation
The overall process of fermentation is to convert glucose sugar (C6H12O6) to alcohol (CH3CH2OH) and carbon dioxide gas (CO2). The reactions within the yeast cell which make this happen are very complex but the overall process is as follows:
C6H12O6 ====> 2(CH3CH2OH) + 2(CO2) + Energy (which is stored in ATP)
Sugar ====> Alcohol + Carbon dioxide gas + Energy (Glucose) (Ethyl alcohol)
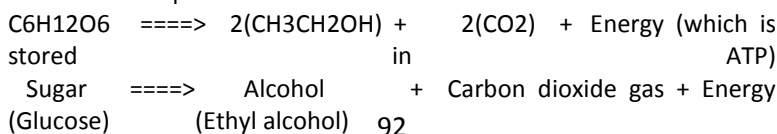
From the above it seems nice an simple chemistry one mole of glucose is converted into two moles of ethanol and two moles of carbon dioxide but in reality, it is far from this clear. There are many by products. In addition to CO2 and alcohol, the sugar is incorporated into other by products such as yeast biomass, acids (pyruvic, acetaldehyde, ketoglutaric, lactic), glycerol. Hence if you read many home brewing books there is a table estimating the conversion of sugar into alcohol. These tables tend to be derived from measurements rather than a set formula. The efficiency of the yeast and fermentation conditions alters the proportions of various by-products meaning a simple single formula is not available. Wine makers will see different efficiencies to beer makers. Fermentation conditions such as temperature vary the production of by products. This knowledge is used by wine makers to get fuller bodied wines by brewing in conditions that causes fermentation to produce more of the by-product glycerol.

Fermentation by-product Glycerol gives wine its body. From time to time you read in the press a very shocking tale of people adding anti-freeze to wine but this statement on its own does not tell you the full extent of the danger. Bear in mind Glycerol can be used as an anti-freeze and is a natural by product of fermentation but not all anti-freeze use glycerol, most use very toxic alternatives. So, the statement "Anti-freeze added to wine" does not tell you if highly toxic chemicals were added or just Glycerol to supplementing the natural Glycerol content. In fact, Glycerol is used in health foods and is essential in fine wines. Wine produced in conditions where there was low production of the glycerol by-product can tempt the producer to add something to boost the wine's body. Adding food grade Glycerol to boost a wine's body is not ideal but no need for panic as glycerol is natural and is often used in food products. Adding toxic anti-freeze to boost a wine's body can and does kill people.

Note: The sugars used can be a range of fermentable sugars. These sugars are converted by enzymes to glucose which is then converted to alcohol and CO2. Some sugars are not able to be fermented and will remain in the liquid.

Fermentation and yeast in brewing

Brewer's yeast tolerate up to about 5% alcohol. Beyond this alcohol level the yeast cannot continue fermentation. Wine yeast on the other hand tolerates up to about 12% alcohol. The level of alcohol tolerance by yeast varies from 5% to about 21% depending on yeast strain and environmental conditions.

The fermentation process has limits such as temperature. Greater than 27C kills the yeast less and than 15C results in yeast activity which is too slow.

Not all sugars are fermentable. Non fermentable sugars in solution will remain after fermentation and will result in a sweeter end product. Malt has non fermentable sugars which can be used to balance the bitterness of the hops. The amount of sugar in the solution can be too much and this can prevent fermentation. Some wine recipes suggest adding the sugar in parts throughout fermentation rather that all at the beginning. This is especially true if the brew is aimed at producing a high level of alcohol. Some yeast strains have evolved to handle higher sugar levels. Yeast such as Tokay and Sauterne handle high levels of sugar. The normal, home brewing, fermentation is in two parts.

Part 1

Aerobic (Oxygen is present)

This is the initial rapid process where the yeast is doubling its colony size every four hours.

(Usually 24-48 hours)

Part 2

Anaerobic. (No oxygen present)

Slower activity and the yeast focuses on converting sugar to alcohol rather that increasing the number of yeast cells.
(This process can take from days to weeks depending on the yeast and the recipe)

Why does yeast stop working at certain levels of alcohol?

The ability of yeast cells to convert sugar into Carbon dioxide and Alcohol is down to enzymes. Several enzymes are involved each does its step in the process. The final step is Zymase reduction which takes the end product of the other enzymes (acetaldehyde/glycerol), and turns this into good old ethyl alcohol. Sadly high concentrations alcohol actually destroys enzymes and kills the yeast cell. Different strains of yeast can tolerate different concentrations of alcohol.. Brewers yeast cannot withstand much beyond 5 or 6% Alcohol by volume. Wine yeast is more tolerant at a range of 10-15%

Specially cultured strains of yeast with the correct environment can withstand alcohol levels up to 21% alcohol.

http://www.saps.org.uk/saps-associates/browse-q-and-a/169-q-a-a-how-does-sugar-affect-yeast-growth

How Does Sugar Affect Yeast Growth?

Yeast is a fungus and needs a supply of energy for its living and growth. Sugar supplies this energy (your body also gets much of its energy from sugar and other carbohydrates).
Yeast can use oxygen to release the energy from sugar (like you can) in the process called "respiration". So, the more sugar there is, the more active the yeast will be and the faster its growth (up to a certain point - even yeast cannot grow in very strong sugar - such as honey).
However, if oxygen is short (like in the middle of a ball of dough), then yeast can still release energy from sugar, but in these conditions, its byproducts are alcohol and carbon dioxide. It is this carbon dioxide gas which makes the bubbles in dough (and therefore in bread), causing the dough to rise.
Alcohol is a poison (for yeast as well as for people) and so the yeast is not able to grow when the alcohol content gets too high. This is why wine is never more than about 12% alcohol.

WHY does an excess of sugar inhibit the yeast?

My guess would be that the osmotic concentration of the sugar gets so great that the yeast is unable to get enough water for growth.
As fresh yeast is more than 90% water, the single substance most needed for growth is water. As osmotic concentration increases, the water potential of the sugar solution gets more and more negative until it reaches a point where is lower than the water potential of the yeast cell contents and water tends to move OUT of the cell rather than IN. I do not know whether yeast cells are able to take up water actively, by expenditure of metabolic energy to pump the water against the water potential gradient.
I imagine that up to a certain concentration, the limiting factor is the amount of sugar available for respiration and synthesis of cell materials with the yeast able to take in more water than needed for growth. As the concentration of the sugar increases, although respiration and synthesis can take place faster, the uptake of water gets slower and slower until we reach a point where the rate of uptake of water becomes the limiting factor.

Which sugar is best for yeast growth?

"I tested four sugars (fructose, glucose, sucrose, and lactose). I concluded that sucrose made the yeast cells have the most foam. My question is why? I am especially curious about why glucose didn't make the yeast have the most foaming."
I wonder what concentration of sugar you used in each case? Was each sugar solution made up to the concentration eg the same molarity?

Basically, each sugar needs to be converted to glucose to enable it to feed into respiration and it is this process which produces the gas which causes the foaming.
Yeast is able to synthesise a range of enzymes to do this:-
Sucrose is a disaccharide: GLUCOSE-FRUCTOSE = SUCROSE
Sucrase will split sucrose.
Isomerase will convert Fructose to Glucose.
Thus, 0.1M sucrose will yield 0.2M glucose (when ALL is converted to glucose).
Lactose is a disaccharide: GLUCOSE-GALACTOSE = LACTOSE
Lactase will split lactose and Transacetylase will convert Galactose to Glucose.
However, I believe yeast does not have the gene for lactase and this is why the lactose sugar remains intact in 'Milk stout'.
So, I predict that lactose was bottom of your list, with the least foaming.
If a sugar is too concentrated, it will slow down the reaction (this is why honey does not normally ferment), so, you should be careful to only use dilute solutions in your experiment.
So, I suspect sucrose came out best in your test because it yielded twice as much glucose as the "same concentration" of glucose.
John Hewitson and Charles Hill

[74] https://ndb.nal.usda.gov/ndb/foods/show

USDA
United States Department of Agriculture
Agricultural Research Service
National Nutrient Database for Standard Reference Release 28

Nutrient	Unit	1 Value per 100 g 1	1 cup 253 g 1	1 fl oz 31.6 g 1	
Proximates					
Water	g	84.51	213.81	26.71	

Energy	kcal	60	152	19	
Protein	g	0.37	0.94	0.12	
Total lipid (fat)	g	0.13	0.33	0.04	
Carbohydrate, by difference	g	14.77	37.37	4.67	
Fiber, total dietary	g	0.2	0.5	0.1	
Sugars, total	g	14.20	35.93	4.49	
Minerals					
Calcium, Ca	mg	11	28	3	
Iron, Fe	mg	0.25	0.63	0.08	
Magnesium, Mg	mg	10	25	3	
Phosphorus, P	mg	14	35	4	
Potassium, K	mg	104	263	33	
Sodium, Na	mg	5	13	2	
Zinc, Zn	mg	0.07	0.18	0.02	
Vitamins					
Vitamin C, total ascorbic acid	mg	0.1	0.3	0.0	
Thiamin	mg	0.017	0.043	0.005	
Riboflavin	mg	0.015	0.038	0.005	

Niacin	mg	0.133	0.336	0.042	
Vitamin B-6	mg	0.032	0.081	0.010	
Folate, DFE	µg	0	0	0	
Vitamin B-12	µg	0.00	0.00	0.00	
Vitamin A, RAE	µg	0	0	0	
Vitamin A, IU	IU	8	20	3	
Vitamin E (alpha-tocopherol)	mg	0.00	0.00	0.00	
Vitamin D (D2 + D3)	µg	0.0	0.0	0.0	
Vitamin D	IU	0	0	0	
Vitamin K (phylloquinone)	µg	0.4	1.0	0.1	
Lipids					
Fatty acids, total saturated	g	0.025	0.063	0.008	
Fatty acids, total monounsaturated	g	0.003	0.008	0.001	
Fatty acids, total polyunsaturated	g	0.022	0.056	0.007	

Fatty acids, total trans	g	0.000	0.000	0.000	
Cholesterol	mg	0	0	0	
Other					
Caffeine	mg	0	0		

https://en.wikipedia.org/wiki/Grape_juice
Nutrition Facts
Grape juice
Amount Per 100 grams,
Total Carbohydrate 15 g 5%
Dietary fiber 0.2 g 0%
Sugar 14 g

75 صحيح البخاري (7/ 107)

ورأى عمر، وأبو عبيدة، ومعاذ، «شرب الطلاء على الثلث» وشرب البراء، وأبو جحيفة، على النصف وقال ابن عباس: «اشرب العصير ما دام طريا».

76 درر الحكام شرح غرر الأحكام (/ 87)

[حاشية الشرنبلالي] الطلاء يطلق بالاشتراك على أشياء كثيرة منها العصير الذي ذهب أقل من ثلثيه والذي ذهب نصفه والذي ذهب ثلثاه والذي ذهب ثلثه ويسمى بالطلاء كل ما طبخ من عصير العنب مطلقا.

77 الجوهرة النيرة على مختصر القدوري (2/ 174)

وأما العصير إذا طبخ حتى ذهب أقل من ثلثيه فهو المطبوخ أدنى طبخ وذلك حرام إذا غلى واشتد وقذف بالزبد على الاختلاف ويسمى الباذق، والمنصف وهو ما ذهب نصفه بالطبخ وهو حرام عندنا أيضا إذا غلى واشتد، وأما نقيع التمر وهو يسمى السكر وهو النيء من ماء الرطب فهو حرام أيضا إذا غلى واشتد وأما نقيع الزبيب فهو النيء من ماء الزبيب فهو حرام إذا غلى واشتد

قال في الينابيع: الأشربة ثمانية الخمر، والسكر ونقيع الزبيب ونبيذ التمر، والفضيخ، والباذق، والطلاء، والجمهوري

1) فالخمر: هو النيء من عصير العنب إذا غلى واشتد على الاختلاف،
2) والسكر: وهو النيء من ماء الرطب إذا غلى من غير طبخ واشتد وقذف بالزبد

3) ونقيع الزبيب وهو النيء من مائه وهو حرام إذا غلى واشتد على الخلاف،
4) ونبيذ التمر إذا غلى واشتد،
5) والفضيخ: وهو البسر يدق ويكسر وينقع في الماء ويترك حتى يغلي ويشتد ويقذف بالزبد،
6) والباذق وهو العصير إذ طبخ حتى يذهب أقل من ثلثيه وهو حرام إذا غلى واشتد وقذف بالزبد،
7) والطلاء ما طبخ من عصير العنب أو شمس حتى ذهب ثلثاه
8) ، والجمهوري: هو الطلاء المذكور ولكن صب فيه من الماء مقدار ما ذهب منه بالطبخ ثم طبخ بعد ذلك أدنى طبخ وصار مسكرا وحكمه حكم الباذق

ثم الخمر حرام قليلها وكثيرها ومن شرب منها قليلا وجب عليه الحد ولا يجوز التداوي بها ويكفر مستحلها ومن شرب منها مقدار ما يصل إلى الجوف وجب عليه الحد.

78 تحفة الفقهاء (3/ 325): أما الأسماء فثمانية الخمر والسكر ونقيع الزبيب ونبيذ التمر والفضيخ والباذق والطلاء ويسمى المثلث والجمهوري ويسمى أبو يوسفي

79 تحفة الفقهاء (3/ 326)

وأما الباذق فهو اسم لما طبخ أدنى من ماء العنب حتى ذهب أقل من الثلثين سواء كان أقل من الثلث أو النصف أو طبخ أدنى طبخه بعدما صار مسكرا وسكن عن الغليان.

80 تحفة الفقهاء (3/ 326): وأما الطلاء فهو اسم للمثلث وهو المطبوخ من ماء العنب بعدما ذهب ثلثاه وبقي الثلث وصار مسكرا

81 تحفة الفقهاء (3/ 326): وأما الجمهوري فهو الطلاء الذي يلقى فيه الماء حتى يرق ويعود إلى المقدار الذي كان في الأصل ثم طبخ أدنى طبخه وصار مسكرا.

82 بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (5/ 112)

(وأما) الطلاء فهو اسم للمطبوخ من ماء العنب إذا ذهب أقل من الثلثين وصار مسكرا ويدخل تحت الباذق والمنصف لأن الباذق هو المطبوخ أدنى طبخة من ماء العنب والمنصف هو المطبوخ من ماء العنب إذا ذهب نصفه وبقي النصف، وقيل الطلاء هو المثلث وهو المطبوخ من ماء العنب حتى ذهب ثلثاه وبقي معتقا وصار مسكرا. (وأما) الجمهوري فهو المثلث يصب الماء بعد ما ذهب ثلثاه بالطبخ قدر الذاهب وهو الثلثان ثم يطبخ أدنى طبخة ويصير مسكرا

83 الهداية في شرح بداية المبتدي (4/ 393): والعصير إذا طبخ حتى يذهب أقل من ثلثيه" وهو الطلاء المذكور في الجامع الصغير

84 الاختيار لتعليل المختار (4/ 99)

الثاني العصير إذا طبخ فذهب أقل من ثلثه وهو الطلاء، وإن ذهب نصفه فالمنصف......وإن طبخ أدنى طبخة فالباذق والكل حرام إذا غلا واشتد وقذف بالزبد على الاختلاف.

85 كنز الدقائق (ص: 619): والطلاء، وهو العصير إن طبخ حتى ذهب أقل من ثلثيه..... والكل حرام إذا غلى واشتد.

86 تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق وحاشية الشلبي (6/ 45)

(والطلاء، وهو العصير إن طبخ حتى ذهب أقل من ثلثيه) ..... وقال في المحيط: الطلاء اسم للمثلث، وهو ما طبخ من ماء العنب حتى ذهب ثلثاه وبقي ثلثه وصار مسكرا، وهو الصواب .....ويسمى الباذق أيضا سواء كان الذاهب قليلا أو كثيرا بعد أن لم يكن الذاهب ثلثيه والمنصف منه، وهو ما ذهب نصفه وبقي النصف وكل ذلك حرام عندنا إذا غلا واشتد وقذف بالزبد.

87 تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق وحاشية الشلبي (6/ 46)

وأما الرابع، وهو المثلث، وهو ما طبخ من ماء العنب حتى يذهب ثلثاه ويبقى الثلث فلما روي عن أبي موسى أنه كان يشرب من الطلاء ما ذهب ثلثاه وبقي الثلث رواه النسائي...... وقال أبو داود سألت أحمد عن شرب الطلاء إذا ذهب ثلثاه وبقي ثلثه فقال لا بأس به قلت إنهم يقولون إنه يسكر فقال لا يسكر لو كان يسكر لما أحله عمر؛ ولأنه لا يحصل به الفساد من الصد وإلقاء العداوة بالشرب القليل منه بخلاف الخمر، فإنها حرمت لعينها فلا يشترط فيها السكر؛ ولأن قليلها يدعو إلى كثيرها على ما بينا ولا كذلك المثلث؛ لأنه لغلظه لا يدعو إلى الكثير، وهو في نفسه غذاء فيبقى على أصل الإباحة، وهذا كله قول أبي حنيفة وأبي يوسف رحمهما الله.

88 صحيح البخاري (7/ 107)

ورأى عمر، وأبو عبيدة، ومعاذ، «شرب الطلاء على الثلث» وشرب البراء، وأبو جحيفة، على النصف وقال ابن عباس: «اشرب العصير ما دام طريا».

89 بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (5/ 116)

فأبو حنيفة وأبو يوسف رحمهما الله يحتاجان إلى الفرق بين المطبوخ أدنى طبخة والمنصف من عصير العنب، (ووجه) الفرق لهما أن طبخ العصير على هذا الحد وهو أن يذهب أقل من ثلثيه لا أثر له في العصر؛ لأن بعد الطبخ بقيت فيه قوة الإسكار بنفسه.

ألا ترى أنه لو ترك يغلي ويشتد من غير أن يخلط بغيره كما كان قبل الطبخ لم يعمل فيه هذا النوع من الطبخ فبقي على حاله بخلاف نبيذ التمر ونقيع الزبيب؛ لأنه ليس فيه قوة الإسكار بنفسه، ألا ترى أنه لو ترك على حاله ولا يخلط به الماء لم يحتمل الغليان أصلا، كعصير العنب إذا طبخ حتى ذهب ثلثاه وبقي ثلثه والماء يغلي، ويسكر إذا خلط فيه الماء وإذا لم يكن مسكرا بنفسه بل بغيره جاز أن يتغير حاله بالطبخ بخلاف العصير على ما ذكرنا.

90 بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (**5/ 116**)

(وأما) المثلث فنقول: لا خلاف في أنه ما دام حلوا لا يسكر يحل شربه..... (وأما) الجمهوري فحكمه حكم المثلث؛ لأنه مثلث يرق بصب الماء عليه ثم يطبخ أدنى طبخة لئلا يفسد.

91 تبيين الحقائق (**6/ 46**): حكم العصير لا يحل حتى يذهب ثلثاه.

تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق وحاشية الشلبي (**6/ 47**): لا يحل ما لا يذهب ثلثاه بالطبخ.....عصير العنب لا بد أن يذهب ثلثاه ..... [حاشية الشلبي].....قال في الشامل، فأما العنب إذا طبخ ففي أصح الروايات لا يحل؛ لأنه عصير لم يذهب ثلثاه.

92 البناية شرح الهداية (**12/ 343**)

93 البناية شرح الهداية (**12/ 385**):

عن قتادة، عن أنس: "أن أبا عبيدة، ومعاذ بن جبل، وأبا طلحة، كانوا يشربون من الطلاء ماء ذهب ثلثاه، وبقي ثلثه ".

..... عن أبي عبد الرحمن، قال: كان علي – رضي الله عنه – يرزقنا الطلاء، فقلنا له: ما هيئته؟ قال: أسود، ويأخذه أحدنا بأصبعه .....عن أنس بن سيرين، قال: كان أنس بن مالك عقيم البطن فأمرني أن أطبخ له طلاء حتى ذهب ثلثاه وبقي ثلثه، فكان يشرب منه الشربة على أثر الطعام. .....عن شريح عن خالد بن الوليد – رضي الله عنه –: كان يشرب الطلاء بالشام، فهذا كله يقتضي جواز شرب المطبوخ، وقد قال صاحب " الاستذكار ": لا أعلم خلافا بين الفقهاء في جواز شرب العصير إذا طبخ فذهب ثلثاه وبقي ثلثه.

94 درر الحكام شرح غرر الأحكام (/ **87**)

وبين الثاني بقوله (كذا الطلاء وهو ماء عنب طبخ فذهب أقل من ثلثيه) كذا في الهداية والكافي وقال في المحيط الطلاء اسم للمثلث وهو ما طبخ من ماء العنب حتى ذهب ثلثاه وبقي ثلثه وصار مسكرا قال الزيلعي وهو الصواب لما روي أن كبار الصحابة – رضي الله تعالى عنهم – كانوا يشربون من الطلاء وهو ما ذهب ثلثاه وبقي ثلثه.....

[حاشية الشرنبلالي] (قوله: وفي المحيط الطلاء اسم للمثلث وهو ما طبخ من ماء العنب حتى ذهب ثلثاه وبقي ثلثه وصار مسكرا قال الزيلعي وهو الصواب) لا وجه لتصويبه لا حكما ولا تسمية أما حكما فلأن المحكوم بحرمته في الهداية والكافي والكنز هو العصير الذي ذهب أقل من ثلثيه وهو غير ما في المحيط فإنه الذي ذهب ثلثاه ولا خلاف في الطرفين وأما تسمية فلأن الطلاء يطلق بالاشتراك على أشياء كثيرة منها العصير الذي ذهب أقل من ثلثيه والذي ذهب نصفه والذي ذهب ثلثاه والذي ذهب ثلثه ويسمى بالطلاء كل ما طبخ من عصير العنب مطلقا فلا اعتراض على الكنز ولا على الهداية والكافي لا حكما ولا تسمية

95　ملتقى الأبحر (ص: 246)

والطلاء وهو ما طبخ منه فذهب أقل من ثلثيه، فإن ذهب نصفه سمي منصفا وإن طبخ بأدنى طبخة سمي باذقا، إذا غلا واشتد

.....يحل نبيذ التمر والزبيب إذا طبخ أدنى طبخة وإن اشتد ما لم يسكر.....وكذا المثلث وهو عصير العنب إذا طبخ حتى ذهب ثلثاه، وإن اشتد.

96　البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري (8/ 247)

(والطلاء وهو العصير إن طبخ حتى ذهب أقل من ثلثيه) وهذا النوع الثاني قال في المحيط: الطلاء اسم للمثلث وهو ما طبخ من ماء العنب حتى ذهب ثلثاه وبقي ثلثه وصار مسكرا وهو الصواب ...... وفي الينابيع الطلاء ما يطبخ من عصير العنب في نار أو شمس حتى ذهب ثلثاه وبقي ثلثه .

97　مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر (2/ 569)

98　اللباب في شرح الكتاب (3/ 213)

(و) الثاني (العصير) المذكور (إذا طبخ حتى ذهب أقل من ثلثيه) ويسمى الباذق والطلاء أيضاً، وقيل: الطلاء ما ذهب ثلثاه وبقي ثلثه كما في المحيط، وقيل: إذا ذهب ثلثه فهو الطلاء وإن ذهب نصفه فهو المنصف، وإن طبخ أدنى طبخ فالباذق، والكل حرام إذا غلى واشتد وقذف بالزبد على الاختلاف كما في الاختيار.

99　الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 451)

(و) الثاني (الطلاء) بالكسر (وهو العصير يطبخ حتى يذهب أقل من ثلثيه) ويصير مسكرا وصوب المصنف أن هذا يسمى الباذق، وأما الطلاء فما ذكره بقوله (وقيل ما طبخ من ماء العنب حتى ذهب ثلثاه وبقي ثلثه) وصار مسكرا (وهو الصواب) كما جرى عليه صاحب المحيط وغيره، يعني في

التسمية لا في الحكم، لأن حل هذا المثلث المسمى بالطلاء على ما في المحيط ثابت لشرب كبار الصحابة – رضي الله عنهم – كما في الشرنبلالية. قال: وسمي بالطلاء لقول عمر – رضي الله عنه –: ما أشبه هذا الطلاء البعير وهو القطران الذي يطلى به البعير الجربان (ونجاسته) أي الطلاء على التفسير الأول كذا قاله المصنف (كالخمر) به يفتى

100 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 451)

(قوله يطبخ) أي بالنار أو الشمس قهستاني (قوله أقل من ثلثيه) قيد به لأنه إذا ذهب ثلثاه فما دام حلوا يحل شربه عند الكل، وإذا غلى واشتد يحل شربه عندهما ما لم يسكر خلافا لمحمد اهـ شرح مسكين وسيأتي

101 الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 451)

(قوله ويصير مسكرا) بأن غلى واشتد وقذف بالزبد فإنه يحرم قليله وكثيره أما ما دام حلوا فيحل شربه أتقاني، وهذا القيد ذكره هنا غير ضروري لأنه سيأتي في كلام المصنف في قوله: والكل حرام إذا غلى واشتد.

102 بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (5/ 115)

(وأما) حكم المطبوخ منها أما عصير العنب إذا طبخ أدنى طبخة وهو الباذق أو ذهب نصفه وبقي النصف وهو المنصف فيحرم شرب قليله وكثيره عند عامة العلماء – رضي الله عنهم – وروى بشر عن أبي يوسف رحمهما الله الأول: أنه مباح وهو قول حماد بن أبي سليمان ويصح قول العامة لأنه إذا ذهب أقل من الثلثين بالطبخ فالحرام فيه بان، وهو ما زاد على الثلث والدليل على أن الزائد على الثلث حرام ما روي عن سيدنا عمر – رضي الله عنه – أنه كتب إلى عمار بن ياسر – رضي الله عنه – إني أتيت بشراب من الشام طبخ حتى ذهب ثلثاه وبقي ثلثه يبقى حلاله ويذهب حرامه وريح جنونه فمر من قبلك فليتوسعوا من أشربتهم نص على أن الزائد على الثلث حرام وأشار إلى أنه ما لم يذهب ثلثاه فالقوة المسكرة فيه قائمة، وكان ذلك بمحضر من الصحابة الكرام – رضي الله عنهم –، ولم ينقل عنهم خلافه فكان إجماعا منهم.

103 بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (5/ 116)

وإلى هذا أشار سيدنا عمر – رضي الله عنه – فيما روينا عنه من قوله يذهب حرامه وريح جنونه، يعني إذا كان يغلي بنفسه من غير صب الماء عليه فقد بقي سلطانه وإذا صار بحيث لا يغلي بنفسه بأن طبخ حتى ذهب ثلثاه فقد ذهب سلطانه، والله سبحانه وتعالى أعلم.

104 بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (5/ 116)

(وأما) المطبوخ من نبيذ التمر ونقيع الزبيب أدنى طبخة، والمنصف منهما فيحل شربه ولا يحرم إلا السكر منه وهو طاهر يجوز بيعه ويضمن متلفه، وهذا قول أبي حنيفة وأبي يوسف – رضي الله عنهما –، وعن محمد – رحمه الله – روايتان: في رواية لا يحل شربه لكن لا يجب الحد إلا بالسكر، وفي رواية قال لا أحرمه ولكن لا أشرب منه، والحجج تذكر في المثلث.